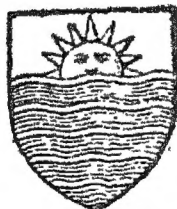


EDUCATION DEPARTMENT, PUNJAB.

PERSIAN SELECTIONS

۱۱۵
چراغ خرد

۱۱۵



RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS,
Mufid-i-Am Press,
LAHORE.

انحرابوں کے قاعدے

نمبر شمار	قاعدے	مثالیں
۱	مخلوط ہے دو چشمی لکھی گئی +	تقدہار
۲	توئن غنہ جو لفظ کے درمیان ہے۔ اُس پر اُلٹا جزم دیا ہے۔ اور جو آخر میں ہے۔ اُس میں نقطہ نہیں دیا +	رائدہ جاں
۳	یاے معروف جو لفظ کے آخر ہے۔ وہ واہڑے کی لکھی گئی ہے +	کشتی
۴	یاے معروف کے سوا باقی سب یے لمبی لکھی گئیں +	یے۔ کے۔ جائے۔ اڈلے۔
۵	جو واؤ بولی نہیں جاتی۔ اُس کے نیچے آرٹھی لکیر ہے +	خو۔ خویش
۶	حزب مفتوح پر وہیں زبر لکھا ہے۔ یہاں واؤ یا یے کے معروف اور جھول ہونے کا شبہ پڑتا ہے +	بہا لیبہ۔ زبور غور۔ سیرہ

لے باقی قاعدے اخیر کے صفحے پر دیکھو +

فہرست مضامین

نمبر صفحہ	مضمون
	منتخبات فارسی در گفتگوئے یورمییہ
۱	سواری
۷	سیر و گردش
۲۲	طلب
۲۳	بُنگر و سپاس
	منتخبات رنگار و افش
۲۴	قواعد یندی با دوستاں
۴۴	ایمن نمودن از فریب دشمنان
۶۸	دور اندیشی آزادی از دشمنان
۷۱	پادشاه کارما
۹۰	گزارش بارے پادشاہاں بکارما
	از انتخابات توڑک جہانگیری
۱۰۳	بشن ریشیت و بیگمین نو روز از جلوس ہمایوں
۱۷۶	بشن ریشیت و بیگمین نو روز از جلوس ہمایوں
	منتخبات بوستاں
۱۵۱	باب چہارم در تواضع
۱۷۰	باب پنجم در ریضا
۱۷۵	باب ششم در فضیلت قنست
۱۹۱	باب ہفتم در تربیت

مضمون	نمبر صفحہ
باب ہشتم در شکر	۱۹۵
باب نهم در توبہ	۱۹۹
باب دهم در مناجات	۲۰۹
منتخبات شاہنامہ	
گفتار اندر فراہم آوردن شاہنامہ	۲۱۴
گفتار در سرگزشت دقتی شاعر	۲۱۵
گفتار اندر بقیاد نہادن کتاب و اندرز دوست دریں باب	۲۱۶
اندر ستایش منصور بن محمد	۲۱۶
در ستایش سلطان محمود	۲۱۷
بر تخت نشین جمنشید پسر ظہورث و پیداکردن کلات جنگ و آموختن دیگر مہنر را بمزوم	۲۱۹
برگشتن جمنشید از فرمان خدا و برگشتن روزگار اند	۲۲۲
داستان فریدوں	۲۲۳
ریشک بردن سلم بر ایرج و راسے ندن	۲۲۴
با تور در کار او	
پیغام فرستادن سلم و تور بہ فریدوں	۲۲۶
پیغام گزاردن فرستادہ سلم و تور بہ فریدوں	۲۲۸
سخن گفتن فریدوں با ایرج در بارہ پیغام سلم و تور	۲۲۹
رفتن ایرج با نامہ فریدوں نزد سلم و تور	۲۳۱
گشتن شدن ایرج بدشت برادرانش	۲۳۳
آوردن تابوت ایرج نزد فریدوں	۲۳۵

منتخباتِ فارسی

در گفتگوئے یومیہ

در خصوص سواری

<p>زین سواری رویش بر گزارده کریم۔ او استہا را عرق گیری و قشورے کزد۔ حالا برای کارے رفتہ است + احمد بیگ۔ میر آخور مچی</p>	<p>احمد بیگ (پگزارده)۔ کریم رپاکار! + کریم۔ بے آقا + احمد بیگ۔ چہ بار ادا کن۔ کر اشہم را بیروں یکشدہ</p>
--	--

لے پگزارده۔ پگ سوار کو کہتے ہیں۔ یعنی سوار زادہ۔ خان زادہ۔
پندی میں ٹھیک اس کا ترجمہ صاحب زادہ ہے + لے دھتر۔ ساپس +
لے محاورہ ہے کہ ہر چیز کے اوپر کو رو کہتے ہیں + لے استہا۔ اسب
کی جمع ہے۔ یعنی گھوڑے۔ اہل زباں کا محاورہ ہے کہ لے ہوز اور
لف سے جمع کرنے کی جگہ محض لاف سے جمع کر بیٹے ہیں۔ مثلاً
سر بازار۔ رفیقاً وغیرہ اور اسب میں باسے فارسی کی جگہ باسے مونو
بوتے ہیں + لے قشور۔ کھیرا + لے میر آخور۔ داروغہ اصطبل +

<p>رفعتہ است ؟ کریم - آقا! او ہم بہ سرکش ایٹھی رفعتہ است ؟ احمد بیگ - چلو دارلہ ما بجا است ؟ کریم - عقیب نعلبند رفعتہ است ؟ احمد بیگ - تو خودت چہ مے گئی ؟ کریم - من پریشان را بہ پاڑو از زیر پائے قاطر ما دور</p>	<p>مے گنم ؟ احمد بیگ - تو اس کار ما را بہ پاکارہ دیگر بسیار خودت پیش من رہا ؟ کریم - پاکارہ دیگر مٹوٹ کاہ کشی بہ دوش رگرفتہ برای آوردن کاہ بہ باغ رفعتہ است ؟ احمد بیگ - ریشہ آخوڑ ما چہ کار مے کند ؟ کریم - زین و تکتوتہ</p>
--	---

لہ سرکش ایٹھی - گھوڑیوں کے گلے کو جہاں پھیرے
 پیدا ہوتے ہیں ایٹھی - اور اُس کے جائزہ یا ملاحظہ یا
 انتخاب اور بہداشت کو سرکشی کہتے ہیں ؟ لہ چکو دار -
 گھوڑے پر سوار کرانے والا - کوئل گھوڑا تھانے والا ؟ سوا
 سائیس کے جس کو بہتر کہتے ہیں - ایک دوسرا شخص
 چکو دار ہوتا ہے - اُس کا کام یہ ہے - کہ گھوڑا تیار
 کرے - اور سواری کے واسطے حاضر کر کے باگ ڈور پکڑے
 کوڑا رہے ؟ لہ پریشان - گھوڑوں کی ریلد ؟ لہ پاڑو -
 بھاڑو ؟ لہ پاکار - سائیس ؟ لہ طور کاہ کشی - گھاس
 باندھنے کی جالی ؟ لہ ریشہ آخوڑ - داروغہ ہتھی خانہ ؟
 لہ تکتوتہ - گھوڑے کا سامان چرمی ۔

<p>اِصلاح طلب بُود۔ آئرا پیش سراج بُزده است + اُحمَد بیگ۔ خیر۔ حال تو کارِ عیادت را رُکُزار۔ واسب و زین سوارِ تے مارا بیار + کریم۔ کدام اسب را ؟ اُحمَد بیگ۔ نُقرُؤ خُنگ ما را + کریم۔ آقا زاده سوارش شُدہ بگُردش رفته است + اُحمَد بیگ۔ اگر نُقرُؤ خُنگ ما موجود نیست۔ آں گُردِ کُہ را بیروں بکش + کریم۔ او بیمار شد است + اُحمَد بیگ۔ چہ طور بیمار شُدہ است ؟</p>	<p>کریم۔ دیرِوز خواہر زادِ شما او را بہ گُردش بُزده بُود۔ یُوژتمہ مے تاخت۔ پایش در گُردِ مفتاد۔ ناجلا بر زمین عیڑوہ لُک شُدہ است + اُحمَد بیگ۔ پچا او را یُوژتمہ تاخت تا از اُفتادن مُحفوظ ماند ؟ کریم۔ آئنا ہمیشہ یُوژتمہ مے تازند + اُحمَد بیگ۔ ربزو۔ تو آں گُرمک سرکش مارا اگر مے توانی۔ بیروں بکش۔ و سازِ انگیزی رُویش رُکُزار + کریم۔ او را برادر زادِ</p>
---	---

لہ کھ۔ سرتنگ + تہ یُوژتمہ۔ پیہ دَوڑ + واؤ اِطہارِ حرکت
کے واسطے ہے + تہ گُرد۔ گڑھا۔ نشیب۔ کھتہ۔ گڑاؤ +
تہ ناجلا۔ بے دُھب + تہ یُوژتمہ۔ گھوڑے کی دُھ چال ہے۔
جس کو دُڑکی یا دُڑکی کہتے ہیں۔ واؤ اس میں صِرف اِطہارِ حرکت
کے واسطے ہے +

<p>شما بہ کلاشکے بشتہ بڑودہ اہستہ + احمد بیگ - آیا در اضطبل از براے سوارے ما بیچ اسب باقی نمائندہ اہستہ ۹</p> <p>کریم - یک قاطر ماچگی در طویلہ باقی است - مگر خیلے پھوش لہ و بد رگ اہستہ - اگر ریفو مائیدہ - آں اُلاغ را پالان سوارے بر رویش بگزارم - بزرگ خودم کہ در رفتن خیلے رہوار اہستہ - من ہر روز سوارش</p>	<p>شدہ ام + احمد بیگ - ربرو از طویلہ آقا داغے ما یک اسب براے زین سوارے ما بیار +</p> <p>کریم - انتہماے شال امروز بہ اسب دوانی سہ رفتہ اند +</p> <p>احمد بیگ - ربرو - از اضطبل عمومے ما اسب شترنگ دیروز را بیار + کریم - آقا! ایں اسب سواری حاضر اہستہ +</p>
--	---

لہ کارلس بر وٹرن نالیش - آور کاف بحسب محاورہ تصغیر کا
 کاف ہے - جیسے مزد - مزدک + زن - زنک + یہ لفظ عام طور
 پر بگھی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے - خواہ کسی قسم
 کی بگھی ہو - یعنی ایشم بکرہ ہے - کہ بگھی کے کُل انواع پر بولا
 جاتا ہے - آور اس کا ماخذ انگریزی لفظ کالیش (Calash) ہے -
 کالیش کو کالیس مفسر کر کے آخر میں تصغیر کا کاف لگا دیا ہے -
 بعض اہل زبان بجائے کاف کے گاف لگا کر کالنگہ بولتے ہیں - یہ
 صدف اشجہ کا تغیر ہے + لہ پھوش - سرکش + بد رگ - بد ذات +
 لہ اُلاغ - ڈاک کا گھوڑا + لہ اسب دوانی - گھڑ دوڑ +

<p> کجا انداختہ است + احمد بیگ - تو چچا برو سوار شدہ جودی ؟ کریچم - مے خواستم - رفتارش را بہ رہیم + احمد بیگ - ریں خیلے بد رگ است - برو - ریں را پس دادہ رہا + کریچم - باز از برائے شما الارغ خود را پالاں رہندازم + احمد بیگ - نفستہ رہگیر - و برو - ماچہ قاطر ہائے ما را بہ </p>	<p> احمد بیگ - زینش را درشت کن - رہیں قارش زین کج بنظر مے آید + کریچم - آقا! ریں اسب لگام و پار دم نہارد + احمد بیگ - لگام و پار دمش را تنجا گم کردہ ؟ کریچم - در بین راہ برو سوار شدہ جودم - ہمیںکہ پا بہ رکاب آوزدم - ریں شروع بہ گھنگیری نہاد - شلاق زد - کلد ہرانیہ - رکاب کردم - سچ شد - از زین پرت شد - جام از دستم گسیخت و گز سخت - زین و بزگ سے دانم - </p>
---	--

لہ پار دم - دچی + لہ گھنگیری - اڑی سونا + لہ شلاق -
 فچی - تازیانہ + لہ پرت شد - کوٹ پڑا + لہ زین و
 بزگ - زین تو معروف چیز ہے - اور بزگ گھوڑے کے
 تمام ساز و سامان چڑھی کو کہتے ہیں + لہ نفست رہگیر -
 یعنی چپ رہ +

<p>دُرُتِکَہ سر باز مارے بند + کریم۔ آقا! تکر عراۃ اش از دیروز شیشہ شدہ است + احمد بیگ۔ گارے مارا کہ بڑوہ است ؟ کریم۔ پسر آقا دایے شہا بڑوہ است + احمد بیگ۔ ریس بول</p>	<p>ریگیر و از رادارے ترن وائی یک ریلیت براے من پیار۔ کہ تا استایون ریل برسم + کریم۔ بے ترن وائی۔ خیلے آرام و سقین حرکت مے کند +</p>
--	---

لہ دُرُتِکَہ۔ ہلکی سبک بگھی۔ یعنی زربیں دور گاڑی۔ مچھلہ
 بگھی کے اقسام کے یہ بھی ایک قسم کی گاڑی ہے۔ کسی قدر
 بچی اور سبک سٹف دار اور بلا سٹف دونو طرح کی ہوتی ہے۔
 یہ لفظ انگریزی دو اسموں سے مرکب ہے۔ یعنی ڈرائی چیس
 (Dry chaise) سے مفہوس ہوا ہے۔ فارسی میں سی اتھ کا بڑا
 شین ہے۔ آخر میں کاف بحسب محاورہ اہل ایران تفسیر کا
 ہے + لہ تکر عراۃ۔ عراۃ چرخ اور گاڑی کے پیٹے کو کہتے ہیں۔
 تکر اس کے دھڑے کو کہتے ہیں + لہ گاری۔ چار پیٹے کی گاڑی۔
 پچھلے بگھی۔ چھت دار گاڑی + لہ رادارہ۔ دفتر۔ محکمہ۔
 کارخانہ + لہ ترن وائی۔ ٹرموے (Tramway) کا مفہوس ہے۔
 یعنی گھوڑوں کی ریل + لہ ریلیت۔ سند۔ رٹھ۔ ٹریکٹ + یہ
 لفظ انگریزی بیلٹ (Billet) سے مفہوس ہے + لہ استایون۔
 ریل کا سٹیشن + لہ آرام و سقین حرکت کردن۔ بے تکان
 اور آہستہ چلنا +

سیر و گردش

گود کزودہ است +	مرستم خاں - حاتم خاں
حاتم خاں - حالا ما از	آقا! بیائید - یک دقیقه سیر
گدام راہ برویم؟	و گردش دینیم +
الماس بیگ - از راہے	حاتم خاں - یک خورہ
کہ چلو شتاہست +	صبر کنید - تا الماس بیگ
حاتم خاں - راین راو	را صدا زخم - کہ او ہم ہمراہ
سڑہ بالا بھیجے روو؟	ما بیاید +
الماس بیگ - یک رات	مرستم خاں - وا البشیدہ
بستہ ریشستان مے رسد +	راہ عبور نیلے بہ است +
مرستم خاں - راین راہ	الماس بیگ - بے -
ہمتوار بہ نظر نمی آید +	در بین راہ نیلے گل و شل
الماس بیگ - خیر -	بہ نظر مے آید +
راین راہ ہمہ جا ناقلہ و	حاتم خاں - متجاوز از
پشت و بلند است +	یک فرسنگ گل است +
حاتم خاں - راین کوہ	مرستم خاں - معاوم
بالترہ پکلہ است +	میشود کہ سیلاب راین زیر را

لہ گود - گڑھا - رشیب + مے سر بالا - چڑھائی - ڈھواں -
 بلندی + مے ناقلہ - بے ڈھب - ہمتوار + مے بالترہ - پکلہ -
 تمام + مے پکل - گٹھا + کوہ پکل - گٹھا پہاڑ جس پر درخت
 آور گھاس نہ ہو +

خر پُشتہ ایست۔ کہ راہش
 بہ آں دماغہ کوہ است +
 حاتم خاں۔ آخر میں
 رشتہ کوہ راہچہ مے نامند ؟
 الماس بیگ۔ شہا در
 نقشہ مے بھڑانی کوہ سیمیاں
 را نخواستہ اید ؟ راہیں ہماں
 کوہ سیمیاں است +
 حاتم خاں۔ در پس راہیں
 بغلہ کوہ چہ چیز است ؟
 الماس بیگ۔ انہیں
 بغلہ کوہ کہ محبوبہ گنید۔

الماس بیگ۔ چو نکہ از
 گریاہ اثر مے ندارد۔ خاکش
 ہمہ رنگیر است +
 رستم خاں۔ شاید انہیں
 گردنہ بہ آں دماغہ کوہ
 مے توان رفت +
 الماس بیگ۔ نہ خیر۔
 انہیں گردنہ کہ بالا تر رفتید۔
 گردنہ مسطح مے آید۔
 پھل از پڑنگاہش سرا زیر
 مے نشوید۔ در و گودشت۔
 و در دست راستش

۱۔ خاکہ رنگیر۔ مٹی۔ بھیاںک شکل۔ وحشت ناک پہاڑ + رنگیر۔
 وحشت ناک + مے گردنہ۔ پہاڑ کی گھاٹی۔ بیچ دار اور تنگ راستہ
 چڑھاٹی کا + مے دماغہ کوہ۔ پہاڑ کی باریک چٹان جو سیدھی اور
 لہی ناک کی چوٹی کی طرح سے آگے کو نکلی ہوئی ہوتی ہے +
 مے گڈوک۔ پہاڑ کی گھاٹی سے اوپر چڑھ کر چوٹی پر جو کسی قدر
 مسطح جگہ ہوتی ہے۔ اسے گڈوک کہتے ہیں + مے پڑنگاہ۔ پھسلوان
 جگہ + مے سرا زیر شدن۔ نیچے اترنا + مے گود۔ گڑا۔ گڑھا۔
 مفاک + مے خر پشتہ۔ زمین کا ایسا ٹیلا جو ہر طرف سے
 سلامی ہو + مے نقشہ لا جہن ہے۔ نقشہ جغرافیہ کو کہتے ہیں +
 نقشجات۔ جغرافیہ + مے بغلہ کوہ۔ پہاڑ کی دھما۔ یک طرفی غلبہ +

فرو نشسته است +
 رستم خاں - مَترَدین
 کہ ازیں راہ آمد و شد
 مے کنند - کجا منزل
 مے کنند +
 الماس بیگ - دم پل
 منزل مے کنند +
 رستم خاں - ازیں پل
 چند چشمہ دارد +
 الماس بیگ - دُوارده
 چشمہ دارد +
 رستم خاں - دُیابہ امرو
 خیلے بر سر صُفیان است +
 الماس بیگ - پلے -
 موسم باران است - دُیابہ
 وریں روزما بیفتیت رعجیبه

ماہور بیست بر لب درہ مے
 عمیق کہ آدم آٹھا راویدہ
 دہرہ ترک مے شود +
 حاتم خاں - ازیں شگاف
 کوہ نیز چہ قدر مُہیب است -
 کہ آدم بے خطر از زیر آں
 نئے تواند بگذرد +
 الماس بیگ - بیابید -
 کہ بریں خر پُشتہ برابیم +
 حاتم خاں - شگلش را
 گرم کنید - بیابید - ازیں
 نعل لے بر آں رہ مگر شستہ
 تماشا سو آں دُیابہ را
 پکینیم +
 الماس بیگ - پانٹاش
 را نگاہ کنید - کہ خرتابہ کفل

لے ماہور - طیلہ - طَبہ - خر پُشتہ + لے نعل بر آن رہ -
 ایسا راستہ جو زمین کھود کہ گھرا بنایا جائے - اور اُس کے
 بغلی کنارے بلٹ ہوں + لے دُیابہ - رحیل - تالاب +
 لے رُطلق - دلدل - ریکچو - دھسن + لے مَترَدین -
 آنے جانے والے + لے چشمہ پل - پل کا درجن میں
 مے پانی ہو کر گزرتا ہے +

دارد +
 رشتہ خاں - ایں مزدوم
 کہ در کوئیکہ رشتہ اند -
 کیستند ؟

الماس بیگ - اینہا
 راہ گذر تہ ہشتند +
 رشتہ خاں - بیایید -
 یک دقیقه یا ایشان دوستانہ
 گفتگو کنیم +

حاتم خاں - ایں پیرہ مزد
 مختصرے بہ نظر ہے آید - بایست
 کہ ما خود را باو معرفی کنیم +
 رشتہ خاں - سلام علیک
 آقا !

حاتم خاں - و علیکم السلام
 حاجی صالح - مسافر + سہ راہ گزر - مسافر + سہ راہ گزر
 کزدن را طوطیوس - جان پہچان کزنا - صاحب سلامت - شناسائی کزنا +
 سہ آغور - حرکت کزنا + ملک ایمان میں رشم ہے - جب کوئی شخص سفر
 کر جاتا ہے یا سفر تہ آتا ہے - تو دوست احباب اسے راستہ میں
 پا برکاب دیکھ کر بطور تعادل کہتے ہیں - آغور بخیر یعنی تمہاری حرکت
 سہ مبارک ہو - مسافر جواب دیتا ہے - کہ آغور شما نیز بخیر یعنی
 تمہاری حرکت بھی بخیر ہو + سہ راہ آہن - ریل +

رشتہ خاں - آقا ! ایشم
 مبارک تان چیشٹ ؟
 حاجی صالح - بندہ
 حاجی صالح نام دارم +
 رشتہ خاں - مبارک
 ایشم است - از عجا میرسید ؟
 حاجی صالح - از قندھارہ
 رشتہ خاں - عجا تشریف
 مے برید ؟
 حاجی صالح - بہ لاہور +
 رشتہ خاں - چرا از راہ
 آہن تشریف نیاوردید ؟

حاجی صالح - دُشتم کراہے
 راہ آہن نہ اُشتم +
 رُشتم خاں - قنڈھار
 ازیں جا پاٹڑوہ رُوز راہ
 ہشت +

حاجی صالح - خیر - کتر
 است - اگر از راو آہن پہ گبرید
 فقط دو رُوزہ راہ است - و
 اگر منزل پہ منزل پہ گبرید -
 دو رُوز است +

رُشتم خاں - باز از
 لاہور رد شدہ بہجہ تشریف
 سے برید ؟

حاجی صالح - بہ وہی -
 از آن جا بہ کھنڈو - از آن جا
 بہ بنارس - بعد بہ ممبئی +
 حاتم خاں - از قنڈھار -
 آن طرف - متردوین را
 کسے از آمد و شد متع
 نے کُند ؟

حاجی صالح - از
 حارب امیر صاحب کاہل
 قذغین است - کہ تا کسے تذکرہ
 نہ اُشتم باشد - آن طرف پا
 بگزارو +

رُشتم خاں - ایں سکیست
 کہ ہمزہ شہا مے آید ؟
 حاجی صالح - رفیق راہ است
 و ہمشہری ماست +
 رُشتم خاں - پہ کارہ
 است ؟

حاجی صالح - ہر جور
 میوہ آؤدہ است +

رُشتم خاں - بخیاں من
 در بین راہ از دُرد و دلہ
 خطرے نباشد +

حاتم خاں - انتظام -
 دولت انگلیس است - کسے
 بہ مال کسے دشت - دُرد
 نے تواند بکُند +

یہ قذغین - تارکہ - ممانعت + کہ تذکرہ - راہداری کی سند -
 چٹھی - پڑوانہ + کہ ہمشہری - ہم وطن + کہ دُرد و دلہ - ہمدرد -
 بد معاش +

راہ علم کردہ اید۔ مگر بلدیّت
نے دارید؟

حاجی صالح۔ اگر ما بلدیّت
مے دانشیم۔ ریس قدر ول مہ راہ
نے رفیتیم +

رشتیم خاں۔ رفیق شما
حالا در کجا رفته است؟

حاجی صالح۔ در بین رہ
از ما سوا شدہ است +

رشتیم خاں۔ آیا او بہ لائو
نخواہد رفت؟

حاجی صالح۔ او در عقب
ما بہ چا پاری مے آید +

رشتیم خاں۔ الان شما
تنہا مے روید؟

حاجی صالح۔ من غریب
راہیں دیار ہستم۔ بلدیّت ندارم۔

مے ترسم کہ راہ علم کنم +

الماس بیگ۔ بلے۔ در
شہر ہر کجا کہ آپاڑی ہزارو

ہزارو ہزارو است۔ قراولان
اورا گرفتہ دستاق کردہ اند +

حاجی صالح۔ حالا شہر
نزدیک رسیدہ است؟

رشتیم خاں۔ بلے۔ ازین
کوہ کہ سزا زیر مے شوید۔

شہر است +
حاجی صالح۔ ہمہ صحرا

سبز و نحوتم بہ نظر مے آید +
الماس بیگ۔ قریب

کوہ جملکہ ابشت پر از گل
والہ +

حاجی صالح۔ سیاحتی جاہ
بہ نظر مے آید۔ شاید کہ ما

راہ اشتباہ کردہ ایم +
الماس بیگ۔ بلے۔ شما

لے آپاڑی ہزارو و ہزارو۔ اٹھائی ہزارا + لے قراول۔ چوکیدار۔

پہرہ دار۔ پولیس مین + لے سزا زیر شدن۔ نیچے اترنا +
لے جملکہ۔ میدان مسطحہ۔ ہموار زمین۔ تاویل زراعت + لے ول راہ

رفتن۔ پیڑوہ راہ چلنا۔ بھٹک جانا + لے چا پار۔ ڈاک۔ گھوڑے
کی ہوا کسی طرح کی سواری کے لئے +

مرستم خاں - بندہ کلاں تر
 ایں وہ ہفتہ +

حاجی صالح - ایں آقا کر
 جلو شما اشتادہ است - چ
 نام دارو ؟

مرستم خاں - حاتم خاں
 نام دارد +

حاجی صالح - چہ کارہ
 است ؟

مرستم خاں - کہہ خداے
 شہر است +

حاجی صالح - ایں بزرگ
 کہ در دست راست شما راہ

مے رود - چہ کس است ؟
 مرستم خاں - نامش

الماس بیگ است - از باب
 دو ما باو تعلق دارد +

حاجی صالح - ایں مرزم
 ویریں سبزہ زار چہ میکشد ؟

الماس بیگ - نہیں را

الماس بیگ - شما ہزارہ ما
 دیا سید - با شما را رہبری
 مے گنیم +

حاجی صالح - کمال
 مرحمت است - شاید کہ
 ازیں جا مشعل شما نزدیک
 باشد ؟

مرستم خاں - بے - نزدیک
 است +

حاجی صالح - ازیں جا
 چہ قدر مسافت دارد ؟

مرستم خاں - چنداں مسافت
 ندارد - فقط پنج میل راہ

است +
 حاجی صالح - آقا! ایشم

مبارک تاں چہیشت ؟
 مرستم خاں - مرا مرستم خاں

مے گویند +
 حاجی صالح - شما چہ کار

مے گنید ؟

لہ کلاں تر - چوکڑات + سہ کہہ خدا - میر محلہ -
 مقدم - رٹی ستر ٹکٹ + سہ از باب - زمیندار - مالگزار -
 تعلقہ دار +

جاں (آبی) نہری است۔ و
 پارو یا چاہی است۔ و
 دریکے ایک جاں دیی است۔
 شلتوک و زرت دریں جا
 - زحمت عمل مے آید +
 حاجی صالح - بیامید۔
 ازیں حاصل دو تا خوش زرت
 شیرہ دار بزچینیم +
 ترشتم خاں - پگوارید۔ از
 بازار مے گیریم +
 حاجی صالح - آپ ریں
 رود خانہ گل آؤد و پڑ بھن است +

از سگود دادہ شیار کڑوہ از
 برائے سبزی کاری گڑوہ بندی
 مے کنند +
 حاجی صالح - معلوم میشود۔
 کہ خاک ریں سرزین بہ اش
 پوکشہ است +
 الماس بیگ - نیلے نرم
 و حاصل خیز است +
 حاجی صالح - دریں جا
 آیا زراعت دیی ہم مے کارند
 یا ہمہ آئی است +
 الماس بیگ - در اکثر

لہ سگود - کھاد + لہ شیار کڑون - ہل چلانا + لہ سبزی کاری -
 ترکاری بونا + لہ گڑوہ بندی - کیاریاں بنانا + اس تمام فقرے
 کے یہ معنی ہیں - کہ زمین میں کھاد ڈال کر اور ہل چلا کر ترکاری
 بونے کے لئے کیاریاں بنا رہے ہیں + لہ پوک - نرم - پوری زمین +
 لہ حاصل خیز - زراعت کے قابل زمین + لہ دیی - بارانی + لہ آبی -
 چاہی یا نہری + لہ ایک ایک جاں - کہیں کہیں - متفرق
 مقامات + لہ شلتوک - دھان - جھونہ + لہ زرت - مکئی -
 ہزار + لہ بہ زحمت - محاورہ حالی اہل نہاں میں بٹھنے اچھی طرح
 سے - چنانچہ بزحمت کا شتن کے معنی ہیں - اچھی طرح سے بنا۔
 اور بزحمت عمل آمدن - اچھی طرح سے پیدا ہونا + لہ خوش زرت
 زرت شیرہ - دودھیا مکئی کے ٹھٹھے + لہ بھن گاد -
 گڈلا - پیچھٹ +

مرستم خاں - منارہ
ساعت است +
حاجی صالح - ایس رہنا
را کہ سائتہ است ؟

مرستم خاں - ایس رہنا از
مال خزانہ دولت ساختہ اند +
حاجی صالح - چشم انداز
ایس بروج بدم طرف است ؟
حاتم خاں - بہ طرف
دراست +

حاجی صالح - ایس منارہ
چند پتہ دارد ؟
حاتم خاں - دویست پتہ
کے خورد +

حاجی صالح - در مقام پلش
ایس تالار بزرگ چہ چیز
است ؟

الماس بیگ - شما را
از دور پہنچو بنظر مے آید -
ورنہ نیلے تمیز و صاف
است +

حاجی صالح - ایس باغ
کہ بہ نظر مے آید - باغ
گلکاری است - یا باغ
سبزی کاری +

الماس بیگ - در دست
راست ما باغ گل کاری
است - و پس تر از آن
باغ مشجرئی است - و
در میان آن باغ وحش
است +

حاجی صالح - ایس
بناسہ یلقد نوک دار کہ از خورد
بنظر مے آید - چہ چیز است ؟

لہ آب تیز - صاف پانی - بوسل جل + لہ باغ گلکاری -
پھول باغ - پھولوں کے بونے کل جگہ + لہ باغ سبزی کاری - سبزیوں
یا ترکاریوں کے بونے کا باغ + لہ باغ مشجرئی - درختوں کا باغ +
لہ باغ وحش - چڑیا خانہ زندہ جانوروں کا محراب خانہ + لہ منارہ
ساعت - گھنٹہ گھر + لہ چشم انداز - جھروکا + لہ پتہ -
زمینہ - سیڑھیاں + لہ دویست - دو صد - دو سو +
لہ پتہ خوردن - سیڑھیاں گنا + لہ تالار - مال - بڑا کمرہ - کمرہ +

شُدہ اُند +
 حاجی صالح - راین رینا
 نیلے مُستحکم بنظر مے آید +
 مُرستم خاں - راین عمارت
 تہا از سب و آجر و گچ
 اُست +

حاجی صالح - راین رینا
 گلہ فرنگی چہ چیز اُست ؟
 مُرستم خاں - کلیسیا
 اِنکلیس اُست +

حاجی صالح - راین جُستہ
 نیم تنہ از ریشہ ؟
 مُرستم خاں - راین
 جُستہ اعلیٰ حضرت قیصرہ

حاکم خاں - راین
 گزوک خانہ اُست +
 حاجی صالح - در دست
 راستش راین رینا کے بلند کہ
 دُور اُطافش را بارِ سیم شبکہ
 کز وہ اُند - از برائے چیست ؟
 حاکم خاں - دیوان خانہ
 عدلیہ اُست +

حاجی صالح - راین
 مزدوم ریشہ کہ دُور اُطافش
 گزود آید اُند +

حاکم خاں - راین
 عارضین ہشتاد کہ از برائے
 اصلاح مُرافعہ جات اینجا حاضر

لہ گزوک خانہ - چنگی کا محکمہ - ٹاؤن ڈیوٹی - مَحْصُول لینے کا مقام +
 لہ اُطاف - کمرہ + لہ سیم - تار - لوہے کا ہو یا پیتل کا یا چاندی
 کا + شبکہ - جالی - جال - سُورخ دار ٹیٹی + لہ دیوان خانہ - کچہری +
 دیوان خانہ عدلیہ - بیج کی کچہری - جچی + لہ عارضین - اہل مقدمہ +
 لہ اصلاح مُرافعہ جات - مُقدمات کا فیصلہ + کہ آجر - پٹی اینٹ +
 اہل زبان کچھی اینٹ کو خشت اور پٹی اینٹ کو آجر کہتے ہیں -
 یہ لفظ در اصل عربی ہے + لہ جُستہ - پتھر کی مورت - جُستہ
 نصف تنہ - آدھے دھڑ کی مورت +

حاجی صالح - ریں
 آدم ہا کہ سبیل پہ سبیل
 بافتہ تپتہ بستہ اند - رچ
 مے گنتہ ؟
 رستم خاں - امروز
 نقشون را سان دادہ اند -
 ریں دشنہ سر باز مے
 نظامی اشت - کہ گاہے
 قطار بستہ مے روند - و
 گاہے پارا محفت برداشتن
 و جستن مے روند - و گاہے
 مدور گشت مے گنتہ +

ہند اشت +
 حاجی صالح - ریں
 عمارت پشت ماچے کہ دُخان
 از آل مستعادہ اشت - رچہ
 چیز اشت ؟
 رستم خاں - استایون
 راہ آہن اشت +
 حاجی صالح - ریں
 جمعیت زیاد از براے
 چیست ؟
 رستم خاں - اینجا اردو
 زدہ اند +

لہ استایون - ٹیشن + لہ اردو - چھاؤنی - پڑاؤ +
 لہ سبیل بہ سبیل بافتہ - موٹھوں سے موٹھیں جوڑے ہوئے
 یا ملائے ہوئے یعنی قریب قریب کھڑے ہوئے + لہ تپ -
 پیادوں کی صف + لہ نقشون - لشکر - فوج - سپاہ + لہ سان -
 چارڑہ - ملاحظہ + لہ سر باز - پٹن کے سپاہی + نظامی - فوجی +
 سر باز نظامی - فوجی سپاہی + لہ پارا محفت برداشتن و جستن -
 پاؤں کی تھپکی جو ایک ساتھ دو نو پاؤں سے ہو + لہ مدور -
 چکر کا گشت - صف بصف ایک خط یعنی ایک ڈنڈی پر آگے
 پیچھے ہو کر چلنا اور دائرے کے طور پر چکر کھانا + یہ
 صورت جنگی پٹن کی رفتار کی ہے +

حاجی صالح - نام

رہیں جا چیت؟

رستم خاں - ریں را

پاراو مے گویند - واز برے

مشق جنگ ساخته اند +

حاجی صالح - آیا ریں

عمارت ما داخل بدستہ شہر

است +

رستم خاں - - خیر -

رہیں امنیہ ہمہ اش خارج

از دائرہ شہر است +

حاجی صالح - ریں شہر

شما چند خانہ توار دارد؟

رستم خاں - البتہ

ممتجاوز از وہ ہزار ہائے خانہ

دارد +

حاجی صالح - خیل

پُر یورت است +

رستم خاں - بے -

نوب آبادان است +

حاجی صالح - تک تک جاؤ

گمہ و الاچیق ہم بہ نظر

مے افتد +

رستم خاں - آری -

مزدوم کم مایہ در الاچیق و

کپڑہ زندگانی بسر میکنند +

حاجی صالح - ریں

قرار داد معلوم شد کہ ریں

عمارت ما خارج از شہر

است - پس شہر در سنجاست؟

سہ پاراد - فوج کے جائزہ دینے کی جگہ - صف بندی کا مقام -

قواعد کا میدان + یہ لفظ پریڈ (Parade) سے مفہوم ہے +

سہ بدستہ شہر - شہر کا جسم - ہیئت مجموعی + سہ دائرہ شہر -

آبادی + سہ خانوار - گھر - مکان - عیالی + سہ باب خانہ -

دہلیز خانہ - چوکھٹ - دہ ہزار باب خانہ - دس ہزار چوکھٹ گھر +

سہ یورت - منابیل - پُر یورت - آباو - پُر سنازل - تعمیرات

سے آباد + سہ گمہ - ٹیٹیوں کا گھر - چھپرہ + الاچیق - چھپرہ - ٹی -

گھانٹس پگھونٹس کی ٹیٹیاں + شد کپر - چھپرہ +

حاجی صالح - در بین
 راه خیلے جنجال ۛ و جمعیّت
 است - کہ مغبور و مردور
 دشوار است +

مُشتَم خاں - بلے - خیلے
 شلغ ۛ است - سر ۛ حساب - تہ ۛ
 نخو ۛ رید +

حاجی صالح - ربیاعید
 ازیں پس کوچہ بگوریم کہ راہ
 خلوت است +

مُشتَم خاں - راہ آمد و
 شد ۛ ایں پس کوچہ بند است +
 حاجی صالح - پس از

گدام راہ برویم ؟
 مُشتَم خاں - ازیں راہ
 کج ۛ کردہ باید - کہ بدشت
 چپ ۛ بگوریم +

مُشتَم خاں - آن رہنای
 باشد کہ پیش روے شما
 ست - دروازہ شہر است و
 دور ۛ آن قلعہ او ست +

حاجی صالح - بیاید -
 یک دقیقه در بازار گردش
 کنیم - تا خوب بلدیت ۛ
 ہم رسانیم +

مُشتَم خاں - خیلے خوب !
 بیاید - ازیں دہستہ چار سون
 بگوریم +

حاجی صالح - شما
 پیش پیش بروید - من پشت
 سر شما ۛ آیم +

مُشتَم خاں - خیر - بیاید -
 ما با ہم میجا برویم - کہ
 از ہم ۛ رسوا نشویم +

ۛ بلدیت - واقفیت + ۛ چار سون - چار سو - چوک -
 چاندنی چوک + ۛ از ہم رسوا شدن - ایک دوسرے سے علحدہ
 ہو جانا + ۛ جنجال - ریل - ریل + ۛ شلغ - جھگڑا +
 ۛ سر حساب - آگاہ رہو - ہوشیار رہو + ۛ تہ نخوردن - دھکا
 کھانا + ۛ پس کوچہ - گلی + ۛ راہ خلوت - خالی راستہ + ۛ راہ
 کج کردن - راستہ کثرا جانا +

مرستم خاں - رابن
 گزمتہ بائشٹ شتر است +
 حاجی صالح - رابن محلہ
 چه نام دارد ؟
 مرستم خاں - رابن را
 چار سوئی وزیر خاں میگوشٹ
 حاجی صالح - حالا وقت
 تنگ شدہ است - مے خواہم -
 بہ کارواں سرا بروم +
 مرستم خاں - کارواں سرا
 بیرون شتر عشق گروک خانہ
 واقع است +
 حاجی صالح - راہش
 از کدام طرف است +
 مرستم خاں - راہش بدست
 چپ شما واقع است +
 حاجی صالح - رابن چه
 چیز است - کہ مزدوم رابن را

حاجی صالح - رابن راہ
 بجائے رود ؟
 مرستم خاں - یک راست
 بہ منجیہ جامع مے رسد +
 حاجی صالح - پائے
 منجیہ جامع رابن چه عمارت
 است ؟
 مرستم خاں - رابن
 قراؤل خانہ است +
 حاجی صالح - دریں
 شتر ہر روز چه قدر مال
 بہ فروش مے رسد ؟
 مرستم خاں - روزے
 دو بیست ہزار قران مال
 بفروش مے رسد +
 حاجی صالح - رابن مزد
 کہ روے صندلی نشسته است
 کیست ؟

لہ قراؤل خانہ - پولیس سٹیشن + قراؤل پولیس مین کہنتے ہیں +
 لہ گزمتہ - پولیس + گزمتہ باشی (داروغہ) - پولیس افسر -
 کوٹوال - تھانہ دا - + لہ چار سوئی وزیر خاں - وزیر خاں
 کا چکر +

کشاں کشاں مے برند ؟ رُشتم خاں - ایں طوَلتَبہ است - معلوم مے شود - کہ جائے آتش گرفت است - کہ طوَلتَبہا دواں دواں مے روند +	انتظار آمدن شمشیر + بکشیم حاتم خاں - من و الاس بیگ ایں جا حزن مے زنیم - شما اندروں رفتہ رہلیٹ رگیڑ + رُشتم خاں - تلگرافچی مے گوید - کہ نزوں از مقام الف براہ بیفتادہ است - وثنیکہ تزن از مقام الف ایبجا مے رسد - تزن ایبجا ویل مے کنند + حاتم خاں - شاید تزن مقام ب رعوض مے شود ؟
حاجی صالح - حالا بندہ مُرخص مے شوم - شما را بخدا مے سپارم + رُشتم خاں - فی امان اللہ بروید + رُشتم خاں - حاتم خاں آقا! شما استادہ رچہ مے گنید ؟ دیاعید - بہ اُطارق گار نشسته	

لہ طوَلتَبہ - شبہ - پانی پھینک کر آگ بجھانے کا آد - یہ آد
ہر ایک بڑے شہر میں میٹروپولیٹن کی طرف سے آگ بجھانے
کے لئے رہتا ہے - یہ لفظ انگریزی ٹول پمپ (Toll pump)
سے مفہوس ہے + لہ گار - سٹیشن + اُطارق گار - سٹیشن کا
کمرہ + لہ شمشیر - ریل + یہ لفظ تڑکی ہے + لہ رہلیٹ -
ٹریکٹ + یہ لفظ انگریزی بیلٹ (Billet) سے مفہوس ہے +
لہ تلگرافچی - ٹیلیگراف ماسٹر - تلگراف ٹیلیگراف (Telegraph) سے
مفہوس ہے + لہ تزن - ٹرین (Train) +

<p>مرستم خاں - نہ خیر۔ ہمہ تزن عوض نے شود - نقطہ کا لشکرِ مجنار را عوض مے گنند + انماس بیگ - شاید کہ راہ آہن مقام د آہنجا مُنتہی مے شود۔ و از آہنجا خطِ راہ آہن و را بنیاد مے شود + مرستم خاں - ایں خط آہن جنوب یک راست مقام</p>	<p>س مے رسد۔ و آں خطِ دیگر بجانب ک مے رود + انماس بیگ - دریں خطِ راہ آہن جائے تونل ہم مے اُفتد یا خیر ؟ مرستم خاں - در بیچ جا نمے اُفتد + حارثم خاں - ایں کارشکہ چہ قدر آرام و سنگین حرکت مے گنند +</p>
--	---

طلب

<p>اشرف - من از شما یک رجا دارم (من از شما یک امیدواری دارم) + انور - چشم - (ہہ چشم) - (بالا سے چشم) - (از جان و دل) - (ہہ کمال خوشنودی) - (اطاعت و بندگی) +</p>	<p>اشرف - ایں را بمن رجا دارم (من از شما یک امیدواری دارم) + انور - من در خدمتِ تال حاضر م (من آمادہٗ خدمتِ جناب ہستم) + اشرف - ایں را بمن</p>
--	--

لہ کا لشکرِ مجنار - ریل کا انجن + لہ تونل (Tunnel) سو راج
جو ریل کے گزرتے کے لئے پہاڑ میں بنایا جاتا
ہے +

شکر و سپاس

را بسیار (زحمت داده ام +
افور - بیج زحمت
نیست +

اشرف - از زحمتی که
به شما داده ام - شکر می‌دهم -
مراحم سزگار بنده را مستغفری
نجات می‌کند +
افور - ایس را گوئید
(منوایید) +

اشرف - از لطف و
کر می‌که در حق بنده
شایان فرمودید (مستغفری
کردید) - خجلی خوشنود
شدم +

اشرف - من شما را بسیار
تشکر میکنم (من تشکر می‌کنم -
لطف بزرگانه جناب هستم -
امن از جناب خجلی می‌کنم -
را از اینفاتی که در حق حقیر
(بنده) - (من) - (مشکین)
فرمودید - جناب (سزگار) -
(شما) را تشکر می‌کنم -
(بنده) خوشنود لطف و کرم
سزگار هستم +

افور - چیزی که باعث
تشکر باشد - نیست +
اشرف - بنده (من)
جناب (سزگار) را خجلی

منتخباتِ نگار دانش

فوائدِ یکدلی با دوستان

راے داؤ بشلیم با بید پائے حکیم گفت۔ کہ از داستان
دوستانے کہ دوستی ایشان از کمر و سخن چینی بد گویان
به دشمنی انجارید۔ روشن شد۔ کہ در دوستی کردن و دوستان
بهم رساندن فائده نیست + برہمن گفت۔ اے ملک !
نزدِ خردمندان هیچ نقدے گراں مایہ تر از دوستانِ مخلص
نہست + بدان کہ دانایان پیشین گفته اند۔ کہ اگر پادشاہے
را ہفت راقلیم بہ دشت افتد۔ و دوست یک رحمتے
بہم نرسد۔ ذوقِ فرمانروائی ندارد۔ و از محتاجِ قصہ مایہ
یارانِ یکدل قصہ زاغ و موش و کبوتر و سگ پشت
و آہو ست + راے پُرسید۔ چگونہ ؟
حکایت۔ برہمن گفت۔ کہ در مرغزارے زاغے بر
بالای درختِ زیر و بالا مے زنگریشت + ناگاہ مزدے

دید - دای بر گردن و تو بزم بر پشت و پوچے در دست
 گرفته بجانب درخت می آمد + ناخ در اندیشه شد - که
 مگر قصد من دارد یا دیگرے + خود در زیر بزمگے پنهان
 شد - و دیده بر آن گماشت - که آن صیاد چه خواهد کرد +
 صیاد به پای درخت آمده دایم مگر باز کشید - و دایم چند
 بالای آن پاشید - و در کیس زشت + زمانے نگزشت - بود - که
 خیل کبوتران در رسید - و سردار ایشان کبوترے بود - که
 او را مطلقه گفتند - زیر یکے تمام داشت + کبوتران بچون
 دانه دیدند - از گزسگی بے اختیار بسوی دانه تبیل کردند +
 مطلقه گفت - که اندیشه کردن ضرور است - نه بود که در زیر
 دانه دام باشد + کبوتران را از بسیاری گزسگی حذر بیشتر شد +
 مطلقه اندیشید - که اگر همراهی را بگزارد - بے وفائی می شود -
 و اگر موافقت نکند - دیده و دارشته خود را در بلا می اندازد +
 آخر مطلقه عیب بیوفائی بر خود نه پسندید - و مزدن خود را
 اختیار کرد + انقضه همه کبوتران فرود آمدند - دانه چیدن هان
 بود - و در دام افتادن همان + صیاد از کیس بر آمده
 شادی گناں به سوی دام دوید + کبوتران را که چشم بر
 صیاد افتاد - سراسیمه شده پر و بال می زدند + مطلقه گفت -
 اے یاراں! سخن من گوش نکردید - و الحال هر یکے در خلاص
 خود می کوشید - خود را در نظر نیاد زده اگر هر کدام در خلاص
 دیگرے کوشد - از برکت دل سوزی کار بشتی شما بکشاید -
 همه یک دل و یک رو شده زورے گنبد - و به پرواز آید -
 شاید که دام برداشته شود - و پیریدن صورت بشود +

آخر از دولت اتفاق دام را از جلے برگرفته در پرواز آمدند -
 و صباد از عقب مے دوید + زارغ با خود گفت - که
 ایس پھیں واقع بعد دیرے واقع مے شود - ہاں بہتر -
 کہ براسے تجربہ خود تا آخر کار ایشاں رشتافتہ بروم +
 ایس اندیشید - و از پٹے ایشاں رفت + تا بہ آبادانی رُو
 نہادند - چوں از چشم صباد ایمن شدند - از خلاصی
 خود بہ مٹوٹہ سخن کردند + آں خردمند بعد از آمدن
 بسیار گفت - دریں نزدیکی موشے است - زیرک نام - از
 دوستان من - کار بہشتہ من ازو گشودہ شود + پس بہ
 ویرانے کہ موش در آں نزدیکی خانہ داشت - فرود آمدند +
 چوں آواز مٹوٹہ بہ گوش موش رسید - ہماں ساعت از
 خانہ بیرون آمد - یار خود را بستہ بند بلا دید - بے آرام
 شد - و پس از سخنان تسلی بخش بہ جردین بندے کہ ہاں
 مٹوٹہ بستہ شدہ بود - آغاز کرد + مٹوٹہ گفت - اے
 دوست رہزباں ! محنت بندے یاراں رہزباںے - پس
 بہ گشادین بند من پرداز + موش گفت - پھلونہ نہرا کہ
 بہترین رائیہائی - گواشتہ بہ دیگران پردازتہ شود ؟ مٹوٹہ
 گفت - مے ترمسم - کہ اگر از گشادین من آغاز کنی و ملول
 شوی - یاراں در بند مانند - اما چوں بستہ باشم - ہرچند کہ
 ملال تو بہ کمال رسیدہ باشد - مرا در بند نخواستہی گواشتہ +
 موش آفریں بر مزد مٹوٹہ کردہ بندے یاراں بہرید -
 و در آخر گردن مٹوٹہ را از بند آزاد کرد + بکوتراں
 ول شاد آزادی گرفته باشیانہ خود رفتند + چوں زارغ

دشمنگیر می موش و بریدن بندهای کبوتران دید - به دوستی
او میل کرد - و با خود گفت - آنچه کبوتران را افتاد - ازاں
ایمن ننواں بود - و از دوستی چنین گزیدر نباشد + پس
آهسته به در سوراخ موش آمد - و آواز داد + موش پُر رسید -
کبشت ؟ گفت - منم زارغ - ها تو کارے دارم + موش زیرک
گرم و سرد روزگار چشیده براسه روز به چندی سوراخ
پنهانی که ازاں بدر تواں رفت - داشت کرده داشت +
چون آواز ناغ شنید - بر خود به پیچید - و گفت - ترا با من
چه کار ؟ و مرا با تو چه آشنائی ؟ و خواست - که از راه دیگر
بدر رود + زارغ سرگرفت کبوتران و وفادارگی او به نسبت
کبوتران باز نمود و گفت - بعد از آنکه که این حال را دیده ام -
دل بر دوستی تو بسته ام - می خواهم که مرا به بندگی خود
قبول کنی + موش جواب داد - که آرزوی دوستی ما کردن
کشتی بر خشکی راندن است و امشب بز روی دنیا تاخیر
زارغ گفت - به نیت درشت خواجش آمده ام - مرا محروم
نمزار - که هر که بدرگاه کرم پیش رو نهد - به هر پسه که باشد -
قبول افتد + موش گفت - آه زارغ ! جلد بازار - که خرے
شما را نیک دانم - بهیچ صورت از تو در اماں نشوم - و هر که
با کسی دوستی کند - که از وزیرم و توس باشد - بدو آں رسد -
که به کبک رسد + زارغ پُر رسید - که چگونه ؟

حکایت - زیرک گفت - که چگونه در دامن کوه می خرابید
ناگاه باز به را چشم برو افتاد + نیکو می رفتار و نمی
رخصار او در دل باز جا گرفت - و بخود اندیشید - که صفا

گفتند - هر که بے یار بود - پیوسته بیمار بود - همان بهتر که
 راہیں خنداں روئے سبک روح را بیاری بگزینیم - پس آهسته
 روئے بجانب کتبک نهاد - تا او را بہ دوستی گزیند + کتبک
 سبیل باز بخود دیده نرسید - و مضطرب خود را بہ شگاف
 شکے رسانید + باز پیش آں شگاف آمد - و گفت - اے کتبک !
 پیش ازین من از ہنرمایے تو غافل بودم - الحال دوستی تو
 در دل من جا گرفته است + مے خواہم - کہ ہمس ازین
 بہ من دوست شوی + کتبک آواز داد - کہ اے بہنلو ان
 کامگار ! دست ازین بے چارہ باز دار - خاک را بہ آتش
 پاک چہ نسبت ؟ اگر سیان آب و آتش آشتی شود - مرا
 در کارگاہ تو امیدگانی خواہد شد + باز گفت - اے
 عزیز ! من بہیر و ناتوان نشدہ ام - کہ از ہم رسانیدن
 طعمہ عاجز شدہ باشم - و بہ رجیلہ ترا در دام آورم - غیر
 از ہمدہانی و آرزوئے ہمنشینی چہ تواند بود - کہ مرا بہ
 در تو بہ نیاز آورده است ؟ اندکے چشم بکشاے - و از کمر
 تا دوستی شناس + ترا چندیں فائدہ از دوستی من
 حاصل مے شود + یکے آنکہ از آسیب روزگار ایمن باشی +
 و دیگر آنکہ پھں دوستی من با تو معلوم پیوند شود - ہر آئینہ
 در میان ایشان ترا آبروئے ہم رسد - و اگر سبیل بہ
 جفت داری - بہ خوب تریں وجہ صورت مے بندد +
 کتبک را اندک دل بجای آمد - گفت - تو امیر مرغانی - و
 من از خراج گزاران تو - و از مانندہ ما ہمنوارہ سہوے
 سر بر مے زند - کہ ملائیم طبع بزرگاں نباشد - از آں

مے تزیسم۔ کہ روزگار سے از گُفت تو اُمیدوار باشم۔ و
 ناگاہ بہ خطائے دمار از روزگار من بر آید + باز گُفت۔
 چوں ترا بہ دوستی گزیدہ باشم۔ اگر بر عیب تو نظر اُفتد۔
 آں را نہ پوشم۔ و اصلاح کنم۔ نہ آنکہ آں را سبب آزار
 تو کنم + کبک ہر چند عذر مایے پسندیدہ نمود۔ باز
 جواب مایے دلپذیر گُفتہ کبک را از سوراخ بیرون
 آورده با یک دگر پیماں بستہ بہ آشیانہ نمود آورد +
 روزے چند بریس گوشت + کبک بہ خاطر جمع سخن
 بے تقریب گُفت۔ و شکوہ جنیس نگاہ نداشتہ خندہ و
 تہقہ زدے + تا آنکہ باز را ضغیفہ پدید آمد۔ کہ بہمت
 رشکار جھیش نتوانستہ نمود۔ و گزسکی نے گزاشت۔ کہ
 عند و پیماں در نظر آمد۔ برائے خوردن کبک
 بہانہ مے طلبید + کبک ایں را دانستہ اشک پشیمانی
 از دیدہ مے ریخت۔ و مے گُفت۔ ہر کہ دانستہ در
 بلا اُفتد۔ سزایے او ہمیں باشد + ہموارہ بہ پاس
 خاطر باز جھیش نے کرد۔ کہ مبادا خاطر بہانہ طلب
 او بہ اندک بے ادبی بہ خوردن من مشغول شود۔ باز
 ہر چند بہانہ طلبید۔ نیافت + شبے کبک را گُفت۔ روا
 باشد۔ کہ من در آفتاب باشم۔ و تو در سایہ نگوارہ گئی ؟
 کبک گُفت۔ آسے میرے جہاں ! حالا شب است۔ ایں
 چھوٹے صورت بشود ؟ باز گُفت۔ آسے بے ادب ! مرا
 دروغ گوے مے سازی ؟ سزایے تو بدنام ؟ مخمقن
 ہماں نمود۔ و او را از ہم درین ہماں + زیرک گُفت۔

اے زارع! ریس داشتاں براسے آں آوزوم - کہ باکسے کہ
ازو اہن نٹواں بود - دوستی کز دُن از خود مندی نیست -
و ہرکہ افسون و افسانہ دشمن را ریشخود - او را ہماں
پیش آید - کہ آں شتر سوار را + زارع پجز رسید - کہ آں
چگونہ بود ؟

حکایت - زیرک گفت - کہ شتر سوار سے در بیابانے
رسید - کہ آنجا کاڑواٹھا فرود آمدہ بودند - و پارو آتش در
دینداں ماندہ بود - بہ دشیارے باد تہام آں صحرا آتش گرفتہ
و دوزیان آتش مارے بزرگ ماندہ کہ نہ روئے ماندن نہ راہ
گرفتہ داشت + چمن از دور شتر سوار را دید - بہ زبان
نیاز مندی گفت - چہ شود - اگر از راہ رنزدانی گریزہ از کار
بشتہ من پکشتائی + آں شتر سوار زارے او دیدہ با خود
گفت - اگرچہ مار دشمن آوزیان است - حالاکہ در ماندہ و
خیران است - بچہ ازین نیست - کہ دشمنی را نیکندیشتم -
و نیکی کنم + پس تو برہ برداشت و بر سر نیزہ بشتہ بجای
مار فرستاد + مار غنیمت دانستہ در تو برہ در آمد + پس شتر سوار
سر تو برہ کشادہ گفت - بہ شکوائے آنکہ اینس بلا رستی - گوشہ
گیر - و از مردم آزادی پکشد + مار گفت - آسے خواں ابراہیم سخن
گو - تا من ترا و شتر ترا زخم نزخم - تو کم + شتر سوار گفت -
پاداش نیکی ہدی باشد ؟ مار گفت - دیس کار بہ آیین شما
پیش آیم - کہ عادت آدمی چنین باشد - کہ در برابر نیکی
ہدی کند - و آں را عقل و تدبیر نام نہند + آں
در بازار شما خریدہ ام - بشما سے فروشم + شتر سوار جواب

داد۔ آسے مارا ریں روش حاشا کہ در آدمیاں باشد۔ اگر
در پٹے جان من ہستی۔ ایں چنیں عیبے بزرگ بہ ٹہمت برہ
مبتدہ + مار گفت۔ من راست گفتارم۔ نہ ٹہمت گزار۔ اگر
بادر گنتی۔ پیا۔ تا انداں گاؤ بیش کہ میرود۔ پیرم۔ کہ پاداش
نیکی چہ باشد؟ پس رفتند۔ و پیر رسیدند۔ کہ پاداش نیکی
چہیست؟ گاؤ بیش گفت۔ بہ مذہب آدمی بدی است +
من زمانے دراز بشودیک ایشان بودم۔ و ہر سال ہجہ
ہزادے۔ و خانہ پُر از شیر و روغن ساختے + چوں پیر
شد۔ اندادون و شیر دادن باز ماندم۔ آب و دانہ
پر من رگرفتہ و پتہ مرا گزاراشتہ دیں صحرا بغیر ہی
سردادند۔ و خدا کے تعالے بر من در روزی کشاد +
دیروز صاحب من بتقریبے را بجا گور کردہ بود۔ در من
فرہی دید۔ با خود گفت۔ بہ قصا بے باید فروخت + حالا
چشم در فروختن در گشتن من بستہ است + مار گفت۔
را بیک شنبیدی۔ زود تر زخم را آمادہ شو + شتر سوار
گفت کہ سخن گاؤ بیش کہ از صاحب خود رنجے کشیدہ
است۔ شودمند نیست + مار گفت۔ پیا تا ازیں درخت
پیریم + پس باز اتفاق بیایے درخت آمادہ۔ د پیر رسیدند۔
کہ ممکنات نیکی چہ باشد؟ گفت بآدین آدمیاں بدی۔
نئے دینی؟ کہ من در بیاباں رشتہ۔ و در خدمت آیدندہ و روئندہ
بیک پلے ایستادہ۔ و چوں آدمی زادو گزما زدہ و مانندہ
از بیاباں بیاید۔ در سایہ من بیاساید۔ آنگار گوید۔ فلان
شاخ دستہ بر را لائق است۔ و فلان شاخ براسے بیل

مناسب - و از تنه را این تختی چوب توان برید - و چند در
 زبیا توان ساخت + و اگر اردو یا تبره داشته باشد -
 آنچه او را از شاخ و تنه من خوش آید - می برد + با آنکه
 از من جز راحت نیافته است - این همه سخت به من می پسندد
 مار گفت - اینک دو گواه گوشت - تن در ده - تا زخمی نرم +
 مرد گفت - در گواه اول شبه دارم - اگر گواه دیگر
 هم بگورانی - تن بیس بلا در دهم + اتفاقاً روباه میشتاده
 این سرگزشت میدید + مار گفت - این روباه پندرس -
 پیش از آنکه شتر سوار ازو پندرسید - روباه بانگ زد - که
 آه مرد! نمی دانی - که پاداش نیکی بدی باشد ؟ تو در
 حق این مار چه نیکی کردی که چنین دینماید ؟ جوان صورت
 حال بانده نمود + روباه گفت - دروغ چرا می گوئی ؟ مار
 گفت - راست می گوید - تو بره که مرا بدان از آتش بیرون
 آورده بر رشاک بسته دارد + روباه گفت - چگونه مار می
 بدین برتری در تو بره بدین خودی عجب ؟ مار گفت - اگر باور
 نمکنی - باز در این تو بره در آیم + پس چوں سر تو بره بکشاد -
 و مار به فریب روباه در تو بره رفت - روباه گفت - آه
 جوان! دشمن را در بند یافتی - مجال دم زدن نده + مزد
 سر تو بره بر بست - و بر زمین میزد - تا مار گشته شد +
 مقصود این داستان آنست - که خردمند احتیاط از دست
 ندهد + زارع گفت - که به هیچ گوی از در تو باز نه روم -
 و آب و دانه نخورم - و آرام نه گیرم - تا مرا به دوستی خود
 سرفراز نه سازی + زیرک نزدیک سوراخ آمده بایستاد - و

بروی گشاده سخن دوستی با زارع در میان آورد. و گفت -
 آه زارع! مرا تب دوستی اگر چه بسیار است. اما خردمند من
 به سه قسم در آورده اند + اول اینکه در مال مضایقه
 نه داشته باشد + دوم آنکه در کار دوست جان فدا کردن
 آسان داند + سوم آنکه اگر در راه دوستی ناموس بر باد دهد -
 نمیگین نشود + آه زارع! اگر چه در زمانه کسانه هستند -
 که از پیشتر همت مال را از همه چیز عزیز تر می دانند - اما
 راین سخن به آنها نیست - بلکه با خوش طبع بلند فطرت است +
 زارع سه مرتبه دوستی را شنیده خوش حال شد - و عهد
 استوار بست - و دل زیرک را از اندیشه خلاص ساخت -
 و بایکدیگر بسر می میروند + چهل روزی چند برین
 حال بهرشت + موش گفت - آه برادر! اگر تو هم راینجا
 خانه کنی - و اهل و عیال خود را بیاری - از دوستی دور
 نباشد - که راین جا جائی است دل گشا + زارع گفت -
 در خوش جا شک ندارم - لیکن بسر راه اند آمد و شد
 رهگذران اندیشه آسیب باشد + در محال جا مریضه ارے
 است و گش - سنگ پیشته از دوستان من اینجا خانه دارد -
 و طقمه در آن نزدیکی بسیار بهترسد - و از آسیب حوادث
 روزگار ایمن توان بود - اگر بفرمائی - به اتفاق تو اینجا
 رویم - و زندگانی باقی مانده را با هم خوش بگذرانیم + موش
 گفت - هیچ نعمت را برابر همراهی تو نمیدانم - و هر جا که
 میروی جدا می ندارم - سخن برین قرار گرفت + زارع دوم موش
 برگرفته روی به آشیانه سنگ پیشته نهاد + زارع موش را

آریشته از ہوا بر زمین نہاد۔ و سنگ پشت را آواز
 داد کہ سنگ پشت آواز آشنا شنید و از آب بر آمد و نارغ
 قصص خویش بیان کرد۔ و گفتگوئے خود را کہ در آرزوئے
 دوستی زبردست گزشتہ نمود۔ باز گفت کہ سنگ پشت حقیقت
 حال دارنشتہ شرائط رحماں داری بجا آورد۔ و محوش را منزل
 مناسب تعیین نمود کہ ہر گدام بہ آشیانہ خود رفتہ بہ شادکامی
 مشغول شدند کہ چوں ماندگیئے سفر انداختند۔ و در آنجا
 دنگشای آلودہ شدند۔ روزی نارغ بہ دیدن زبردست آمدہ
 گفت۔ اگر سر و بزرگ سخن داری۔ سرگزشت خود با
 سنگ پشت بازگوئے۔ تا سخن پردازی و خردمندگی تو
 بہ او معلوم گردد۔ و رابطہ دوستی و یک روحی آشنوار
 شود کہ محوش با سنگ پشت سخن آغاز کرد۔ و گفت کہ برادر
 وطن اخیل من کانزوپا۔ نودہ است۔ کہ شہرے است از
 ہندوستان۔ و من در آن شہر بگوشہ زایدی جا گرفته ہوں۔
 و مویشے چند در گدو من فراہم آمدہ۔ نمودند کہیکے از شیر انہشاں
 ہر صبح برائے خوردن زاید خوردنی آوردی۔ زاید پارو
 از ان بچاشت بکار نمودی۔ و باقی را برائے طعام شام دہیو
 نہادے کہ من منتظر آن مے ہوں۔ نمود۔ کہ او کہ از خانہ
 بیرون رفتے۔ تا فوراً خود را در سفرہ افکندے۔ و
 بہ نارغ دل کچھ بایستے۔ بخوردی و دیگر بہ ہر مویشے نصبت
 کردے کہ زاید ہر چند برائے دفع من نیلہا مے انگیزت۔
 نمودند نیامدے۔ تا شبہ رحمانے بخانہ زاید آمد۔ و پس از
 زاید رحمانی زاید برسید۔ از عجائے آن ؟ و عوئے بہ گدام

جانب داری ؟ رہاں آچھے در خاطر داشت۔ جواب گُفت۔ و
 آچھے نہاید نے پُرسید۔ یہ تقریر دلیلیہ یک یک را جواب
 پسندیدہ مے گُفت۔ و من وقت را غنیت دارنشنہ با گم و
 خود در کار خودنی مشغول بودم۔ و نہاید بہمت آنکہ موشاں
 دور شد۔ در میان سخن او دست برہم مے زد و رہاں
 بہتر آں نہرسیدہ آں را نشان بے خودتی و بے ادبی فرمودہ
 خشمناک گُفت۔ آکے نہاید ! در میان سخن دست برہم گرفت
 گویندہ را بہ مشرہ گرفتن باشد۔ و راس روش نما پسندیدہ
 نہ از آویز درویشی است نہ نہاید عذر خواست۔ و گُفت۔
 حاشا کہ مشرگی از من ظاہر شود۔ و راس دست زدن برائے
 رہانہدین موشاں است کہ دریں کاشانہ ہجوم کردہ اند۔
 ہرچہ از خوردنی بہرسد۔ در نہاید نہ رہاں را تیسرے خاطر
 شد۔ پُرسید۔ کہ ہمہ موشاں خیرہ اند۔ یا بعضے از آنہا بیشتر
 دلیر اند ؟ نہاید گُفت۔ یکے از ایشان را شیار دلیر است کہ
 زور و بے اندیشہ مے آید۔ و خوردنی از دشمنخواں مے نہاید نہ
 رہاں گُفت۔ دلیری از کسے بے سبب نخواہد بود۔ و تقریر
 او ہماں حال دارد۔ کہ مردے با زین میزبان مبالغہ میکرد۔
 کہ آخر سبب ہست۔ کہ شکر متشکر را با غیر متشکر برابر
 مے فروشی ؟ نہاید گُفت چگونہ ؟

حکایت۔ گُفت۔ دریں راہ مے آدم۔ شبانگاہ بہ قلاں
 وہ بہ خانہ آشنا مے فرد آدم نہ پچوں وقت خواب شد۔
 برائے من جائے خواب فروش گشتند۔ بر آں دراز کشیدیم
 میزبان با زین خود در سخن درآمد۔ آچھے مے گُفتند۔

مے شنیدیم + مزد گُفت - آے زن ! مے خواہم - کہ فردا
چندے از بزرگان رایی دہ را بخوانم - و رہمانی گنم - کہ
بزرگے بہ خانہ من آمدہ است + زن گُفت - کہ در خانہ
آن قدر چیزے کہ بہ رعیل تو وفا کند - نہ داری - و با
چنین دشمنکای اندیشہ رہمانی مے گنمی + اگر چیزے داری -
آن را ذخیرہ کن - کہ پس از تو زن و فرزند تو بہ کسے
محتاج نشوند + مزد گُفت - ہر کہ دیریں سراے فانی ذخیرہ
نہاد - آخر سرمایہ وبال و ہلاک او گشت - چنانچہ قصہ
گزگ انیس نشان مے دہد + زن پُر رسید - کہ چکار نہ ؟
چکا بیت - گُفت - کہ صیادے تیرے بجانب آہوئے افگند -

و آن را از پایے در آوردہ برداشت - و بہ خانہ خود رواں
شد + در میان راہ ٹوکے دو چار شد + صیاد تیر چگہ دوز
بر ٹوک زد - ٹوک از قہر زخم نبش خود را بر سینہ صیاد
زد - و ہر دو در جایے خود سرد شدہ بزمزدند + دیریں آشنا
گزرے گزسنہ بدانجا رسید + مردے و ٹوکے و آہوئے گشتہ
دید - بر بشبارے رحمت شاو شد - و با خود گُفت -
خردمندی آن است - کہ امروز نعمت بے پایاں صرف
نہ گنم - بہ زہ کماں بگزانم - و رایی گوشت ماس تازہ را
در گوشہ نہادہ روز بروز بہ اندازہ حاجت بکار برم +
گزگ از بشبارے حرص بہ زہ کماں میل کردہ آغاز
خوردن کرد - و بہ یک ضرب دندان او زہ کماں گشتہ
شد - بمحض گنجائش زہ کماں گوشہ کماں بہ دل اہ
رسید - و بے احوال جان داد + فائدہ رایی داشت

آنست کہ بر فراہم آوردن مال حریص بودند و بہ اُممیلہ
 دوسوہیں ذخیرہ نہادن ایمنی ندارد و بہ بیت
 آنچه داری بخور را مروز غم دہر بخور
 چوں بہ فردا برسی موزے فردا برسد
 زن چوں سخنان دانش نشان از شوہر خود شنید گفت -
 بخشنہ باد بر تو دہمانی ! چوں رُوز شد - زن گفت پلوشت
 برکنندہ در آفتاب نہاد - و خود در کار دیگر مشغول شد و
 سگے بیامد - و دکان خود بر آں گفتجہ رسانید و زن آں
 حالت را دید - و سخاوت - کہ از آں خودنی سازد و
 آں را برداشت - و رُوسے بہ بازار آورد - و مرا
 نیز در بازار کارے نمود - رفتہ نمود - کہ بہ مَدکان
 گفتجہ فروشتے در آمد - آں را با گفتجہ غیر پلوشت کندہ
 برابر مے فروخت و مزدے فریاد بر آورد - کہ آے زن !
 مگر رایش جا رازے است سر بستہ کہ گفتجہ سفید کردہ را
 با گفتجہ پلوشت برابر مے فروشی و چوں حکایت بہ آخر
 رسید - رہماں بزاہد گفت - کہ بہ خاطر مے رسد کہ دلیر مے
 آں عموں بے سببے نخواہد بود و نقدے بہ خانہ دارد -
 کہ بہ پشت گزیمے آں رایش ہمہ دلیری و تیزی مے نماید -
 بیا - تا سوراخ زیر و زبر کردہ بشکریم - کہ سر انجام کار
 بہ سچا مے کشد و زاہد مے الحال تبرے حاضر گردانید -
 و من آں ساعت در سوراخ دیگر نمودم - و آنچه با یکدیگر
 مے گفتند - مے شنیدم - و در کاشانے من ہزار دینار
 نمود - کہ من بر آں غلطیدم - و بہ تماشایے آں مرا

خوش حالی رُوسے سے داد و آخر الزمر رنجان خانہ مرا
 بے شک گفت۔ و ہرچہ سرمایہ شادمانی ہو۔ ہمہ بر گرفت +
 بر در سوراخ رشتا قتم۔ دیدم۔ کہ زربا را زارہ و رنجان
 با یکدیگر رشتہ کزدند + زارہ حصہ خود را در خریطہ کزدہ
 بزیر بالین نہاد + طبع شوم مرا باز در بھیش آورد +
 با خود گفتم۔ کہ اگر از آں زر چیزے بدست آید۔
 سرمایہ شادمانی و پیرایہ کامرانی گردد + دیں ائمہ۔ بیشہ
 چندان صبر کردم۔ کہ رخصتہ + آنگاہ آہستہ آہستہ
 بالین زارہ شدم۔ و رنجان کار دیدہ خود را در
 غیب انداختہ از من با خبر ہو۔ ہمیں کہ نزد یک
 بالین زارہ شدم۔ چو بے بر پایے من زد۔ کہ از آں
 رنجہ شدم۔ و پایے کشاں در سوراخ رفتہ در پیچ
 و تاربان خود شدم + پتوں دزد آرمش یافت۔ بار دیگر
 طبع شوم مرا از خانہ خود بر آورد + پس بار رنجان
 زارہ بر تارکب من چو بے زد۔ کہ بہ حیالہ بسیار خود
 را در سوراخ انگندم۔ و بیہوش افتادم۔ و از دزد
 زخمی لدت مال فراموش شد + آخر دانستم۔ کہ سرمایہ ہمہ
 بلا طبع است + بعد ازین واقعہ از خانہ زارہ بہ صحرا
 در آدم۔ و در گوشہ قناعت بسرے بردم تا بہ فقر و
 دوستی بہ کبوتر با زارہ آشنائی دست داد۔ و ہمراہ
 زارہ بہ آشیانہ تو آدم + این است سرگزشت من +
 سبک پشت چوں بشنید۔ گفت۔ کہ از تحریک تو فائدہ ما
 بر گرفتہ۔ و روشن شد۔ کہ خردمند را دیں۔ جہاں

ہر اٹھ کے شرسند باید ہو۔ و دوست خواہش پیش برکس
 دراز نباید کرو۔ و ہرگز بگوشت و نوشہ قناعت نہ کند۔
 بدو آں رسد کہ بدال گزیر حریص رسید و عیوش گفت۔
 چگونہ ؟

حکاایت ۔ گفت کہ شخص گزیر داشت۔ و ہر روز یک
 مقدار گوشت کہ تسلی بخش گزیر آو ہو۔ ہر اسے او
 سے آورد۔ لیکن بہ آں قناعت نہ نمودہ تمام طبعی ہائے نمودہ
 روز سے از نزدیک بہوتر خانہ بگزشت۔ از آوانہ بہوتر آں
 حوض گزیر در مجیش آمد۔ و نمود را در آں بوج افکند۔
 رنگا بہاناں از آمدن گزیر خبردار شدند و آپہنجان روند۔
 کہ در حال جان داد۔ و پوست ازو برکنند۔ در راہ
 افکندند و ناگاہ جداوند او را گزیر بر آں افتاد۔ و گزیر
 نمود را بدال حال دید۔ گفت۔ آے شوخ چشم از پرست
 اگر بدال گوشت پارہ قناعت سے کردی۔ پوست از تو
 در نمے کشیدند و ایں داستان ہر اسے آں آوردم۔ کہ آے
 زیرک ! پس ازیں بہ اندک و بیش کہ رسد قناعت کنی۔
 امروز تو دوست و برادر مالی۔ و قرار داد خاطر چنان است۔
 کہ اگر از جانب تو در دوستی قصائل رود۔ از جانب ما
 غیر ہر افزائی و محبت چیز سے دیگر نخواہد ہو۔ و زان
 چوں محسن سلوک سنگ نشست دید۔ دلش تازہ شد۔ گفت۔
 آے برادر سخوران راست گزار پچہیں سے نمایند۔ کہ
 در زمان پیشین ہرگز گے دوستے داشت و شبہ آں دوست
 بہ در خانہ کے آمد و حلقہ در زد و آں بزرگ دانست۔

کہ دوست دوست و در اندیشہ دور و دراز افتاد - کہ آیا
 سبب بناگماں آمدن او چہ خواهد بود ؟ بعد از فکر بسیار
 یکسہ زر برداشت - و شمشیر حاصل کرد - و کنیز را فرمود -
 تا شمع روشن کرده در پیش روال شد + پچوں در باز کردند -
 دوست خود را ہربانی نموده پڑسید کہ اسے برادر ! در آمدن
 تو بناگماں خیال رہ چیز کردہ ام + یکے آنکہ شاید حادثہ
 واقع شدہ باشد - و بہ مالے اختیاج رومے نمودہ + دوم
 آنکہ دشمنی بہ قصد تو برخاستہ باشد - و تیرا در دفع آن
 مددگارے باید + سوم آنکہ از تنہائی بہ تنگ آمدہ باشی - و
 کسے خواہی کہ در گاہ و بیگاہ بہ کار تو پردازد - و من
 ہمہ ما سرانجام نمودہ آمدہ ام + اگر مال مے باید - رایتک
 یکسہ زر - و اگر کمک مے خواہی - رایتک من با شمشیر آہل
 حاضر - و اگر خدمتگار مے طلبی - رایتک کنیوک + دوست
 از رومے عذر خواست و گفت - ہزار آفریں بر دوست تو !
 کہ از من مال و جاں و ناموس دریغ نہ داشتی + آسے
 سنگ پشت ! آنچه با موش گفتی - باید کہ ریس را بسربری - و
 قرار دہی کہ اگر از موش رخصتہ رسد - آزرده نشوی + زارغ
 دریں سخن بود - کہ آہوئے از دور نمودار شد - سنگ پشت
 او ما ہربانی پڑسید - از گچا مے آئی ؟ آہو گفت - امروز
 پیرے در کین من بود - بہر طرف کہ مے رقتم - قصد من
 مے نمود - کہ بطنہ بدریچا آدم - سنگ پشت گفت -
 منروس - کہ ہرگز صیادے نزدیک تو دریچا نرسد + اگر
 بہ صحبت ما تیرا تمیل باشد - از میں چہ بہتر کہ دوستی ما

سه يار بيارئي تو قوت يابد - چه خردمندان گفتند - اگر دوست هزار باشد - کم بايد شمرد - و اگر دشمن يک باشد - بسيار بايد دانشت + موش نيز از دفتر دانائي خود حرفي چندي در ليدير آهيو باشد - باز گفت - و زانغ نيز سخنان دوستانه ادا کرد + آهيو از گفتار اينها سبيل صحبت اينشان نمود - و بخود قرار همنامي داد + ياراں به نصيحت يار دوستانه گفتند - که از بين چراگاه قدم بيرون مينه + آهيو قبول نموده در آن مرغزار مقام گرفت - و با يکديگر بسر ميروند - و پشت پشتر نمود - که آنجا جمع شدند + در روزي زانغ و موش و سنگ پشت بچاي مذکور فراهم آمدند - و انتظار آهيو مے کشيدند + چوں زمانه گزشت - که آهيو نيامد - اندوهناک گشتند + آخر بر آن قرار يافت - که زانغ پرواز نمايد - و از احوال يار غائب خبر مے آورد + انديک زمانه نه گزشت - نور - که زانغ سر سيمه و پريشان آمد باز نمود - که آهيو را بشتير دام بلا ديدم + سنگ پشت موش را گفت - که کار از من و زانغ گزشت است خلاصه او مجز بيارئي تو اُميد نتوان داشت - ريشتاب - که وقت مے گزرده + موش به رهنمون زانغ نزديک آهيو شد - و به بريدن بند آهيو مشغول شد + در بين ميان سنگ پشت رسيد - و از گرفتاري يار اظهار تنگدلي نمود + آهيو گفت - آه يار! آمدن تو در اینجا دشوار تر از واقعه من است + اگر حبيب رسد - و موش بند بريد - باشد - من بک پا جان دبرم - و زانغ ببرد - و موش در صحنه سوراخ پنهان شود - اما

شرا نه دشت پریدن نه پاسه گر بختن + رابن چه تعارف
 نمود که کردی ؟ سنگ پشت گفت - آه رفیق ! نیا بدن را
 چگونو روا داشتی - و زندگانی بے دوشنای چه کار آمد ؟
 درین سخن نمودند که صیاد از دور پدید آمد - و موش از
 بند پریدن فارغ شد - آهوه بخت - و زاغ پرید - و
 موش به شور و رخ و فرو رفت - و سنگ پشت هماغجا بماند +
 صیاد رسیده دام آهوه پریده یافت - و چپ و راست
 نگریستن گرفت - که آیا رابن دام را که مجرید ! نظرش
 بر سنگ پشت افتاد - با خود گفت - اگر چه رابن منار
 مضیر عوض آهوه بخت نمي تواند شد - اما تری دست
 باز گشتن ناموس صیادی را زیان دارد - بی الحال او را
 برگرفت - و در توبره افکنده روست به شهر نهاد + رفیقان
 بعد از رفتن صیاد جمع شدند - و معاون شد - که سنگ پشت
 بشنود بشو صیاد است + فریاد از نهاد ایشان بر آمد - و
 هر کدام در ماتم جدائی سخنان درو آمیز می گفتند - تا
 آنکه آهوه روست به زاغ کزده گفت - آه برادر ! رگوبه
 و زاری بکار نیاید + سزاوار آنست - که چاره اندیشیم -
 که بدال یار خود را خلاص کنیم + موش گفت - آه
 آهوه ! مرا حیل به خاطر رسیده است - که تو از
 پیش صیاد در آئی - و خود را مست و امدو بگی
 و انمائی - که گویا بتو نه رسیده است - و زاغ باید
 که بر پشت تو نشسته چنان وا نماید - که قصه چشیم
 تو دارد + ناچار چوں چشیم صیاد بر تو افتد - دل بر گرفتار

تو خوش کند - سنگ پشت را مع رخت بر زبیر نهاده
 روزه بر تو آورد + هرگاه که به نزدیک تو آید -
 لشکرها لشکرها از روزه دور می رود - نه آشنایان که
 از تو نا امید شود - و نه آشنایان که بر تو دشت یابد -
 زمانه دراز او را بخود مشغول گردانی + شاید که من
 سنگ پشت را خلاص داده گریزانیدن توانم + یا را
 بر تندبیر او آفرین کردند + آه و زاری به همارا نوع
 که قرار یافته بود - خود را به صیاد نمودند + صیاد خام طبع
 بچون آه را دید - که لشکرها لشکرها می رود - و زاری
 فکرم چشمش می کند - گرفتار آه را بخود قرار داده
 تو بره از پشت خود زهد - و در پی او شد + خوش
 در ساعت شد تو بره بریده سنگ پشت را خلاص نمود -
 و پس از زمانه دراز که صیاد از محشر می آید
 بنگ آمد مانده شده بر سر تو بره آمد و سنگ پشت
 را دید - و بند های تو بره بریده یافت - اندیشه و فکر
 برو غالب آمد - که آنچه من می بینم - اگر با کسی بگویم -
 باور نکند + مگر آنچه در افسانه ها از رح و پری نشان
 می دادند - راست بوده است - این زبیر پریا و آرمه گاه
 دیوانه است - به طبع جانوران این صحرای دیگر خود را
 نباید آورد + پس صیاد تو بره پاره پاره و دارم
 تمسک بر داشت - و روزه بگریز نهاد - و نذر کرد -
 که اگر سلامت از آل بیابان بیرون رود - دیگر شبانی
 صحرای پیرانین خاطر خود نگذارد - و دیگر صیادان را نیز

اثر آمد و شد آن دشت باز داشت + چوں صیاد برگزشت -
 باران اجماع آمدند - و شکری را الهی بجا آورده بخش دشت
 به آرام نگاه نمود رشتاقتند - و به برکت یک رحمتی مروزگار
 به آسایش گزشت +

ایمن نه بودن از فریب دشمنان

راے دایر شلیم بید پایے برهن را گفقت - که شنیدم
 داستان دوستان یکل + اکثول می خواهم - که باز گوئی از
 حال دشمنان دوست زوے و آشنایان بیگانه خوے +
 برهن گفقت :-

حکایت - در ولایت اُجَین به کوچه بلند درختی بزرگ
 بود پُر شاخ و برگ - هزار زاغ میش در آن آشیانه
 داشتند - و آن زاغان را یکے بود رفیروز نام + شب
 پادشاه بومای که او را شب آهنگ گفتند - با لشکری
 افبوه شبخو بر زاغان زد - و به رفیروزی بر گشت +
 زویر دیگر یک زاغان لشکری خود را فراهم آورده گفقت -
 شتخون بوما و دلیر خاں را بر شوما دیدید ؟ و ازین
 دشوار تر آن است - که چوں راه خانیه ما و رفیروز خُو
 را دانسته اند - باز دشت بزده استوار تر نمابند +
 در میان ایشان چهار زاغ بود - یک زاغان را اعتماد
 پایشان می کرد + پندرسید - که درین کار رچه اندیشه
 باید کرد ؟ یکے گفقت - آے یک پیش از ما دانشورا
 گفته اند - که چوں کسی برابر خُو دشمنی نتواند کرد - از

خان و ماں دل باید برداشت۔ کہ ہر جاے خود ماندن
 خطرے است بزرگ۔ خاصہ بعد از ہزیمت و ہلک دوسے
 بہ دیگرے آورد۔ کہ تو دیس کار چہ اندیشید؟ گفت۔
 بہ یک حملہ دشمن از جاے رفتن و وطن چہدیس سالہ
 گزاشتن از مردانگی نباشد۔ سزاوار چنان است۔ کہ
 استیقاد جنگ نمائیم و ہلک خردمند سوم را پُر رسید۔ کہ
 رایے تو چیست؟ او گفت۔ اگر بہ خراج برگرفتن از ما
 خوشنود شوند۔ قرار صلح دہیم۔ و خراج فرستیم۔ و از
 دیم ایشان دین گردیم و پچوں قوت بہ ہوشمند چہارم
 رسید۔ او وزیرے بود دانا و کار شناس نام داشت و
 ہلک بہ او گفت۔ کہ مرا ہر خرد تو اعتماد تمام است۔
 بگوئے تا چہ کنیم۔ تا آنکہ کار بہ طریق دیگر ساماں رگید و
 زیر کہ ایشان پُر زور تر اند و دلیر و توانا۔ اکنون
 بہ آزمونی چارہ کار باید جست و بہت

بہ شمشیرے یکے تا صد توان گشت
 بہ رائے لشکرے را بشکنی پشت

گفت۔ مے خیر ہم۔ کہ بعضے از سخاں در خلوت بہ عرض
 رسانم و یکے از اہل مجلس گفت۔ اے دانا! فائدہ مشورت
 آن است۔ کہ ہر کس از خردمنداں سخنے گوید۔ باشد
 کہ تیر فکر یکے بر نشانہ افتد۔ و مشورت جمع کردن
 دانش داشت۔ پس سبب آنکہ سخن را خلوت خانہ حوالہ
 مے غنی۔ چیست؟ گفت۔ راز مایے سلطنت پچوں
 کار مایے عوفی و معاملہ مایے رشتی نیست۔ کہ با ہر کس

تو اس گفت + گرفتیم - کہ اہل مشورت ہمہ خیر اندیش و
 دوستخواہ اند - از دوستان دوستان پگھونہ خاطر مجمع گزود و
 بر تقدیر سے کہ خاطر ہم از ایشان مجمع شود - تو چہ
 دانی - کہ دریں نزدیکی مجلس سخن چینی کہ گوش بر آواز
 یاشند - نیست و تا ہرچہ رہشود - بہ دشمن رساند +
 بسیار بوندہ - کہ ملک و پادشاہی بل حیات و زندگانی
 بہ آشکارا کردن رازے دادہ اند + پس راز خود را
 با بیچ کس نہ باید گفت + امیر پڑسید - کہ زبان داشتن
 راز بہ چہ نوع باید و کار شناس گفت - کہ در پنهان
 داشتن چندان مبالغہ نماید - کہ گویا خود محرم آن نیست +
 ملک انہیں سخن روضے بخاتمت نہاد - و کار شناس را
 طنبیدہ اول پڑسید کہ سبب دشمنی در میان ما و ہوم
 چہ بوندہ است + گفت - در روزگار خودیم زانے حرفے
 گفتہ بوندہ - و ہومان را کینہ او ہنوز در دل است +
 امیر پڑسید - کہ پگھونہ ؟

چرا کہ بہت - گفت - کہ گروہے از پرنندگان فراہم آمدہ
 اتفاق نمودند - برینکہ ما را پیشواے و امیرے باید - تا در
 روزی مانندگی اہماد نماید + کیے نام براسے پادشاہے سے بوندہ -
 و دیگرے رسے ساخت - تا توبت بہ ہوم رسید + مجھے
 اتفاق کردند بر آن کہ او را امیر گردانند - در رد و
 قبولی ایں سخن در میان یک دیگر نزاعے شد - تا آنکہ قرار
 یافت بر آنکہ دیگرے را کہ دیوں مشورت نعل نباشد -
 از و دیگرے شد - ہرچہ گوید - بہ قبولی شدہ و آگاہ از دور

زانمے پیدا شد + گفتند - اینک شخصی که دریں مجلس
 نبود - از وزیرِ پرِسیم + صورت حال گفتند - و صلاح کار
 طلبیدند + زانج خواب داد - کہ راین چه اندیشہ نا درُشت
 و سوداے مجال است + بوم شوم را با حکومت و
 سزوری چه نسبت - باز بلند پرواز را چه افتاده ؟
 و طاقس رعنا را چه شده ؟ و ہمای سعادت سایہ را
 چه پیش آمدہ ؟ و عقاب والا شکوہ را چه بلانده ؟
 اگر تمامی این مرغان ہلاک مے شدند - شائشہ آں بود -
 کہ مرغان بے ملک رُوزگار را مے گزرانیدند - و بیگ
 اطاعت بوم را بر خود مے پسندیدند - کہ او باوجودیکہ رُوی
 زشت - و دانش کوتاہ دارد - صفت تکبر را مے گزارد +
 گرفتہ - کہ اینہا را چارے کواں ساخت - راین را چه علاج ؟
 کہ از کومو بہتر اعظم کہ حیات بخش عالم است - محروم
 گشتہ + زہار ! کہ ازیں اندیشہ نا درُشت در گزید -
 شما را در میان خود امیرے معین باید کرد - کہ ہر مے و
 حادثہ کہ رُوی نماید - از رُوی خردمنی سرانجام
 نماید - چنانچہ آں خرگوش کہ خود را ایلچیِ ماہ ساخت - و
 بہ تہریرِ درُشت ہمای عظیم را از خود رفع کرد + مرغان
 پز رسیدند - کہ چگونہ ؟

حکایت - گفت - سالے در ولایت فیلاں در جزائر
 زیر باد باران نہ بارید + فیلاں از ریج تشنگی بے تاب
 شدہ پیش ملک خود بنالیدند + ملک حکم کرد - تا کار آگاہان
 از برائے آب ہر جائے شناختند + ناگاہ بہ سر چشمہ

رسیدند کہ آل را چشمہ ماہ سے گفتند + جلسہ شرف
 بود۔ آجے بے نہایت داشت۔ و برہمنوئے ایٹھا ملک
 فیلاں با جملہ چشم و شکریاں بہ آب خودن سوئے
 چشمہ رفت + بر حوالیہ آل چشمہ خود گوشے چند خانہ
 کردہ بودند۔ از آمد و شد پیلان نہجت بہ ایشان رسیدن
 گرفت۔ و پائمال فیلاں شدن گرفتند + روزے نامہ
 خودگوشاں بہ اتفاق پیش ملک خود رفتند۔ و گفتند۔
 تخت نشینی از بہر داد دادن است۔ نہ از براے
 شاد زیستن + آے ملک داد ماریدہ۔ و انصاف ما از
 پیلان لیستان + ملک گفت۔ کہ میں آساں کاے نیست۔
 کہ سوسری در آل آغاز کنند + باید کہ ہرکہ در میان
 شما دانستہ دارو۔ حاضر شود۔ تا مشورتے کردہ شود +
 در میان خودگوشاں تیز ہوشے بود و ہر روز نام + چوں دید۔
 کہ کار بہ این جا رسید۔ پیش آمد۔ و گفت۔ مرا بہ ایچی گری
 نزدیک فیلاں فرستید + ملک فرمود۔ بہ مبارکی باید رفت۔
 و خود مے دانی۔ کہ ایچی پاوشہ زبان او باشد + پس
 ہر روز از بانگاو ملک بیرون آمد و صبر کرد۔ تا آئیکہ
 شب شد۔ و ماہ جہاں آرا عالم نملانی را نورانی ساخت۔
 گوئے یہ جزیرہ فیلاں آوڑد + اندیشہ کرد۔ کہ در
 نزدیکی آل سنگاراں مرا بنیم جان است + با رایہ
 کوہ پیکراں ملاقات نہ باید کرد۔ بہجت آنکہ غور در سر
 دارند۔ پڑوائے دشکیناں نمایند بہتر آل مے نمایہ
 کہ بر بلندی بر آیم۔ و پیغامے کہ دارم۔ از دور

پمزنارم + اگر در محل قبول افتد - ترے دولت - و اگر کار گر
 نباید - بارے جان سلامت مژدہ باشم + پس بر بلندی
 رفت - و از دور آواز داد - کہ من فرستادہ ام + چوں
 ملک فیلاں آگاہ شد - ازو سخن پمزیسد + بہروز جواب
 داد - کہ ایچی ہزچ گوید - برو گرفت نیست + اے ملک
 فیلاں ! تو سے دانی - کہ ماہ میر بازار شب است - و
 نایب شہریار روز + اگر کسی خلاف او اندیشد - و
 پیغام او بگوش ہوش نشنود - تیشہ بہ پاسے خود زدہ باشد -
 و در ہلاک خود بہ دست خود کوشیدہ + ملک فیلاں از
 جا در آمدہ پمزیسد - کہ مضمون پیغام چیست + بہروز
 گفت - ماہ فرمودہ است - ہرکہ بر توانائی و ہر دست
 خود مغرور شود - و زیر دستان را بہ ہجر و ستم از پاسے
 در آرد - خود را در گرداب ہلاک افکند - و تو بہ این
 غرور کہ از دیگر بہارم موزگ ہیکی - فصد چشمے من
 کردہ - و لشکر خود را بدیں موضع آوددہ - و تیر گئی
 تمام بہ آن آب رسانیدہ - آیا تو ندانستہ ؟ کہ ہرکہ
 این جا آید - جان سلامت نبرد + من غمزدانی در
 حق تو خیال کردہ بہ پیغامے آگاہ ساختہ ام - اگر سر
 خود گیری - بہتر - و گر نہ خود ہیایم - و اذارت ہمیشہ -
 و اگر دریں پیغام شکے داری - ہمیں ساعت بیا - کہ
 من در چشمے خود حاضریم + ملک فیلاں را ازین سخن
 عجب آمد - و بسوے چشمہ رفت + عکس ماہ در آب دید +
 بہروز گفت - اے ملک ! قدرے آب بردار - و روے -

سُشتہ سجدہ بجا آر + باشد۔ کہ ماہ در مقامِ ترسم
آمدہ از تو راضی گردد + رفیل خُرمطوم دراز کرد + پچوں
آب رسید۔ محفشی در آب پدید آمد۔ و رفیل را چُناں
نمود۔ کہ ماہ سے جُنبہ۔ آواز داد۔ کہ اُسے ایلچی! پچوں
خُرمطوم در آب کُردم۔ ماہ از جلے رفت + بہرُوز گفت۔
اُسے زودتر سجدہ کن۔ تا قرار گیرد + ملک فیلاں قبول
کرد۔ کہ دیگر آٹھا نیاید۔ و فیلاں را بہ خواستِ آں چٹمہ
نیارد + بہرُوز راین مژدہ بہ شاہِ خدگوشاں ہزد۔ و از
بلایِ سیاه ایمن ساخت + راین داستانِ برائے آں آوزدم۔
کہ درسیان شہا زیر کے باید۔ کہ کارے تواند ساخت۔ اگر
در راین وقتِ زیر کے در مشاوریٹ شہا جودے۔ گے
گذاشتے۔ کہ رقم شاہی بر نامِ جوم شوم کشیدہ شدے +
پس پاؤشاہ باید۔ کہ وفادار جود۔ و اگر نہ بہ رعایا
بیچارہ آں رسد۔ کہ از آں گڑبہ بہ کنیک و تہہو رسید +
مُرخاں پڑسیدند۔ کہ چگونہ ؟

حکایت۔ زانغ گفت۔ من در دامنِ کوہے بر درخت
آشیاں داشتم۔ و در ہمسایگیِ من کبکے وطن داشت۔
و مرا بہ دیدارِ او خُرمی حاصل جود + ناگاہ غائب شد
و بر آں زمانے دراز گزشت۔ پُختانیکہ گماں جُردم۔ کہ او
ہلاک شد + بعد ازاں تہہوے آمد۔ و در آشپانے او
قرار گرفت + پچوں یک چندے بر آں حال بگزشت۔
کبک باز آمد۔ دیگرے را دید۔ گفت۔ جائے من
خالی کن + تہہو گفت۔ حالا خانہ در تصرفِ من است۔

اگر حق داری - ثابت کن + کار به سستیزه انجامید + چند امر
 من استیجاب. صلح انجیخته - بجائے نہ رسید - و مقرر شد -
 کہ مجموع بہ حالکے عادل نمایند + کتب گفت - دیں نزدیک
 گزیرہ ایشیت ہر ہر کار - خدا نرس - آزار جاندار کے اندر
 ہرگز نہ آید - نزدیک او باید رفت - تا کار بہ آخر
 رساند + ہر دو راضی شدہ پیش او رفتند - و من
 در پلے ایشان روان گشتہ خواستم - کہ احوال را نظارہ کنم +
 گزیرہ را چوں چشم بر ایشان افتاد - چوں سالوساں سر
 بہ سجہ زیادہ ماند + کتب و نیہو از کردار او در تعجب
 شدہ در توقف ماندند - تا آنکہ سر از سجہ برداشت -
 کتب و نیہو دعوئے بعرض رسانیدند + گزیرہ گفت - اے
 جواناں! پیری در من اثر کردہ است - و چشم و
 گوش و دیگر حواس را ضعیف تمام پیدا شد - نزدیک تر
 آئید - تا من از سخن ہر دو آگاہ شدہ محکم توانم کرد -
 تا خارج اقبال پیشتر آمدند - بہ یک حملہ ہر دو را گرفتند -
 و معدہ را از گوشت لذیذ ایشان بزرگ و نوا داد +
 راین داشتن برائے آن آوردند - تا مغلوب شود - کہ
 بر بے وفایاں اعتماد نشاید + کار بموم شوم ہمنوارہ
 فریب و اتفاق است - و بر عیبہای او ہمہ عالم را
 اتفاق + مزاج از شنیدن راین سخن یک بار از آن کار
 باز آمدہ عزم ہمت برداشتند بموم را باز پرسی فسخ کردند -
 و آن بموم خاکسار راغ را گفت - کہ اے سیاہ روی بے شرم!
 مرا نہ سر رکینہ آوردی + بعد ازین در میان ما و تو

تنہم دشمنی کا شتہ شد۔ کہ بیخ او از زیریں گزشت۔ و
 شلیخ او بہ آسمان رسید + زاغ از گفتہ خود پیشیاں
 شدہ با خود مے گفت۔ عجب کارے نا دانستہ پیش گرگتم۔
 و براے خود دشمنان ستیزہ خوے بر انگیزتم۔ مرا با نصیحت
 مرغیاں رچہ کار بود + زباں را بہ شکل تیغ آفریدہ اند۔
 بے ضرورتی از نیام کام بر آوردن گلوے خود بریدن
 است۔ و سر خود با حق + راہیں خود باعث دشمنی رہاں
 ما و بوم + ملک گفت۔ اے کار شناس! اکنون اندیشہ
 کار لشکر بیان ما کہ سوختہ نار بر سرستم بوماں شدہ اند۔
 رچگونہ خیال کردہ؟ کار شناس گفت۔ آہی وزیر این
 روشن راے از جنگ و صلح و گزاشتن وطن و قبول
 کردن باج و خراج گفتہ۔ بیچ گدام پسندیدہ نیست۔
 کار را کہ بہ راستی ساخته نشود۔ بہ حیلہ پیش باید برد۔
 چنانچہ بعضے دزدان گوسفندے از دست زاہدے بہ حیلہ
 بیروں آوردند۔ ملک پوچسید۔ کہ چگونہ؟
 حکایت۔ گفت زاہدے گوسفندے فرو بہ خریدہ رہنے
 در گردن او بستہ بجانب صومعہ خود مے کشید۔ و در
 راہ طائفہ دزدان گوسفند را دیدہ چشم طمع بر کشادند۔
 ہر چند وہ باپ گرفتار آں سقے نمودند۔ صورت نہ بست۔
 آخر راے ہمہ بہ حیلہ قرار یافت + پس یک کس از آنرا
 پیش آ۔ و گفت۔ اے پیر! راہیں سگ را از سنجی
 آوردی؟ دیگرے برو گزشت۔ و گفت۔ راہیں سگ را سنجی
 مے۔ ہی؟ سوّم گفت۔ اے پیر! مگر سبیل شکار داری۔

کہ سگ بدست گرفتہ ؟ دیگرے از عقب آمدہ پُرسید۔
 کہ ایں سگ را بچند خریدم ؟ یکے مے گفت - راہی۔
 سگ شبان است + یکے طعنہ مے زد۔ کہ ایں مزد در
 لباس پزہیزگاران است - چرا دست و جامہ بدیں سگ
 آلودہ مے سازد۔ دیگرے مے گفت۔ کہ زاہد راہی سگ را
 برائے خدا پرورش خواہد کرد + از بسیارے سخن شنیدے
 در دل زاہد پدید آمد۔ گفت۔ کہ رفوشندہ راہی جانور
 چادو گرے بودہ۔ کہ بہ چشم بندی سگ را در نظر من
 گوشفند نمودہ + ہماں دم زاہد دست از گوشفند باز داشت۔
 و جانب فروشنده رواں شد + دزدان گوشفند را گرفتہ
 بہ خانہ بُزدند۔ و کارد بر گلوے او راندند + زاہد را
 از فریب ایشاں ہم گوشفند از دست رفت و ہم زر +
 راہی داستاں برائے آن آورد۔ کہ ما را نیز طریق
 حیلہ گری پیش باید گرفت + ملک زاعاں گفت۔ ہیار۔
 آنچه داری۔ تا بدار عمل کنم + کار شناس جواب داد۔
 کہ من خود را فداے ایں کار خواہم کرد + ہلاک یک کس
 کہ بموجب نقاسے منجھے کثیر باشد۔ بحین صلاح است +
 مضاحت در آن مے بینم۔ کہ ملک در مجلس عام بر من خشم
 کند۔ و رفدہ مایہ۔ تا پر و بال من بکنند۔ و خون آلودہ
 و زخم زده در سیر ہمایں درخت کہ آشپاژہ ما است۔
 بیفکنند۔ و ملک با تمامی لشکر برود۔ و حلالاں جامہ
 فرمودہ منتظر آمدن من باشد۔ تا من دام حیلہ در راہ
 ایشاں انداختہ رہایم + پس ملک از خلوت خشم آلودہ

بیرون آمد + تمام لشکر انتظار داشت - تا از خلوت شاه
 و وزیر چه جلوه دهد + چوں ملک را خشمگین یافتند -
 سرها در پیش افکندند اندیشناک شدند + ملک فرمود -
 تا کار شناس را پروبال بر کنند - و سر و پایش خرمین
 ساخته در زیر انداختند - و خود به لشکر و حشم از موضعی
 که قرار یافته بود - روان شد + تا هنگام شام ملک بومان
 درین اندیشه که چوں زاغان را شکسته بال ساخته ام -
 اگر انمشب دیگر شبخون ما بر ایشان می رسد - کار تمام
 می شود - بر شبخون قرار داده به وطن گاه زاغان روان
 شدند + چوں لشکر بومان رسید - نه از زاغان اثری بود و
 نه خبری + کار شناس زیر درخت بر خود می پیچید - و
 نرم نرم ناله می کرد + بومی آواز ناله او شنیده
 به ملک باز گفت - ملک با محرمی چند که مقرران درگاه او
 بودند - بر سر او آمده پرسید - که کیستی ؟ و حال تو
 چیست ؟ کار شناس نام خود و نام پدر باز گفت - و
 منصب وزارت خود عرض نمود + ملک بومان پرسید - که
 وزیر یا وزیر است تو - بودی - به چه گناه خراب شدی ؟
 کار شناس گفت - صاحب در حق من بدگمان شد - و
 حایذال وقت یافتند - به محنت مرا بدین حال رسانیدند +
 ملک پرسید - که موجب بدگمانی چه بود ؟ گفت - ملک ما
 بعد از شبخون شما وزیران را طلبیده - و چاره کار
 پرسید - و بدین من رسید - گفتیم - ما را به لشکر بوم
 یافت براری نیست - و به سخت بلدان در افتادن از

پایہ خود بر اُمتان است۔ صلاح کار آن است۔ کہ
 ایچی فرستیم۔ و در صلح ز نیم + ملک ما مستعجب شد و
 گفت۔ ایس چہ سخن است۔ کہ مے گوئی؟ مرا از جنگ
 بوماں مے ترسانی۔ من بایہ دیگر زباں بہ خیر خواہی
 کشادم و گفتم آے ملک! از شاہراہ صلح باز گرد۔
 دشمن قوی حال را بہ چاہلوسی رام توں کرد۔ مے زینی۔ کہ بگاہ
 ضعیف۔ بواسطہ ملایمت از باد موند بہ سلامت رسید۔ و درخت
 بسیار شاخ۔ بواسطہ سخت زوئی از نیخ برکنده شود؟ زاغ
 از نصیحت من در خشم شدہ مرا تہمت کردند۔ کہ تو بہ طرف
 نوم تمیل داری + ملک بہ قول دشمنان از من روگردانید۔
 و بہ ایس حال کہ مے زینی۔ گرفتار ساخت + ملک پُرسید۔
 بیچ نمیدی۔ کہ ایشان چہ مے گفتند؟ و بچہ قرار داد
 رفتند؟ کار شناس گفت۔ در خیال ایشان چنان دیدہ ام۔
 کہ اندیشہ جنگ بہ خاطر دارند۔ و کار سازگی نبرد
 مے نمایند + ملک بوماں بہ یکے از موزرا پُرسید۔
 کہ کاریہ زاغ چگونہ مے زینی؟ گفت۔ نقش او را
 غنیمت باید شمرد۔ کہ دیس اگلہ نیم افسردہ آنتے مے بنم۔
 کہ فرو رفتاندن شغل آں از محالات است + کار شناس
 بہ درو دل رسانید و گفت۔ بہیت

مرا خود دل دزدمند است و ریش

تو نیزم نمک بر جراحت مریش

ایس سخن در باب بوماں اثر مے کرد۔ و مے از د
 باز گردانید۔ و دیسے را پُرسید۔ کہ تو چہ مے گوئی؟

گفت۔ من در گشتن او هیچ نگویم۔ کہ اہل مروت چوں
دشمن را شکستہ و بے چارہ بینند۔ احسان نمایند۔ بہ زہار
آمدہ را اماں باید داد۔ و از پا افتادہ را دست باید گرفت۔
و بسا کارہا مژوم را بر دشمن رہزویاں گزداند + بعضے
صورتہا باشد۔ کہ بدیدن آن بر دشمن بجز ہشایش سزاوار
نباشد۔ حال این راغ ہم از آن قبیل است + ملک وزیر
سوم را پڑسید۔ کہ راسے تو دریں قضیہ چہ حکم مے کند؟
گفت۔ بہتر آن است۔ کہ ملک لباس زندگانی ازو
بر نکشد۔ خلعت اماں دادہ تربیت او نماید۔ تا او نیز
قدر جاں بخشی شناختہ طریق اخلاص پیش رگیرد۔ و
خردمندان در آن کوشیدہ اند۔ کہ گروہی را از میان
دشمن بیرون آرند۔ و سنگ تفرقہ در جمعیت ایشان
انداختہ بہ ہر حیلہ کہ توانند۔ دو گروہ سازند۔ کہ
تخالف سخن دشمنان موجب فراغ خاطر دوستان باشد۔
چنانکہ خلافت دوزد و دیو سبب جمعیت خاطر را بہ شد۔
ملک پڑسید۔ کہ چگونہ ؟

حکایت۔ گفت۔ کہ پازساٹے پاک سیرت صبح و شام
عبادت مے گزارانید۔ یکے از مریدان صادق گاؤ میشنے
جہاں و فزید و شیردار بر سبیل نذر پیش شیخ آورہ +
دزدے از آن آگاہ شدہ روعے بہ عبادت خانہ پازسا
ہناد۔ و با دیوے دو چار شد + دوزد پڑسید۔ کہ تو کیستی؟
و سچا میروی؟ جواب داد۔ کہ دیوم۔ و پیش فلاں
پازسا مے روم۔ کہ دکان ما شکستہ و بازار نمود را گرم

کرده است + می خواهیم - که اگر فرصتی یابم - او را
 هلاک کنم - اکنون باز گوی - که تو کیستی ؟ دُرُود گفت -
 من مرد عیار پیشه ام + و شب و روز در آن اندیشه که
 نانی کسے برسم + حالا می روم - که همان پازسا گاؤ بیشه
 فریب دارد - آن را دُرُودیده بکار برم + پس با یکدیگر
 شبانگاه - بخانه زاهد رسیدند + پازسا و گاؤ بیشه قدری
 چشم گرم کرده بودند - دُرُود اندیشه کرد - که اگر دیو قصد
 گشتن او کند - شاید فریاد برکشد - و مردم آگاه شوند -
 گاؤ بیشه از دست رود + دیو نیز در فکر افتاده - که
 اگر دُرُود گاؤ را از خانه بیرون کند - تواند نمود - که
 پازسا از آواز دُرُود بیدار شود - و گشتن او در توقف
 افتد + پس دُرُود را گفت - که میخاستی ده تاج پازسا را بکنم -
 آنگاه تو گاؤ را ببر + دُرُود گفت - تو توقف کن - تا من
 گاؤ را ببرم - آنگاه تو او را بکش + این خلاف در میان
 ایشان بجنگ کشید + دُرُود آواز داد - که اینجا دیو است -
 می خواهد که ترا بکشد + دیو نیز فریاد برداشت - که
 اینجا دُرُود است - می خواهد - که گاؤ ترا برود + پازسا
 بیدار شده - و خروش در گرفت + همسایگان در آمدند -
 آن هر دو را بگریختند - و نفس و مالی پازسا بسبب خلاف
 دشمنان سلامت ماند + ^{بیمت}

چو در لشکر دشمن افتد خلاف

چرا تنب باید کشید از غلاف

چون وزیر مسلم سخن به آذر رسانید - وزیر اول

بر آشفت و گفت - من می بینم - که راین زاغ شما را
به افسوس فریفته کرده است + مبادا که از سخن راین
مکار فریب بخورید - و به شقیدو او که موسی خول ازو
می آید - از راه بروید + هر دشمن که بسبب دوری راه
قصد او نتواند کرد - اول خود را نزدیک گرداند - و
بالاتفاق و مدارا خویش را محرم نماید - و چون از کانه
آگاه شد - فرصتی طلبد - و کینه خود بکشد + زاغ گفت
اے پادشاه دل آزار پرخین رستمی که بمن رسیده و بخیله چه
مناصبت دارد ؟ همه کس می داند - که راین منحنی بخور
پاداش مخالفت من با زاغان نبوده است + وزیر گفت -
که دیده و دانسته به راین حال خود را در دادم +
پشیمانی کس نبوده - که رحمت هلاک دشمن خود را در گرداب
هلاک انداخته اند - چنانکه آل بوزینه خود را بکشتن داد -
۱۱ انتقام یاران حاصل کرد + ملک بومان پسر رسید -
که چکینه و سنان

حکایت - گفت - که جنم از بوزینه ما در جزیره وطن
داشتند - که میوه های تر و خشک درو بسیار بود + یک روز
خزسه بر ایشان گروشت - و با خود گفت - روا باشد که
من به صد هزار تخت سر خارم یا پنج گپایه بدست آرم -
و این بوزینه ما در بین گوشه میوه های تازه و سخورند پس قصد
کرد - که در میان بوزینه ما در آمده جمعیت ایشان را برهم
زند + بوزینه ما فریاد بر کشیدند - و هزار بوزینه هجوم آورد
خزسه را به ضرب پراکنده ساختند + خزس خام جمع

بز صحت تمام از میان بُوزینه با دجست - و خود را بکوچستان
 رسانید + و نعره و شروش بر آورد - آنچنان او گرو آمدند -
 و واقعه حال پُرسیدند + و خبرش درو شد و ارقعه خود را باز
 راند - و گفت زبے بے ناموسی - که خبرش قوی تبیل را
 بُوزینه ضعیف پیکر به این حال رساند ! صلاح آن است -
 که همدانستان شده ارتفاق نمائید - تا به یک ششخو رُوزگار
 زندگانی ایشان تیره سازیم + آخر شبه رخوساں از کوه
 فرود آمدند - و رُوسے به جزیرہ بُوزینه را نهادند + قضا را
 ملک بُوزینه با جمعی از اعیان دولت به تفریب و شکار آن
 شب در صحرا مانده بود - و بُوزینه با یک دیگر از مجبوم دشمن
 غافل + هر یک در منزل خود آرمیده - که رخوساں یکنبار
 بر آنها ریختند - تا بُوزینه با را خبر شود - ایشان را
 گشته شدند - و اندک حخته و مجروح جاں از آن و رطل
 خونخوار بر کنار میزدند - رخوساں چو میشه بر نعمت را
 از دشمن خالی دیدند - طرح اقامت انداختند - و آن خبر
 بستموده را بر خود امیر ساختند - و هر نعمتی که بُوزینه تا
 در چندین سال ذخیره نهاده بودند - به تصرف خود آوردند +
 رُوز دیگر ملک بُوزینه با که ازین حال غافل رُوسے بجزیره
 نهاد - در میان راه گرو بے بر زمین خورده رسیده آغاز
 داد خرابی کردند + ملک از شنیدن این واقعه انگشت
 خیرت به دندان گزیدن گرفت - و در میان ایشان یک بود
 میمون نام به عقل و فراست آراسته - چو ملک را
 حیران و سرگردان دید - زبان نصیحت بر گشود - که

بے صبری در بلالانہ شائستہ دانشوران است و چاره درین
 کار آن است کہ صبر باید کرد۔ و بہ تدریج درست علاج
 وارفعہ باید نمود و ملک بوزینہ پیموسید۔ کہ چارہ را پس کاب
 چگونہ توان کرد؟ میموس خلوت طلبید۔ و محفت۔ میخواستہم۔
 کہ جان خود را باخته و انتقامے برائے دوستان گرامی کہ از
 جان گرامی ترند از دشمن پشتم۔ ملک بر قوت من درین بخورد۔
 و از وفاداری یاد آورد و ملک گفت۔ را پس کار را چگونہ مے کنی؟
 میموس گفت کہ تدریجے اندیشیدہ ام۔ کہ ایشان را در میان
 مزد آزمایے بہ آتش سموم بسوزم و صلاح آن است۔ کہ
 بفرمائی تا گوشہای مرا بہ دندان برکنند۔ و دست و
 پای من درہم شکنند۔ و شب بہ کنایہ گوشہ کہ آرامگاہ من
 بود۔ پیفکنند۔ و ملک با جمیع ملازمان در اطراف را پس صحرا
 پرانندہ شود۔ تا دو روز بگذرد۔ و صبح رسوم روز برپایند۔
 و در منظرہای خود بفرغت بنشینند۔ کہ از دشمنان اثرے
 نخواہد بود و ملک فرمود۔ تا گوشہای او را برکنند و دست
 و پایش درہم شکستہ بہ کنایہ بشنہ افکنند و میموس ہمہ شب
 نالہ مے کرد و ملک خراسان بہ سیر بیرون آمدہ بود۔ نالہ و
 زاریے او شنید۔ و دنبالہ آواز رفت و میموس را بدان
 حال دید۔ باوجود سخت ولی بر دے رحم کرد۔ و پیموسید و
 میموس بفرست در یافت۔ کہ پادشاہ آن قوم است و
 آغاز رجا و شنا کرد۔ و گفت۔ کہ من وزیر پادشاہ
 بوزینگانم۔ و بہ اتفاق بہ شکار رفتہ و شب پچوں درین
 مفرکہ حاضر بودم۔ روز دیگر خبر مقدم ملک یافتم و ملک

بوزینه بوا برسطر اعتماده که بر تدبیر من داشت - انجاس
 چاه را بر کار نمود - و من او را از روستای نیکو خوانی
 گفتم - صلاح آن است - که مکر ملازمت ملک بندیم - و
 در سایر دولت او بگوشه و گوشه راسانیم + ملک از سخن
 من بر آشفت + چون دوم بار نصیحت کردم - بفرمود - تا
 من این بمنه خواری آید - و بقوم نمود گفت که این از
 اوداران پادشاه خرد است - حکم کرد - که در همان جزیره اش
 دینفکنید - تا به زمین - که چگونگی آنها رعایت او خواهند نمود +
 این گفت - و چنان از دزد گریخت - که ملک خراسان را
 نیز فطرای اشک بر زمین افتاد + ملک گفت - حالا
 بوزینه ما سجا هستند ؟ جواب داد - که بیابانی است - که آن را
 مرد آزما می گویند - آسجا از هر طرف لشکر جمع
 می کنند + زود باشد - که با سپاه خود خوار شوم آرد +
 ملک خراسان از جا می در آمد - و گفت - آه میموم !
 مصلحت چیست ؟ میموم گفت - اگر مرا پادشاه بودی -
 من را به خبر بر ایشان می بردم + چه کنم - که رفتن
 برین دست و پا میسر نیست + ملک گفت - من ترا
 سجد می توانم برد - پس آواز داد - تا خیل سپاه
 حاضر شدند + گفت - آماده باشید - که راتشب بر دشمن
 می زنم + همه سواران آماده کردند - و میموم را بر
 پشت خرس بسته روستی براه آوردند - تا بسر بیابان
 مزد آزما رسیدند + میموم گفت - زود رفته - که
 پیش از دمیدن صبح روزگار را بر ایشان سپاه کنم +

خوشنای بشوق تمام قدم در آں ریابان نهادند -
 و بجای خود به میدان اجل در آمدند و روز روشن
 شد - و از بوزینه‌گان اثری پیدای نگشت + سیموں
 پنجه‌ناں برفتن شتاب می‌کرد - و به افسون و افسانه
 ایشان را می‌رفت - تا وقتی که هوا گرم شد - و
 یک تفسیدن گرفت و سموم سوزنده وزیدن + ملک
 روزه به سیموں کرد - که ایس رچه ریابان است -
 که از سبب آں دهن در تاب و چکر کباب می‌شود ؟
 سیموں گفت - آے سنگار دل آزار ! ایس ریابان اجل
 است + دل خوش دار - که بهیسم سموم شما را خاکستر
 سازد + دریس سخن بگوئند - که نفیسم سموم رسید + ملک
 خوشاں را با تمام سپاه و بوزینه را بر جای خود
 بنگاشت - و بیک زنده بیروں نیاید + روز سوم که
 وفده بود - چوں ملک بوزینه با لشکر خود بمحیره آمد -
 مملکت را از غبار اغیار پاک دید + ایس داشتاں
 بدان آورد - تا ملک محکوم کند - که رکنه داراں
 به رحمت لوت انتقام از سر جاں برخاسته اند +
 ملک بوماں گفت - ایس چه بے مہری است - که
 دزدان را که به هوا دارے ما چنیں آزار
 رسیده باشد - ما نیز در آزار او بکشیم ؟ پس
 بفرمود تا آں زاغ را بعزت برداشتند + وزیر گفت -
 آے ملک ! چوں به سخن من انتفات نکردی - بارے
 زنده گانی با او چوں دشمنان باید کرد - و یک

چشم زدن از فریب او اسیرن نباید بود + ملک ایزدیں
 نصیحت اغراض نمود - و زانغ در خدمت او بعزیزت تمام
 مے زیربشت + روزی در مجلس عام گفت - ملک زانغان مرا
 بے موجب آزار مے رسانیده است - تا کینہ خویش از او
 نجاتم - قرار نگیرم - و تا من در صورت زانغان ام بدیں مراد
 نتوانم رسید - و از اہل روزگار شنیدہ ام - چوں مطلوب مے
 در آتش بسوزد - ہر دوائے کہ در آن حالت کند - مستجاب
 گردد + اگر رایے ملک پستہ کند - فرماید - کہ مرا بسوزند +
 در آن لحظہ کہ گریخت آتش بہ من رسد - از پروردگار
 بخود رنجیہم - کہ مرا بومے گزدانہ - مگر بدیں وسیلہ بر آن
 شمشکراں دست یابم + دریں مجمع آں بوم کہ در شستن
 کار شناس راہتمام داشت - حاضر بود + ملک از وہم رسید -
 کہ دریں سخن چہ مے گوئی + وزیر جواب داد - کہ شعبہ باز
 است - فریب اینکجہ + ملک بوماں پچنانکہ قاعدہ دولت
 برگشتہا باشد - نصیحت وزیر دانا نشنید + زانغ ہر روز
 حکایتیں دیندیر و ہر شب افسانہ بے نظیر مے آورد - تا
 محرم خاص شد + ناگاہ فوجتے نگاہ داشتہ پیش زانغان رفت +
 فیروز شکستہ خاطر شدہ پڑسید - کہ اے کار شناس ! چہ
 ساحتی + گفت در نڈاں کوہ غارے است نہ روزما بوماں
 در آن جمع مے شوئند + در آن نزدیکی ہیزم جھک بسیار
 است - ملک فرماید - تا قدرے از آن برداشتہ بر دیوار
 جمع کنند - ذمن از منزل شایان کہ در آن نزدیکی است -
 قدرے آتش پیارم - و بر ہیزم انگشت - و ملک فرماید -

تا راغایاں پر ہا را در جھیش آرند۔ تا آرتش افریختہ گردد +
 ہر بوم کہ از آں بیروں آید۔ پسوزد۔ و ہر کہ بیرون
 نیاید۔ از دود خفہ شود۔ و نہ پیرد + ملک را را بس
 تدریر بخش آمد۔ و بہ راین تدریر بومان را سوختند۔
 و راغایاں را فسخ مکرر دست داد + روزے بر زبان
 ملک گزشت۔ کہ آے کار شناس! در صحبت بومان مدت
 دراز چگونہ صبر کردی؟ کار شناس گفت۔ مزد اگر صلاح
 کار در آن بیند۔ کہ خدمت فرو فرے از خود باید
 بسر برد۔ بھال راے پیش گیرد۔ تا بمقصود رسد۔
 چنانکہ مارے مصلحت خود در آن دید۔ کہ خدمت خو کے
 اختیار کن۔ ملک پوچسید۔ کہ چگونہ؟

حکایت۔ گفت۔ کہ صف پریری در مارے اثر کردہ
 بود۔ بواسطہ نا توانی بان خود گفت۔ کہ حالا ہناسے کار
 بر کم آزاری باید رہاد۔ و ہر خواری کہ اندیں رہگذر
 رسد۔ بہ آن باید ساخت + پس بکنار چشم رفت۔ کہ
 در آن عو کاں بسیار بودند۔ و یکے در کار داشتند + مار
 خود را اندوہناک بر خاک راہ انداخت + خو کے بسر دقت
 او رسیدہ پوچسید۔ کہ ترا بغایت غمگین مے بینم۔ سبب
 چیست؟ جواب داد۔ کہ سبب زندگانی من شکار خو ک
 بودہ است۔ و امروز واقعہ پیش آمدہ کہ صید کردن
 ایشان بر من حرام است۔ اگر بقتلہ خواہم۔ کہ یکے
 از ایشان بگیرم۔ نہوانم + آن خو ک رفت۔ و ملک خود
 را خیر کرد + پادشاہ عو کاں منتخب شدہ نزدیک مار آمدہ

پُرسید۔ کہ بچہ سبب میں حادثہ بر تو رسید۔ مار گشت۔ کہ
 قصہ غولے سرورم۔ او از ترس من گریخته خود را در خانه
 پائسائی افکند۔ از عقب وے بخانه در آمد۔ خانه نزدیک
 بود۔ و پس پائسائی افکند۔ انگشت بزرگی پای او بمن رسید۔
 پیش آشتیم غولک است۔ از حرص دهنای برو فرو بردم۔
 و او بر جاسی خود سرور شد۔ پائسائی یافت۔ از سوز
 فوژد قصہ من کرد۔ من روعے بصورتی بخدمت۔ شتابان
 میرفتم۔ و پائسائی عقب نفیس می کرد و می گفت۔
 کہ از پزور و کار می خواهم۔ کہ ترا بخوار و بے مقدار
 گرداند۔ و مرکب ملک غولک سازد۔ و هرگز قادر
 نشوی بر خوردن غولک۔ مگر یہ رنیم تصدیق آنچه ملک
 بتو دہد۔ انگول دُعای او مستجاب شدہ است۔
 یہ ضرورت راں جا آمدہ ام۔ تا ملک بر من سوار گردد۔
 و حکیم آسمانی را منی شدہ ام۔ ملک غولک شرف گردان
 خود داراست۔ ہموارہ برو می نشست۔ و فخر می کرد۔
 و بر اینایے رخس بزرگی می جُست۔ پوئل یک چہدے
 بروں گردشت۔ مار بعض رسائی۔ کہ زندہ گائیے ملک دراز
 باد! مرا از قوت طعمہ چارہ نیست۔ تا بدال زندہ مانم۔
 و این خدمت را بپایاں برم۔ ملک گفت۔ بچہ این است۔
 کہ می گوئی۔ مرا از مرکب گردیر نیست۔ و مرکب را
 بے قوت قوت نتواند بود۔ پس ہر روز دو غولک براسے
 رانہ مقرر ساخت۔ کہ چاشت و شام بکار برد۔ و
 بچوں در آن زبونی میفتے بودہ۔ از آن عار نمی داشت۔

ہا میں داحتاں برلیے آں آدودہ ام - کہ من نیز صبر میکردم -
 و خواری مے کشیدم - نظر بر آنکہ ہلاک دشمنان و صلاح
 دوستان در آں بود + ملک گفت - ایشان از ما میں قدر
 حساب نداشتند - چه مارا ضعیف و ناتوان شمرده + کار شناس
 گفت - کہ چهار چیز است - کہ اندک او را بسیار باید
 پنداشت + اول آتش - کہ اندک او را ہماں زبان است
 در سوختن - کہ بسیار را + دوم دام - کہ شرم از قوی خواہاں
 در یک دژ ہم ہماں است - کہ در ہزار دینار + سوم بیماری -
 کہ ہر چند کم باشد - بے حضوری آرد + چهارم دشمن -
 با آنکہ نہ بون و خوار باشد - اما آخر کار خود بکشد + شنیدہ
 ام - کہ بگفتہ بہ آں زبونیہ حال از مار قوی ہیکل کہینہ
 نچود کشید + ملک پندرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - گفت - کہ دو بگفتہ در شفق خانہ آشیانہ
 ساعتہ بودند + و حقے ایشان را بچکاں پدید آمدند - و ہر
 یک از مادر و پدر زہمت پروریش ایشان بہ طلب قوت
 مے رفتند - آنچه حاصل شدے - در حق مدیہ ایشان
 مے ریختند + روزے نہ بیرون بنگاہ ماند + چوں باز
 آمد - مادہ را دید - کہ یہ اضطراب گرد آشیانہ خود
 مے برید - و فریاد سوزناک ازو ظاہر مے شد + گفت -
 میں چه حال است + جواب داد چه غم + کہ دے غارب
 شدہ بوم - چوں برگشتہ آدم - مدے بزرگ دیدم - آمدہ
 قتلہ بہمایہ من کردہ + گفتم - از آں انتقام بکش -
 کہ من در پدر میں فوزنداں کمر بر آں بنیم - و بدایتہ

توانیم - در هلاک تو بگویشیم + مار رخنه‌یید و گفت -

بیت

دلیرے رک او شیر را پے گند

رہ ہچوں توئے عاجزی کئے گند

آں بیداد گر بچھایے مرا بخورده است - وہم در آشیانہ محنتہ +
 بگشک نر ایں سخن شنید - و دود از رنہادش ہر آمد - و
 از فراق فوزندل آتش حسرت در جانش افتاد - و دریں
 محل خداوند خانہ برائے سوختن چراغ فتیدہ را بہ روغن
 پترب کز وہ روشن ساخت + مے خواست - کہ در چراغداں
 رہد - بگشک برید - و آں فتیلہ را از دشت او برگرفتہ
 برداشت - و بہ درون آشیانہ افکند + صاحب خانہ از
 بیم آنکہ مباد آتش در سقف خانہ رگیرد - دود بر بالایے
 بام برآمد - و آشیانہ را خالی مے ساخت - تا آتش را
 فرو نشاند + مار از پیش شرارہ آتش دید - و از بالایے بام
 آواز آدمی شنید - سر از سوراخ کہ جانب بام داشت -
 بیرون کرد + محض سر بر آوردن و شک بر سرش خوردن +
 ایں داستان را فائزہ آن است - کہ مار دشمن خود را بخوار
 داشت - و ازو حسابے نہ برد - عاقبت سرش بشک افتاد
 کوئت شد + ملک گفت - کہ سیرت بوناں را در رزم و
 بزم چگونہ دیدی + گفت - نہ اندیشہ راست داشتند - نہ
 رائے دُرست - مگر آں یک تن - کہ رائے او بر شکستن
 من دُرست بود - اما ایشان از صاحب خود نصیحت باز
 نہ گرفتند +

دور اندیشی آزادی از دشمنان

راے دارالشیم بہ بید پائے برہمن فرمود - کہ انہوں
 باز نہائے - کہ ہرگز بہ دام دشمنان گر گرفتار نہ گردد - چگونہ
 زیست نماید - برہمن گفت - اگر بجایہ گوشت گر گرفتار
 یکے از دشمنان خلاصہ نمود داند - فرد گرفتار نہ نماید - مگر
 اعتماد فراوان روا ندارد - چنانکہ موش و گوبہ + راے
 پڑسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - برہمن گفت - کہ در زیر درختی در سوراخ
 موشی بود تیز دہن زود فہم - و در نزدیکی آں درخت
 گزیر نیز خانہ داشت + روزی صیاد اندکے از گوشت
 بر روی دام بستہ باز کشید + گزیر حریص را بوی
 گوشت گرفتار دام ساخت - و موش نیز در جستجوی
 روزی از سوراخ بر آمد + ناگاہ چشمش بر گوبہ افتد -
 نزدیک بود - کہ ہوش از سر رود + چوں نیک نگریست -
 او را بشنید دام صیاد یافت + نشکر بجا آورد - و چوں
 بجانب دیگر قصد رفتن نمود - راستوئے دید - کہ در زمین
 او نشمنہ است - روی بر درخت آورد - زانے را دید
 کہ از بالای درخت میل گرفتار او دارد + بخود اندیشیدہ
 کہ مرا بیچ تیزیر درست تر ازیں نیست - کہ نزد
 گوبہ روم - زیرا کہ آں چنانکہ مرا باو احتیاج است - او
 نیز بہ مدد من محتاج + امید کہ بہ برکت راشی ہر دو از
 چنگ اندود خلاص شدیم + پس نزدیک گوبہ رفت - پڑسید -

کہ چہ حال داری ؟ گفت - چہ مے پڑسی ؟ کہ تنہ دارم
 بستید بند مشقت + موش گفت - اندوہ مدار - کہ سچے
 دیکھویر دارم + گز بہ آرزوے شہیدن کرد - موش گفت
 یہاں - کہ ہمیشہ من بہ غم تو شاد بودہ ام - راہروز در
 بلا شریک تو ام - خلاص نچود را تہریرے اندیشیدہ ام -
 کہ خلاص تو ریز در آن است + رنگہ - راسو عقیق من
 در کیس زخمستہ و زاع بالای درخت انتظار من مے بردہ
 ہر آہنہ ازیں دو دشمن جانی خلاص رہا ہم - و بہ اندک
 زمانے بند ہایے ترا ہرم + گز بہ در فکر شد - و چپ و
 راستہ این سچن نگریست + موش فریاد بر کشید - کہ آے
 دانا ! وقت مے گزر د + تو ہم بہ حیات من نجوش باش -
 کہ رشکار مے ہر یک از ما بجات دیگرے فرو بستہ است -
 چنانکہ کوشش کشتیاں کشتی بکنار رسد - و کشتیاں بہ
 پشتے کشتی ہار کند + پس گز بہ دل بہ صلح نہاد و پڑسید -
 کہ ما را چہ باید کرد ؟ موش گفت - چوں نرود تو آہم -
 باید کہ تعظیم ہجا آوری مثل دوستاں - تا دشمنان بے ہرہ
 باز گردند + پس بند از پایے تو بر دارم + گز بہ قبول
 نمود + موش نزدیک گز بہ شد - و گز بہ دل جوی نمود -
 و نواز شہا ہجا آورد + راسو و زاع ازیں حال از شہکار
 موش باز گشتند + موش شاد ہوا نمود - و موش قریبے
 گز بہ بخاطر آوردہ بہ آں گز می بند ہا سنے بر بند + گز بہ
 از آنجا کہ دور رہی بود - تڑسید - کہ موش پڑ نا بر بندہ
 سر نمود گیرد + زبان دوستی بر کشود - و گفت - در وفاے

غنہ کا بلی سے نٹائی۔ و ہر کہ سر رشتہ وفا از دشت گزارد۔
 بندہ بنا بر پاسے دل رنہادہ باشد + موش گفت۔ مے دانم۔
 کہ پیاں شستنی بہ بڑوگاں نسبت ندارد۔ لیکن دوشتاں
 دو قسم اند۔ یکے آنکہ بے غرض رشتہ دوستی اُستوار
 ساختہ باشد۔ دُوم آنکہ بغرضے طرح دوستی اندازند۔
 گروہ اول راختاد را شاید۔ اما از جماعہ دُوم خاطر جمع
 نتوان گشت + تو از گروہ دُوم ہستی۔ من نیز دُور اندیشی
 بکار مجزودہ بندہ نرا پکشانم۔ و خود ہم از زبان تو این
 باشم + خیال من آن است۔ کہ بندہ ایے نرا برم۔ مگر یک
 بندہ نرا کہ اُستوار ترین بندہ باشد۔ بگزرم۔ تا آنکہ نرا
 اُستوار بے ہم رسد۔ من نتوانی پرداخت۔ پس آں نیز
 برم + گزبہ دانست۔ کہ موش بفریب از راہ نخواہد رفت۔
 راضی شد + موش بندہ آہستہ بزدین گرفت۔ تا آنکہ
 بندہ اُستوار را بحال خود گزاشت + بچوں روز شد۔ صیاد
 پدید آمد۔ و گزبہ سرا سیمہ شد + موش آں بندہ اُستوار را
 بگریب + گزبہ از دیم جاں بالایے درخت رفت۔ و موش بشوخی
 خود خنید + صیاد نا امید بر گشت + پس از زمانے موش
 سر از سوراخ بیرون کرد + گزبہ را دید۔ مے خواست۔
 کہ باز در سوراخ شود + گزبہ آواز بر کشید۔ کہ از من چرا
 مے تزی + گزبہ رنہادہ بانی ہایے نرا بکدام زباں ادا کنم +
 موش از آنجا کہ ہشیار بود۔ گفت ہماں بہتر کہ در آشنائی
 بر بندم۔ و در گوشہ تنہائی باشم + گزبہ گفت۔ ہر کہ
 دوستے بدست آورد۔ و باسانی از دشت دید۔ دوشتان

دیگر از وے نا امید شوند + موش جواب داد - ہر گاہ کہ
 دہشتہ ذاتی باشد - دہشتہ بغرض چہ کار آید - و ہر گاہ کہ
 با غیر جس خود در آمیزد - بدو آں رسد - کہ ہاں شوک
 رسید + گز بہ پڑ رسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - موش گفت - کہ ہر لب چشمہ پیای درخت
 موش خانہ رگرفتہ بود - و شوکے نیز در آں آب بسرے نمود
 روزے ہر لب آب آمدہ نغمہ سرائی آغاز نہاد + موش بر آں
 آواز دل خواش دلدادہ شد و از خانہ ہر آمدہ نشاے میکرد -
 و سرے جہانید + شوک با او طرح آشنائی افکند + روزے
 موش با شوک گفت - کہ بچوں تو در زیر آب قرار داری -
 اگر فریاد کنم - از شور شوکان دیگر بگوش تو نے رسد - چارہ
 آں چیست ؟ شوک گفت - حوالہ یس کار ہر دل دانایے
 تو اشت + موش گفت - چنانا، مخاطب آورده ام - کہ دہشتہ
 درازے پیدا کنم - یک سر آں را ہر پایے تو بشدم - و سر
 دیگر را ہر پایے خویش محکم کنم - تا بچوں ہر لب آب آیم -
 دہشتہ را بجہانم - از آمدن من آگاہ شوی - و اگر تو نیز
 بہ در خانہ من تشریف آوری - ما معلوم شود + آخر
 بچوں قرار داد از حال یکدیگر با خبر بودند + تا آنکہ
 روزے موش ہر لب آب آمد - تا شوک را طلب کند +
 ناگاہ زانے از ہوا فرود آمدہ موش را برداشت - و روزے
 بالا نہاد + بچوں دہشتہ محکم بود - شوک نیز از خانہ خود
 آوارہ شد - و در ہوا سرازیر میرفت + مردمان فریاد
 کردی - کہ زانے ہر خلاف عادت شوک را ایس طور شکار

کرده است - نحوک فریاد کرد - که از شویمے مصاحبیت
موش بدیں بلا گرفتار شدم + موش ایس داشتال بر سر من
خواند - و گفت - مرا هرگز با تو اعتماد نباشد +

پاداش کارها

راے دانشمند به بید پائے حکیم گفت - اکنون باز گوی
حال کسی را که برائے فائده نمود از زبان ردیگران
پز هیزد + بید پائے فرمود - بسا است - که پاداش نیکی و
بدی در همین جهاں بود + هر کس هر چغی که بدکار د -
پسے در نمودرد - که بر آں بر دارد + مناسبت ایس مقام
داستان شیر صفت شیرین و مرد شیر امان است +
راے پزوسید - که چگونہ ؟

حکایت - بید پائے حکیم گفت - که در نواحی حلب پیشه
بود - که در آں شیرے بر سر بر فرمان روائی نشسته همواره
نحوک ناحق ریختن مشغول بودے + سپاه گوشے ملارم
وزگاه بود - از غارت کار اندیشیده میخواست - که تیرک
علا مت نماید + دریں فکر با خود گفتگوے داشت + ناگاه
در کنار پیشه دید - که موشے بکوشش تمام پنج درختے
مے بر مرد - و درخت بزبان بے زبانی مے گوید - که آے
ستمگار ! چرا در پیئے بنیاد انداختن من کوشش مے نمائی ؟
و موش گوش هزارچے او نہ نهاده به هماں بریدن مشغول
بود - ناگاه مارے دهن کشاده از رکیں بیروں آمده و
بیک دم موش را فرو برد + مار از نمودن موش فارغ شده

در سایه درخت حلقه زده بود و خار پشته در آمد و دم
 مار را بدین برگرفته سر در کشید و مار از غایت اضطراب
 هر ساعت خود را بر وای می زد - تا آنکه همه تن او
 به نوک خار پشته سوراخ سوراخ شد - به صد ناری
 جان پدید و چون مار از کار پیفتاد - خار پشته سر برد
 آورد - و آنکه لایق خوردن خود دانست از مار بخورد -
 و باز سر در کشید - ناگاه روباه گرسنه بدانجا رسید -
 خار پشته را که نشسته پیرایه او بود - بدان صورت دید و
 دانست - که با وجود آزار خار از گل مقصود بوسه بشام
 ننواں آورد و پس مکرر در کار کرد و خار پشته را
 به پشته افکند - و قطره از شاشه خود بر شکم او ریخت و
 خار پشته بخوبی آنکه باران است - سر از دهن بیرون
 آورد و محض سر بر آوردن - و جستن روباه و سرش
 را بر کن - و آنچه خواست - از او بخورد - و هنوز روباه
 از خوردن فارغ نشده بود - سگ از گوشه در آمد -
 روباه را از هم بدرید - و در گوشه ریخت و ناگاه پانگ
 پدید آمد - و سگ را از هم درید - و هنوز کار را تمام
 نکرده بود - که صیاد رسید - و خدنگ دل دوز بخارنوب
 پانگ انداخت - چنانکه به پهلوی راستش آمد - و از
 طرف چپ بیرون رفت - و صیاد به سگ شتی پوست از
 تنش بر کشید و در همین زمان سوار در رسید -
 خواست - که پوست پانگ را از او بگیرد و صیاد بچنگ
 پیش آمد - مزد سوار بشمشیر آبدار سر او را جدا ساخت -

و پوست پلنگ را گرفته رُوسے براہ آورد + پختہ گام
 نہ رفتہ بود - کہ اشبش بسرور آمد - و سوار بر زین افتاد -
 و گردنش پشت گشت + ایں رُوسے داد سیاه گوش را پندے
 تمام شدہ + اندیشہ جهانی از خدمت در دل آورد و بخدمت
 شیر آمد - و در خدمت رفتن از ازل همیشه طیبید + شیر فرمود -
 کہ سبب رفتن تو چیست ؟ سیاه گوش جواب داد - کہ اگر
 بہمت پادشاهانہ بیکمانے کن - کہ بہ ہیچگونہ شکستہ آں
 بخاطر نازد - و تسلیم من شود - بہ راستی و انہامیم +
 شیر او را اماں داد - و قول را بستوار کرد +
 سیاه گوش گفت - اے ملک ! بہنوارہ رنیت تو بہ آزدین
 جانواران است - نہ نمودے فہمی - و نہ کسے داری -
 کہ سخنان نصیحت آمیز با تو بگوید - و ترا از آں باز دارد +
 شیر ازیں سخن بر آشفت - لیکن چون عہدے تازہ بستہ
 بود - ناچار صبر نمود - و گفت - چون بہ تو ستے نہیرو -
 کنارہ کردین تو برائے چیست - سیاه گوش گفت - از
 دو جہت + یکے آنکہ طاقت دیدن عظم نیست - و حرورت
 نمی گزارد - کہ نالہ رستم رسیدہ بشنوم + دوم آنکہ مبادا
 شویمے ایں کار بہ تو رسد - و من نیز بہ آتش تو بسوزم -
 شیر گفت - تو جہاں را ندیدہ - و تجربہ نداری - شویمے
 کار بہ از سچا دانستہ ؟ و نحویمے پاداش کار نیک از کہ
 آموختہ ؟ سیاه گوش گفت - بہ نہنمودے خرد خدا داد ایں
 راز دانستہ بودم - لیکن امروز مکافات و پاداش را
 بچشم ظاہر ہم دیدم + پس قصہ موش دمار و خار پشت

و روپاه و سگ و پلنگ و صیاد و سوار که دیده بود -
 باز محمود شیر از آنجا که غرور در پسر داشت - نصیحت
 سیاه گوش را افسانه پنداشت * چوں سیاه گوش دانست -
 که افسانه من سودے نمی کند - آهسته به گوشه بیرون
 رفت * شیر از غصه در پیچ مجسمین او رواں شد *
 سیاه گوش خود را در تیر بویه خارے پنهان کرد * شیر
 ازو در گزشتن دو آهوی بره دید - که در آن صحرا پشرا
 مشغول بودند - و مادر مرغزبان متوجر حال ایشان * شیر
 قصد برگرفتن ایشان کرده * ماده آهوی فریاد بر کشید - که
 ای ملک ! چشم مرا به فراق تو دیده مرغزبان مساز * شیر
 زارے او را گوش نه کرده آنها را در برد - و طعم
 خود ساخت - ماده آهوی در غصه می دوید - ناگاه سیاه گوش
 رسید - و آغاز ناله کرد * سیاه گوش سخنان تنسی پیش
 در میان آورد - و گفت غم مخور - که در اندک زمانه
 پادشایس به شیر خواهد رسید * قصدا شیر دو چله
 داشت - در آن زمان که شیر قصد چنگان آهوی کرده بود -
 صیادے بر آشیانه شیر برگزشت - و هر دو پتھر او
 بگشت - و پوست کشیده با خود برد * و چوں شیر شکار
 کرده بخانه رسید - چنگان خود را بدان گونه افتاده دید *
 خروشه بر آورد - که جان داران آن بیشه را دل برد
 سوخت * در هتاسایک شیر شغاله بود گوشه نشین پریزگار -
 به عزا پلاسی نزدیک شیر آمد - و گفت - صبر پیش آر -
 و زمانه دل با خود دار - و گوش هوش بگشا تا سخنه

چن۔ از دفتر رالمی فرو خواهم۔ و اندکے از بیوفائے روزگار
 بے اعتبار بیان کنم + شیر بہ گوش پند بشنو سخنان
 او را شنید۔ و اندکے تسلی یافت + شغال چوں دید۔
 کہ شیر از غفلت بر آمدہ در مقام شنیدن سخن است۔
 دلیر تر پیش آمد و گفت۔ آے ملک! ہر آغازے را
 آخرے قرار یافتہ است۔ و پس ہر سودے زیانے آمدہ
 شیر گفت۔ آے دانایے روزگار! ہر ہدی کہ مے رسد۔
 آں را سببے خواہد بود + بگو۔ کہ میں بد از سچا بہ بچکان
 من رسیدہ شغال گفت۔ آں ہم از تو بہ تو رسیدہ است +
 آرتھ صباد ریز انداز با تو کردہ است۔ حد مثل آں تو
 با دیگران کردہ + نیک مانند است قصہ تو بہ آں ہیروم
 فروش + شیر پرسید۔ کہ چگونہ ؟
حکایت۔ شغال گفت۔ در زمان پیشین رستمکارے بود۔
 کہ ہیروم درویشاں با رستم خریدے۔ و یہ بہاے گرہاں
 بدست نواںداں فروختے۔ رونے ہیروم درویشے گرفت۔
 و نیمے بہا بدن فقیر داد + فقیر نالیدن گرفت + صاحبے
 رسید۔ و زبان نصیحت بدن ظالم بکشود + آں رستمگر
 چوں مستغفرت در سر داشت۔ رونے در ہم کشید۔
 و بخانے خود رفت + قصا را ہماں شب آتشے در انبار
 ہیروم آفتاد۔ و از آتجا بخانے او آمد + ہر مناعے کہ
 داشت پاک بسوخت + بانداداں افسوس بر مال خود
 مے کرد۔ و میگفت۔ کہ میں آتش از سچا در ہیروم
 من آفتاد + آں طالب رضایے رالمی کہ دوش او را

نصیحت می کرد - گزرش باو افتاد - و گفت - اے رستم کارا
 هنوز نمیدانی - که آتش از دود دل رستم رسیده است -
 ظالم را این سخن در دل گرفت - و از کار نکو پیدۀ خود
 در گزشت + اے شیر! این داستان بر لے آں آوردم -
 تا بدانی - که آنچه به فوز من تو رسید - پاداش آن است -
 که با بچکان دیدگان کرده + شیر گفت - اے شغال دانا!
 این را واضح تر باز گوے؟ شغال گفت - عمر تو چند
 است؟ گفت - چهل سال + گفت - درین مدت چه
 میخوردی؟ گفت - گوشت جانوران + شغال گفت - آں
 جانوران که تو چندویس سال از گوشت ایشان غذا ساخته -
 آیا پدر و مادر و خویش نداشته اند - که در غم این قضیه
 جان گداز فویاد و زاری کنند؟ اگر آں روز اندیشه
 اندوه خاطر آنها نموده از ریختن خون پڑهیز میکردی -
 ثرا این روز پیش نمی آمد + شیر را سخنان شغال محوش
 آمد - و دانست که عمر گرانی که از دستش چاه و
 خوشام گوین در تب کاری گذرانیدم - اکنون که بهار جوانی
 بخزان سپری شده است - رفتاریه الهی بدست آورم +
 پس از خوردن نخ و گوشت باز ایستاد - و به میوه قناعت
 کرد - چو شغال دید - که شیر به میوه خوردن در آمد -
 و اگر همواره چنین نماید - آں همیشه شردی از میوه
 خالی شود - و آنچه روزی یکساله جانوران است - به
 روز نخورده میشود - باز دیگر پیش آمد - و گفت -
 یک به چه مشغول است؟ شیر جواب داد - که میوه

خوشک و تر قناعت کرده + شغال گفت - نه راین پُچنین
 امت - که ملک مے فوماید - بلکه زیان خلق حالا بیشتر
 امت + شیر گفت - می چه سبب + شغال گفت - که اگر
 میوه راین بیشتر را رنجوری در ده روز تمام شود + جانورانے
 که نخوراک یکساله آنها امت - اگر از گرسنگی هلاک شوند -
 دیال راین هر گردن تو مانه - زود مکافات آں به تو رسد -
 و من مے ترسم - که حال تو همچو حال آں خوشک شود -
 که میوه بوزینه را بزور گرفت + شیر گفت - که چگونه +
حکایت - گفت - وقت بوزینه به رنج بیشتر قرار گرفت -
 و در آں بیشه چند درخت رانجیر بود + بانجود انه بیشه -
 که جاں دار را از روزی چاره نیست و دریں بیشه جز
 رانجیر یافته نمے شود - اگر تمام رانجیر ها نخورده شود در
 زمینهاں بے برگ و نوا باید بود + بیچ ره از آں نیست -
 که هر روز یک درخت رانجیر افشانم - و آنچه ضرور باشد -
 هر روز از آں رانجیرم - و باقی را خوشک ساخته بگوشه برهم -
 تا هم تابستان بفرغت گزرد - و هم در زمینهاں - نایبیت
 باشد + همچنین چند درخت را باز مے تکابید - و اندکے
 از آں نخورد - و باقی ذخیره ساخت + روز مے بالای درخت
 رانجیر بر آید بود - پارے از آں مے نخورد - و پارے را
 نگاه میداشت - که ناگاه خوشکے از پیش صیاد بسته خورد
 را در آں بیشه افکند و به هر درخت که میرسد -
 بر آں میوه نمے دید - تا به پای آں درخت آمد -
 که بوزینه بر آں رانجیر مے چید + چوں چشم بوزینه

بر شوک افتاد. دیش به طیبید - و با خود گفت - که
 این بلائی ناگهانی از کجا آمد! شوک بوزینه را ردید
 آداب بجا آورد و گفت - که همان تو ام + بوزینه نیز
 جواب را بجهت بانی از روی رفاق باز داد - و گفت -
 رسیدن تو به گلبدن این نامراد مبارک باشد! اگر پیشتر
 از آمدنم اشارت میفرست - چندی شرمندگی نه بایست
 کشید - و سامان دهائی تو فراهم کرده + شوک گفت -
 تعارف در میان نه شد - از راه میرسم - هر چه داری -
 بهار + بوزینه ناچار درخت را بچید بیفشاند - و شوک به میل
 تمام رنجور - تا بر درخت و زمین هیچ نماند + روستا به
 بوزینه آورد - که آه زمین بان گرامی! پیش از گذر - ام -
 درخت دیگر بیفشاند + بوزینه خواهی نه خواهی درخت
 دیگر بیفشاند - و به اندک زمانی از میوه آن درخت نیز اثر
 نماند + شوک به درخت دیگر اشارت کرد + بوزینه گفت -
 آه همان عزیز! رستم مروت فرد گذار - که آنچه را بشاید
 تو کرده ام - یک ماهه رنجور من بود - مرا دیگر قوت ایشار
 نمانده است + شوک در غضب شد - و گفت - با من همیشه
 مدتی در تصرف تو بوده است - حالا به من منتعلق باش +
 بوزینه جواب داد - که غضب کردن مناسبت شای تو
 نیست - که از دین ضعیفان نتیجه خوب نگیرد + شوک را
 پیرس سخن خشم زیاده شد - پس به درخت بر آمد -
 تا بوزینه را بر سر افکند + هنوز بر شاخ اول قرار
 نه گرفته بود - که شاخ بشکست - و سر بکوی افتاد -

و جاں بداد + راس داستان براسے آں آوردم - کہ تو
 رنیز میوه دیگران بہ زور سے خوردی - و چوں راس
 گمروہ زبیرند - و بال بہ تو رسد + راس چہ درویشی
 باشد ؟ کہ تو ہنچاں بہ تن پروری مشغول باشی + چوں
 شیر راس سٹھا پشید - از خوردن میوه تر پزہیز نمود -
 و بہ آب و گیاہے قناعت کند بہ زبرد آوردی برضای
 الہی مشغول شد +

گراں بارے پاؤشال بہ کارما

راسے در بشیم از پید پائے حکیم پڑسید - کہ از
 خصلت پائے پاؤشالان گدام ستودہ تر است + پید پائے
 گشت - آے یک ! ایچ صفے سلاطین را از رحم رہتر
 نیست - و داستان راسے ہندوستان کہ با براہمہ عفوشت
 است - ازیں آٹھ ہی میرہ + راسے پڑسید - کہ چگونہ ؟
حکایت - گشت - در ہندوستان راجیہ بود مہملار
 نام + چند چیز داشت - کہ بہ آں را فقار کردے - اول
 دو پسر خوش روے و نیک نمے - یکے را شہیں یمن
 گشتندے - و دیگرے را ماہ شمن خواندندے + دوم
 مادر فزندان رایداں دخت - کہ محسن خدا داد و رعفت
 مادر زاد داشت + سوم وزیرے بود - کہ او را بلار
 گشتندے - و معنے آں بہ زبان ہندی مبارک روے
 باشد + چہارم شمشیر داشت - نرم او سال بود +

چشم بره رنیل داشت - که یکے از آن رنیل سفید بود -
 و دو رنیل سبز و ششم دو شتران محنتی و هفتم سمند
 باد بیاے و هشتم شمشیرے و راجه را با هر گرام از بهما
 آن قدر میل بود - که زیاده بر آن ز خیال منوال کرد و
 جمعی از برهنان از روی نادانی بقضی روشنای رنیل بید
 را در میان مردم شایع و جمعی را گمراه ساخته بودند و
 راجه از آنجا که رنیلان دین و دنیای بندگان خدا
 بود - آن برهنان را نصیحت کرد - و چون بے دولت
 بودند - سخن راجه نه شنیدند و راهی بر اے خدا ا ستا
 دوانده هزار گمراهان برهنان منقلب را بقتل رسانید و
 از آن میان چهار صد کس منافقان از آیین خود برگشته
 و بدآنچه حق بود - اعتزاف نموده بر او راست در آمدند -
 و ملازم درگاه بوده زبان را انتقام کشی را انتظار می بردند -
 تا شبی ملک در خواب بهفت واقعه برونکاک دید و
 هر بار که واقعه دیدے - در حیرت شدے - و بفکر
 فرد رفتے - تا خواب شدے - و واقعه دیدے -
 در واقعه اول دو مار پیچ شریخ دید که بر دم ایستاده و
 و واقعه دوم آن بود - که دو بط رنگین و قازے
 بزورک از سپید او می پریدند - و با خر پیش دے
 فرد آمد آغاز دعا کردند و خواب رسوم آن بود -
 که مارے سبز پیر از خاتهای زرد و سفید بر گرد
 پای او می گزد - و خود را بر پای او می پیچید و
 خواب چهارم آن بود - که سر تا پای او بخواب آورده

شدہ است + پچھم چٹاں دید - کہ بر آشتہ رسفید
 سوار است - و بجانب مشرق تاختہ تنہا مے راند -
 و چند آنکہ مے رنگرد - از ملازماں جز دو فراش کسے
 را با خود ہمراہ مے بیند + و ششم دید - کہ آتش
 بہ فرق او افروختہ شدہ است - کہ از شعاع آن
 اطراف روشن شدہ است + ہفتم بخواب دید - کہ
 مرغی بر سر او نشستہ منتظر بہ فرشتہ میزند - و در
 این ثوبت راجہ نعرہ زد - کہ ملازمان خلوت سرا
 بہ فریاد آمدند + در تغییر این خواب فکر ہا میکرد +
 آخر بے اختیار بدون آنکہ در عاقبت کار اندیشہ
 نماید - برہمنان مذکور را کہ بہ رفاق خود را دولت خواہ
 نمودہ بودند - طلبید - و آنچه در خواب دیدہ بود -
 یہ ایشان تقریر کرد + و ایشان نشان تروس و رہیم
 در روئے راجہ دیدہ گفتند - کہ ایں بس کارے بزرگ
 است - و از راجہ رخصت طلبیدند - کہ تا زمانے
 کتاب ہای خود را بہ رہیم - و بایکدیگر دایے طلبیم -
 بدانچہ تغییر آن قرار یابد - بعض رسائیم + بچوں
 رخصت یافتند - بگوشہ آمدند - و از بد درونی بایکدیگر
 قرار دادند - کہ ہنگام انتقام کشی برسیدہ است -
 امروز ہرچہ توانیم - رہیم + پس حرام نمکی بخورد
 قرار دادہ پیش راجہ رفتند - و گفتند - کہ بس کارے
 عظیم روئے نمودہ است + اگر یک سخن مارا گوش کند -
 امیدوار نیست - کہ کار بہ سال رسد - و گرنہ زود

از دشت رود - بلکه زندگانی یک سپری گردد * ملک
 بیشتر بترسید - و دلش از جاے رفت و گفت - یگوئید -
 تا آنچه نواں کرد - کرده شود * پس آن ناپاکان تفریب
 کردند - که آن دو مارچه بر دم القاده فزندان راجه
 اند - و آن مارے که بر پایے ملک پیچیده بود -
 ایراں موقت است - و آن دو بط پیلان بستیزه اند -
 و قاز بزرگ پیل سفید است - و آن اشر را نهور
 سمشه شهریار است - و دو فراش پیاده اشران مفتح -
 و آن آتش که بر فوق ملک روشن بود - بار وزیر
 است - و آن مرغ که منقار بر سر شاه می زد -
 کمال ممشی است - و آن نواں که بدن شاه بدال
 آلوده شد - از شمشیر است - که بر فوق ملک راند -
 و تن را بدال رنگین سازند * و چارو دخیل را بدال
 چنان اندیشیده ایم - که هر دو پسر و مادر آنها و
 وزیر و ممشی و پیلان و اشب و شتران را بدال شمشیر
 کنند - و از نواں هر یک قدرے برگرفته جمع کنند - و
 شمشیر را شکسته بدال گشتگان را در زیر خاک کنند -
 و آن نواں را به آب دریا آمیخته در جاے کنیم - و
 ملک را در آنجا نشاند اقتول بخوانیم - و از آن نواں
 بر پیشانی یک طیحات نویسم - و کتف و سینه را
 بدال نواں ناب آلوده ساخته به کردن تیوت چرب کنیم -
 امید که ملک را زپاسے نه رسد * راجه از شنیدن
 این سخن اندوهگین شد - و گفت - مرگ مرا ازین

تدبیر شما بهتر است و هرگاه آنها را که سر مایه
مخوش دل و پیرایه سلطنت من اند - بکشتم - مرا از
زندگانی چه راحت باشد - مگر شما داستان بهتر میگویید
و بوی تیار نشنیده اید ؟ بر نهماں را ائمناس نمودند - که
یک باز نماید - که چگونه بود ؟

حکایت - گفت - سیکماں را دانای قدس پسر
از آب حیات آورد - گفت - از استراری پنهانست ؟
چنان دانسته ام - که این جام اگر نه نوشی - زود
پند زود این جهان ناباید بستی - و اگر بنوشی - عمر
دراز یابی - سیکماں اندیشید - که درین کار پانصد و هشتاد
مشورت باید کرد - پس محکم کرد - تا دانشوران هر
گروه از رویه و پیرنده حاضر آمدند - و راز سر بسته
در میان نهاد و راسه همه بر آن قرار یافت - که
سیکماں جام حیات بخش را پیاشامد - سیکماں فرمود - که
از دانش پروران مملکت من بیچس باشد که درین
کنکاش حاضر نباشد ؟ گفتند - فلان بوی تیار حاضر نیست ؟
سیکماں اسب را به طلب و فرشتاد بوی تیار سخن
اسب را نه شنید - و از گوشه خود بیرون نیامد - باز
دیگر سگ را فرشتاد - که بوی تیار را بیارد - و بوی تیار
به سخن سگ به بازگاہ سیکماں حاضر آمد - سیکماں
فرمود - که ترا بجهت مشورت طلب داشتم ام - انا
پیش از آنکه از مقصود سخن گویم - باز گوئی - که
به طلب اسب که به بزرگی در جانداران امتیاز تمام

دارد۔ نیامدی۔ و بگفتہ سگ کہ در نظرها بخوار است۔
 چگونه آمدی؟ بوترتبار را نظار نادانی و رمشکینی نمود
 گفت۔ آے ملک! اگر چه اسب در نظر ظاہر بخوش
 نماید۔ انا در موعودار وفاتہ پجریده است۔ و از سر
 چشمہ حق شناسی نظر پخشیدہ۔ و خرمندان پیشین
 بہ تخریبا دانستہ اند۔ کہ از زن و اسب و شمشیر
 وفا کمتر آید۔ و ہر چند سگ در نظر خوار است۔
 و لیکن طعمہ وفاداری نچوردہ است۔ و رشیم حق گزاری
 عادت کردہ است۔ من کہ از شومئے نفس خود بگوشہ
 پجریده نمودم۔ سخن بیوفا را باور نداشتم۔ و چون راییں
 وفادار ملامت کش رسید۔ سخن او را راست دانستہ
 بہ بازگاہ تو آدم و سیکماں سخن او را پسندید۔
 و رازہ بخوردن آب حیات دہمیاں آورد + بوترتبار
 گفت۔ آب را تنہا مے آشامید؟ یا دوستان و دوستخاہاں
 را نیز مے بخورانید؟ سیکماں فرمود۔ کہ آں را برائے
 من آوردہ اند۔ و دیگرے را رخصت نیست۔ کہ
 بدہم + بوترتبار گفت۔ آے ملک جہاں! زندگانی
 بے ہمدان موافق چہ لذت داشتہ باشد؟ سیکماں
 آں دوری را تحسین کرد۔ و آب حیات نچورد۔
 راییں داستان برائے آں آوردم۔ کہ آے برہمناں!
 من زندگی بے راییں دوستاناں نمی خواہم + چارہ راییں
 کار بطور دیگر کنید۔ برہمناں گفتند۔ اگر ذات ملک
 باقی است۔ زن و فرزند ہم میرسد۔ و دوستخاہاں نیز

پدید آید - اما زود گاه رفت باز نباید - ملک از ستمنان
 ایشان در گنجینه شکسته یک شبانه روز در اندیشه بود -
 و پدر گاه را ای می نالید - و تفسیر کار می بخت و بلار
 و نیر از اندوه ملک بیتاب شده پیش رابراں دخت
 رفت - و گفت - آسمان را زود گاه ! از آن زمان که
 بشر آستان بوسی مشتاق شده ام - ملک از من
 هیچ پوینده نه داشته است - دو روز می شود -
 که با برهنان بد دروں به خلوت همت می دارد -
 و مرا درین مشورت نمی طلبد - و امروز در گوشت
 اندوهناک نشسته است - مبادا آن برهنان بے دولت
 کسی اندیشه - که چاره کار نترسان ساخت - اگر من
 چنینم از خودم - مبادا که بے ادبی باشد - و
 کار از هم نماند - زود تر شما را پیش راجه باید
 رفت - و سبب اندیشه مندی باید پرسید - رابراں دخت
 بخوت سراسر راجه رفت - و از اندوه او پرسید -
 ملک آنچه در آن شب خوابیده بهریشاں دیده و
 آنچه برهنان تفسیر کرده چاره آن کار گفت - بود -
 یک یک گفت - رابراں دخت از بزرگی و دور بینی
 دل وساحت و به تازه رویی گفت - هزار جان من
 و صد چرخ من فدای تو باد ! ملک به دل خود
 رنج نماید - اگر در خاطر این سخن ایشان راحت
 می نماید - دیگر جاسی تاثل نیست - و اگر اندک شنبه
 در خاطر است - در ساعت پاس دولت در برکاب کرده

بخلاوت خانہ آں حکیم کہ در قلاں کوہ در غارے نشسته
 و بہ عبادتِ الہی مشغول است - باید رفت - و یک بار
 ایں رقصہ را باد باز باید گفت * اگر موانق بر ہمنان
 جواب میگوید - جائے شک و شبہ نئے ماند - بے اندیشہ
 درہیں کار شروع باید کرد * و اگر مخالف ایشاں
 مے گوید - عقل دور بین راجہ آں را تمیز نماید و
 بدلتجہ را سہ جہاں آرا تقاضا کند - ہماں را بجا آرد -
 کہ مبارک خواہد بود * راجہ را بسنجان ریراں دُخت
 تسلی شد - و سوار شدہ نزدیک حکیم رفت - و
 پس از زمانے شہزاد شہنیدن واقعہ ہائے ہولناک
 و دیدن خواب ہائے پریشان بر سیلِ تفصیل
 باز گفت * حکیم از شنیدن واقعہ غم شد - و
 بہ عرض رسانید - کہ عجب خواب ہائے مبارک دیدہ
 ام - امید کہ بہ نزدیکی آثارِ سعادت ایں خواہا برسد -
 آں دو ماہیئے شہزاد کہ بر دم ایستادہ بودند - رشوے
 باشند - کہ از جانب سرائر پ آید - و دو پیل
 چوڑگ با چہد صد رطل یاقت کہ کتاب باشد -
 آورند - و آں دو بط و قاز دو اسب عراقی و اُشتر
 باشد - کہ راجہ دہلی بہ رشہ مخفہ بہ ملک فرستد -
 و آں مار کہ بر پلے ملک بخود را مے پیچید -
 شمشیرے است - کہ حکم چیں پیشکش فرستد -
 و آں خوں کہ ملک بخود را بہ آں آلودہ دیدہ است -
 خلقے از خوانی باشد مکمل بہ جواہر از دارِ الملک غوثی

بطریق شخصه به جامه خانیه ملک آید - و آن اشتر سفید
 که ملک بران سوار شده بود - رسیل سفید باشد - که
 راجه پنجاب به خدمت ملک فرستند - و در حشیدین آرتش
 بر فدیق مبارک تاجی است قیمتی پُر از دُر و گوهر -
 که راجه سیلاں پیشکش فرستند - و آنکه منقار زدن
 مرغ بر سر نمود دیده است - نباید که اندک ناخوشی
 روی نماید - و به خیر گزرد - و نهایتش آن است -
 که چندی روز از دوستی دل پذیر را عراض نموده آید -
 و آخر کار به عافیت بگردد - و آنکه هفت کسرت دیده
 است - دلیل است برین که اینچیاں به هفت ثوبت
 با پیشکشها آید + ملک از تعبیر دانای مرمضان خرم
 شد - و حکیم را از تعبیر برهنان بد درون آگاه ساخت
 حکیم سر جُباریده انگشت تعجب به دندان گزیده گفت -
 آکے ملک ! برهنان بد ذات فرصت را غنیمت یافته
 در مقام رانقمام بر آمده بودند - و در لباس دوستی
 میخواستند اند - که تلافی بکنند + باید که خاطر ملک به بیچگونگی
 آورده نباشد - و شکرانہ راین دولت بجا آرد - و ملک
 دیگر بیچ نا ابله را محرم نسازد + ملک شکر بجا آورد
 و بار دلی محرم و روی گشاده به منزل باز آمد - تا
 به اندک زمانی حکیم اینچیاں که گفته بود - در هفت
 روز پُر در پُر اینچیاں با پیشکشها و شخصه یا بدرگاه
 راجه رسیدند + ملک ابریاں دُخت و بلار وزیر را طلبید
 گفت - عجب خطائی کرده بودم - که راز خود را

به دشمنان عظیم و اگر ایران دخت مرا آن چنان
 سخنان نیک نه گفتی - شما را که سزای خوش حارلی
 من اید - خطرهای عظیم پیش آمده بود و این پیشکشها
 را به شما دادم - خاصه ایران دخت که مرا آگاه
 ساخت و بزم افروز نام حرمی که هم دوست ایران
 دخت بود نیز حاضر بود - و تاج و جامه را حاضر
 ساختند و فرما شد - که هر کدام این هر دو را که
 ایران دخت نخواهد - اختیار کند - و آن دو که رخصت
 بزم افروز باشد و ایران دخت را میل به طرف
 تاج بیشتر بود - و در بلاد وزیر بگریخت - تا آنچه
 بر دارد - به صلاح دید او باشد و بلاد چوں در یافت
 بود - که ملک می خواهد - که آن تاج را بزم افروز
 داشته باشد - اشارت بسوی جامه کرد - درین میان
 ملک را نظر بر بلاد افتاد - که به چشم اشارت میکند
 ایران دخت تاج بر گرفت - تا ملک از مشورت آگاه
 نه شود - بلاد چشم خود را چنانچه برای اشارت کج کرده
 بود - همچنان بنگداشت تا ملک بر اشارت اطلاع
 نه یابد - و بعد از آن چهل سال دیگر ملازم بود -
 که هرگاه پیش ملک آمده - چشم کج داشت - تا
 ملک ملک بر طرف گردد و چوں ایران دخت به
 تاج سر فرازی یافت - بزم افروز به خلعت از خوانی
 سرخ روے شد و یکی از روزها در خانه ایران دخت
 ملک نشسته بود - ایران دخت تاج مضع بر سر نهاده

و طبق زرین پر از برنج بر دشت گرفته پیش یک
 بارفتاد - و یک از آن طبق کفہ بر میداشت + درین
 میان بزم افروز جامه از خوانی پوشیده برو بگذشت +
 یک را جل از جای برقت - و دشت از طعام باز کشید +
 بزم افروز را پیش نمود طلبیده - آنگاه رایراں دخت
 را گفت - این تاج لائق فوق بزم افروز بود - که
 تو بزداشتی + رایراں دخت از غیرت رشک درهم شده
 بخود شد - و آن طبق برنج بر سر شاه افکند - و
 روست و موی یک را بدهاں آلوده ساخت + یک
 به غصه آمد + بلار وزیر را طلب فرمود - و گفت
 این بے ادب را گزیدن پزن + بلار بکمره را بر و
 آورد - و با خود اندیشید - که درین کار دستانی نہ باید
 کرد + او را به خانه برد و بجای نیک پنهان داشت -
 که اگر یک پشیمان شود - چه بهتر که خدمت پسندیده
 بجا آورده باشم - و اگر نہ ہمہ وقت کار او می توان
 ساخت - پس محمود با شمشیر خویش آلوده چو اندیشیدان
 سرور پیش افکند به بازگاہ در آمد - و گفت -
 فرمان یک بجا آوردم + پس از ترسانے یک را غصه
 از دل فرو رشت - و یاد نیکو خد متبہایے او در
 دل گزشتن گرفت + روز بروز رایراں غم می افزود -
 با کس رانهار نمی کرد + بلار وزیر اگر چه پریشانی
 و پشیمانی یک دریافته بود - لیکن از دور زمین
 خود دروین خاطر او را می جست - که بارے این

پشیمانی از تر دل اشت یا نه ؟ تا آنکه وقت
مناسب یافته به عرض رسانید - که خردمندان را
در کارے که از چاره گذشته باشد - اندیشه نه باید
کرد - و به اندوه بے فایده در پی آزار خود نه باید
شد - بایسته که ملک بر غضب خود غالب بودے -
تا پشیمانی دشت نه دادے و رای به بلار گفت -
آے بلار ! مرا دیریں کار خطایے بزرگ افتاد -
اتا تو که چنین مرد و دولخواه خردمند بودی - چرا
دیریں کار اندیشه دوست نه کردی ؟ جواب داد -
که آے ملک ایندگان را خلاف محکم کردن نمی رسد -
مرا دیریں کار رچه ملامت می کنی ؟ رای را
بفین شد - که بظاهر محکم رفته است - و بچوں
دولخواهین دور اندیش اندیشه نه کرده - دود از
رہنادر بر آمد و پس روستے به وزیر کرد - و
گفت - مرا گشته شمن ایراں وقت سخت آزرده
کرده است - و نا فهمین تو سر بار آں شده است -
چاره راین کار چیست ؟ وزیر گفت - الحال
دیریں کار بجز صبر چاره نیست - هر که بے فکر کارے
کند - بدو آں رسد - که به آں کبوتر رسید - رای
پرسید - که چگونه ؟

حکایت - گفت - که میخواهی کبوتر در اول
تابستان دانه چند فراهم آورد در گوشه رحمت
زمستان ذخیره رها و آں دانه را به سبب تری

ریشمار سے نمودند + چوں تابستان به آخر رسید - و
 از گرمی دانه ها خشک شدند - کمتر از آنچه نمودند -
 به نظر سے آمدند - کبوتر چند روز سے بجائے رفتے ہوئے
 چوں باز آمد - دانه را اندک دید + محبت نمود را ملامت
 آغاز کرد - و گفت مایں دانه ها را برای زمستان
 نگاه داشته بودم - برای چه از آن خوردی ؟ ماده
 گفت - مایں حرکت از من به وقوع نیامده + کبوتر
 تر چوں دانه را کمتر دید - انکار او را باور نمیداشت -
 و آن قدر زدوش - که نمود + پس در فصل بهاراں
 نم در دانه ها پیدا شد - و بهماں قرار اول باز آمدند +
 کبوتر دانست - که سبب کم نمودن دانه ها چه بوده
 است - بر بے خوئی نمود نمود را ملامت سے کرد -
 و از فراق دوست جانیز نمود زار زار سے رگریشت +
 فاعده مایں داستان آن است - که هوشمند را باید -
 که در هیچ کار سے مخصوصا در گشتن تیزی نکند +
 ملک گفت - اے بلار ! اگر چه من به کزوم - تو به تر
 از من کردی + من نمود خفیم داشتیم - چه اگر وقت
 بے خوئی کنیم - بسا باشد - که خرد در آن وقت
 در من نباشد - اما تو خوئی من سے دانستی و
 هوشمند بودی - چرا رشتاب کردی ؟ بلار گفت - از
 غصب ملک اندیشیدم + چوں به خاطر بلار یقین شد -
 که از دست خوئی خاطر ملک از اندازه بیرون است -
 و از کزوم نمود ریشمار پیشمان است - او را آنگاه

ساخت۔ کہ ایراں دُختِ رزده است + من مزاجِ شهریار
 را دارنشته او را نہ گشته ام + یک از شہیدین ماس
 غیرِ محرمِ دل شدہ سجدہٗ مشکِ الہی بجا آورد۔ و
 گفت۔ اے سگِ دل! چگونہ سخن میگوئی؟ کہ یقین
 من شدہ بود۔ کہ ایراں دُختِ را گشتہ۔ و چرا بر
 من چندین آزدگی روا داشتی؟ و مرا بر خرد
 دُور بین تو اعتماد بسیار بود + اللہ الحمد کہ ہمنان
 ظاہر شد۔ کہ مرا اعتماد بود + بلار گفت۔ اے یک!
 ایں سخنان بچندین آں بود۔ کہ یک پیشنام۔ کہ خاطر
 یک ازین کار پشیمان شدہ است یا نہ + یک بر
 دانشِ بلار آفرین کرد + ایراں دُختِ را بہ تعظیم
 تمام در حضور آورد + ایراں دُختِ مشروط بندگی و
 شکرگزاری بجا آوردہ زبانِ منت بر کشاد + یک
 گفت۔ ایں منت از بلار باید داشت۔ بلار گفت۔
 اگر مرا بر دانشِ یک اعتماد سے نہ بود۔ کے ایں
 گستاخی سے توانستم کرد؟ و مخالفِ فرماں او را
 رزده سے گزاشتم + پس شکر گزارِ یک باید بود۔
 از دشتِ من چہ کار آید؟ یک از سجدہٗ و
 ہنسی دریافتِ بلاہِ خوش حال شد۔ و پایہٗ او را
 بلند ساخت +

انتخاب از نوکر جهانگیری

از عنایات بی نهایت الهی یک ساعت نجومی از
روز پنجشنبه هشتم جمادئ الثانیه هزار و چهارده هجری
گزشته در دار الخلافه آگره در سن سی و هشت سالگی
تحت سلطنت محروس محمود در پدرم راتار بهشت و هشت سالگی
فوزند منی زیست - و همیشه بهجت بقایه فوزند پدر و پاشا
و گوشه نشینان که ایشان را قوچ روحانی بدرگاه الهی حاصل
است - انتخابی بودند + چو خواجہ بزرگوار خواجہ معین الدین
چشتی سر چشمه اکثر اولیای رشد بودند - پدر بزرگوار بر خاطر
گزارانیدند - که بهجت محمول راین مطلب رجوع به آشنایان
مجتربہ ایشان نمایند + با خود قرار دادند - که اگر
الله تعالی پسرے کرامت فرماید - و راین رفعت را به من
اذنای دارد - از آگره تا بدرگاه روضه منوره ایشان که
یک صد و پنجاه کرده است - پیاده از روستای نیاز تمام
مستوجب مردم + در سنه نه صد و هفتاد و هفت روز
چهار شعبه هفتیم ماه ربیع الاول هفت ساعت از
روز مذکور گزشته به طالع بهشت و چهارم درجه میزان
الله تعالی مرا از سرشم عدم بوجود آورد + و در آن
ایام که والد بزرگوارم جویای فوزند بودند - شیخ

سلیم نام دزدیشے صاحبِ حالت کہ بہتیارے از مراحل عمر
 را طے نموده بود۔ در کوسہ متصل بہ موضع سیکری از
 مواضع آگرہ استقامت داشت۔ و مردم آن نواحی بہ شیخ
 اعتقاد تمام داشتند + چوں پدرم بہ دوشال ریاڑ منہ
 بودند۔ صحبت ایشان را نیز دریافتہ روزے در انبارے
 توبہ و بچودی از ایشان پرسیدند۔ کہ مرا چند فرزند
 خواہ شد ؟ فرمودند۔ کہ چشندو بے وقت سہ دس
 بہ شما از آن خواہ داشت + پدرم مے فرمایند۔ کہ نذر
 نمودم۔ کہ فرزند اول را بدامن تربیت و توجہ شما انداختہ
 شفقت و مہربانی شما را حامی و حافظ او سازم + شیخ
 این معنی را قبول مے فرمایند۔ و بر زبان مے گردانند۔
 کہ مبارک باشد۔ ما ہم ایشان را ہنام خود ساقیم + چوں
 والدہ مرا ہنگام وضع حمل نزدیک مے رسد۔ بخانہ
 شیخ مے فرستند۔ تا ولادت من در آن جا واقع گردد +
 بعد از تولد نام مرا سلطان سلیم نهادند۔ اما من از
 زبان مبارک پدر خود نہ در مستی و نہ در ہوشیاری
 شنیدم۔ کہ مرا محمد سلیم یا سلطان سلیم مخاطب ساختہ۔ ہم
 وقت یحیٰٰ بابا گفتہ سخن مے گفتند + والدہ بزرگوارم موضع
 سیکری را کہ محل ولادت من بود۔ بر خود مبارک دانستہ
 پائے تخت ساختند + و در عرض چہارہ پانزدہ سال
 آن کوہ و جنگل پُر دد و دام شہرے شد مشتعل بر
 انواع باغات و عمارات و منازل متنزہ عالی و جاماے
 خوش و دلکش + بعد از فتح گجرات این موضع بہ فتح پور

موصوم گشت + و چوں پادشاه شدم - به خاطر رسید - که
 نام خود را نیز باید داد - که این اسم محل اشتباه است
 بنام قیصر روم - منم غیب بخاطرم انداخت - که کار
 پادشاهان جهانگیری است - خود را جهانگیر نام رنم - و
 لقب خود را چوں جلوس در وقت طلوع حضرت پیر اعظم
 و نورانی گشتن عالم واقع شد - نور الدین سازم + و در آیین
 شاهزادگی نیز از دانایان پرسید شنیده بودم - که بعد از
 گزشتن عهد سلطنت و زمان جلال الدین اکبر پادشاه
 نور الدین نامی مستعرب می نمود سلطنت خواهر گشت -
 این معنی نیز در خاطر بود - بنا برین مقدمات نور الدین
 جهانگیر پادشاه اسم و لقب خود ساختم + چوں این امر عظیم
 در شهر آگره واقع گشت - ضرور است - که محلی از خصوصیات
 اسباب مرقوم گردد + آگره از شهرهای قدیم هندوستان
 است - برکنار دریای جتنا قلعه گفته داشت + پدرم
 پیش از تولد من آن را انداخته قلعه از سنگ سوره
 تراشیده بنا نهادند - که سیاحان عالم مثل آن قلعه
 نشان نمی دهند + در عرض پانزده شانزده سال باهتیار
 رسید مشتعل بر چهار دروازه و دو دریچه + سی و پنج ک
 روهی که یک صد و پانزده هزار کومان راجا ایراں و یک
 کرو و پنج ک بحساب نوراں باشد - خرج این قلعه
 شده + آبادانی این محصوره بر هر دو طرف دریای مذکور
 واقع شده - رویه آن جانب غرب است که کثرت آبادانی
 بیشتر دارد - دور آن هفت گروه است - طول آن دویست و

و عرض یک کرده + و دور آبادانی آن طرف آب که بر
 جانب شرقی واقع است - دو نیم کرده است - طول یک
 کرده - و عرض نیم کرده - اما کثرت عمارات به نوعی است
 که مثل شهر های عراق و خراسان و ماوراء النهر چند
 شهر آباد تواند شد + اکثر مردم سه طبقه و چهار طبقه
 عمارت ساخته اند + و انبوهی خلق بحدیست - که در کوچه
 و بازار پر شداری نرود توان نمود + از اواخر اقلیم ثانی
 است + شرفی آن ولایت قنوج و غزنی ناکور و رشامی
 سبصل و جونی چندری است + در کتب می شود مشهور
 است که منبع دریا که جتنا کوچه است کله نام - که
 مردم را از شدت سردی عبور در آنجا ممکن نیست +
 جایکه ظاهر می شود - که است قریب به پراکنده خضر آباد +
 هوای آگره گرم و خشک است - سخن اطبا آن است -
 که روح را به تحلیل می برد - و ضعف می آرد - به
 اکثر طبایع ناسازگار است - مگر بغنی و سودائی رزاجان
 را که از ضرر آن ایمن اند - و ازین جهت است حیواناتی
 که این رزاج و طبیعت دارند - مثل فیل و گاو میش
 و غیر آن درین آب و هوا خوب می شوند + پیش از
 حکومت افغانان بودی آگره معمور و کلال بود - و قلعه
 داشت - چنانچه مسعود سحر سلماں در قصید که در
 مدح محمود پسر سلطان ابراهیم بن مسعود بن سلطان
 محمود غزنوی در فتح قلعه مذکور انشاء نموده مذکور ساخته
 است +

حصارِ آگرہ پیدا شد از میانِ گرد
 بسانِ کوه یزد بارہاے چوں کُشاور
 چوں سکندرِ لودی ارادہ گرفتن گولیار داشت - از دہلی
 کہ پایے تختِ سلاطین پشد است - بہ آگرہ آمد - و جائے
 بودنِ خود آسجا قرار داد - و از آن تاریخ آبادانے معمور
 آگرہ رومے در ترقی نہاد - و پایے تختِ سلاطین دہلی
 گشت - چوں حضرت حق سبحانہ تعالیٰ پادشاہیے پندہاں
 سلسلہ والا کرامت کرد - حضرت فرخ دوس مکانی بابر بادشاہ
 بعد از شکست دادنِ ابراہیم ولدِ سکندر لودی و شکستہ
 گشتن او و فتحِ رانا سانگا کہ کلاں ترینِ راجا و زمیندارانِ
 ولایت ہندوستان بود - بر طرفِ شریفیے آبِ جہنازیئے محض
 کردہ چار بلخے احداث فرمودند - کہ در کم جاے بآں
 لطافتِ باغ دیدہ شدہ باشد - نامِ آں را گل افشاں فرمودند -
 و عمارتِ مختصرے از سنگِ سُرخ تراشیدہ ساختہ اند - و مسجدے
 بربک جانبِ آں باغ بہ اتمام رسیدہ - در خاطر داشتند - کہ
 عمارتِ عالی پسندند - چوں عمرِ وفاتہ کرد - از قوتِ بغلِ نیامدہ
 دریں داقعات ہر جا کہ صاحبِ قرانی نوشتہ شود - مراد امیر تیمور
 گورگان است - و ہر جا کہ فرخ دوس مکانی بقلمِ در آید -
 حضرت بابر پادشاہ است - و چوں جنتِ آشنیانی مرہوم گردود
 حضرت ہمایوں پادشاہ است - و چوں عرشِ آشنیانی مذکور نشود -
 حضرت والدِ میرزا کوارم جلال الدین محمد اکبر پادشاہ غازی
 است - و خد بودہ و انبہ و دیگر میوہا در آگرہ و نواحی آں
 خوب میشود - زیادہ از ہر میوہا مرا بہ انبہ میل تمام است -

در آیام دولت حضرت عرش آشیانی اکثر میوه های ولایت در
 هند بهر سید و اقسام انگورها از صاجی و حبشی و کشمش در
 شهرهای مقرر فرماواں گشت - چنانچه در بازارهای لاهور
 در موسم انگور آن مقدار که خیال شد - از هر قسم و هر جنس
 بهم می رسد - از جگه میوه ایست - که آن را آتش
 می نامند - و در بنادر فرنگ می شود - در غایت خوشبوی
 و خوش مزگی است - در باغ گل افشان آگره هر سال
 چندین هزار بار آید - از طبیب ریاحین گلهای خوشبوی
 هند را بر گلهای معمر و عالم تر بیج می توان داد -
 چندین گل است - که در بیج جای عالم نام و نشان آن
 نیست - اول گل چنپ گله است در نهایت خوشبوی و لطافت
 بیست گل زعفران - لیکن رنگ چنپ زرد مایل به سفیدی است -
 درخت آن در غایت موزونی است - و کلاں و پیر برگ و شاخ
 و سایه دار می شود - در آیام گل یک درخت باغی را معطر
 دارد - و ازاں گذشته گل کیوڑه است - که بهیئت و اندام
 غیر مکرر است - بو می آید در میندی و تیزی بدوچه ایست - که
 از بو می مشک بیج کمی ندارد - دیگر رای بیل که در پوشینه
 یا سمن سفید است - غایت بر گشایش دو سه طبقه بر روی
 هم واقع شده - دیگر گل موئسری است - که در خست
 آن نیز بسیار خوش اندام و موزون و سایه دار است -
 و بو می گل آن در نهایت ملائمت - دیگر گل سیوتی که مشابه
 گل کیوڑه است - نهایت کیوڑه خار دار است - و سیوتی خار
 ندارد - رنگ آن بزردی مایل است - و کیوڑه سفید رنگ است -

ازین گُلها و از گُل چنبیلی که یا سمن سفید ولایت است -
 روغنهای خوشبو می سازند و دیگر گُلها سنت - که ذکر
 آن ها سبب تطویل است و از درختان سرود و صنوبر و
 چنار و سفید و بید موله که هرگز در هندوستان رخیا
 نکرده بودند - بهم رسیده و پشیا شده و درخت صندل که
 خاصه جزایر بود - در این باغات نشو و نما یافته و ساکنان
 اگر در کسب هنر و طلب علم سعی بلوغ دارند - و طوایف
 مختلف اند هر دین و هر مذہب سکونت درین بلده
 اختیار کرده اند و بعد از مجلس اقلین حکمی که از
 من صادر گشت - بستمین زنجیر عدل بود - که اگر
 مستعدان مہتمات دارالعدالت در داد خواهی و رسیدگی
 بستم دیدگان و مظلومان را نهال و مداهنه و زرد - آن
 مظلومان خود را برین زنجیر رسانیده بکشد چنباں گردند -
 تا صدای آن باعث آگاهی گردد و وضع آن برین
 نفع است - که از طلبی ناب فرمودم و زنجیری سازند
 طوش سی گز ممشیت بر شفت رنگ - و زن آن چهار
 من هندوستان که سی و دو من عراق بوده باشد -
 یک سرش بر سنگر شاه بروج قلعه اگر دستور ساخته -
 بر دیگر را تا کنار دنیا برده بر میل شتایی که نصب
 شده بود - محکم ساختند و دوازده محکم فرمودم -
 که در جمیع محاکم مخصوصه معمول داشته این احکام را
 دستور العمل سازند - اول شیخ ذکوة از تنخا و میر بختی -
 و سایر زکایف که جاگیر داران هر صوبه و هر مرکز

بخت نفع خود وضع نموده بودند : دوم در راه های که
 مردی و راهزنی واقع شود - و آن راه قدس از آبادانی
 دور باشد - جایگاه داران نواح سرای و مسجد بنا کنند -
 و چاه بجا آورند - تا باعث آبادانی گشته جمعی در آن سیر
 نمایند - و اگر به محال خالص نزدیک باشد - مستصری
 آنجا سر انجام نماید - و در راهها بار سوداگران را
 بے اذن در صحن ایشان نگذارد - رسوم در مالک محسوب
 از کار و مسلمان هر کس که قدرت شود - مال و منال
 او بزرگوار او را بگذارد - هیچ کس در آن مداخله نکند -
 و اگر وارث نداشته باشد - بخت ضبط آن اموال مشرف
 و تجلیلدار علیحدہ تعیین نمایند - تا آن وجه بصورت شری
 که ساختن مساجد و سراها و مرتب پهلای نیکو و احداث
 تالابها و چاهها باشد - صرف شود - چهارم شراب و
 دوطبقه و آنچه از تقسیم مشروبات منبتی باشد - ناسازند -
 و نه فروشنده - با آنکه خود بخوردن شراب از نیکاب بے نمایم
 و از هر ده سالگی تا حال که عمو من به سی و هشت رسید -
 همیشه صداقت بآن کرده ام - در اوایل چوں بخوردن آن
 حریص بودم - گاهی تا بهشت پیاله عرق دو آتش تناول
 می شد - چوں رفقه رفقه در من اثر تمام کرد - در
 مقام کم شدن آن برآمدم - در عرض هفت سال از
 پانزده پیاله به پنج شش رسانیدم - و اوقات نوشیدن
 نیز مختلف بود - بعضی اوقات سه چهار ساعت نجومی از
 روز باقی مانده آغاز خوردن می کردم - و بعضی

اوقات در شب - و بزمی در روز - تا سی سالگی ہمیں
 نفع بود - بعد از آن وقت خوردن در شب قرار دادم -
 دریں ایام خود محض برائے گوارش طعام مے خورم +
 پنجم خانہ بیچ کس را مؤمل نساژد + ششم منع نمودم -
 کہ بیچ کس گوش و بینہ شخصے را بہ بیچ مناسبت نبرد -
 و خود نیز بزرگوار الہی نذر نمودم - کہ بیچ کس را ہمیں
 سیاست معیوب نساژد + ہفتم محکم کردم - کہ مختصہ بان
 خالصہ و جاگیر داران زمین رعایا را بتعدی نگیرند - و
 کاشت خود نساژد + ہشتم عاریل خالصہ و جاگیر دار
 در پرتگندہ کہ باشند - با مردماں بے محکم خویشی نکنند +
 نهم در کشور ہائے کلاں دار الشفا ساختہ اطبا را
 بہجت معالجہ بیماراں تعیین نمایند - و آنچه صرف و خرج
 مے شود - از سرکار خالصہ شریفہ بدرشد - دہم
 بہشت والدہ بزرگوار خود فرمودم - کہ ہر سال از
 ہینچہم ربیع الاول کہ روز تولد من است - بعد از
 ہر سالے یک روز اعتبار نمودہ در ممالک محروسہ
 دریں روز ہا ذبح نکنند - و در ہر ہفتہ دو روز
 ریز منع شد - یکے بیچ شنبہ کہ روز جلوس من است -
 و دیگر یک شنبہ کہ روز تولد پدر من است - کہ
 ایشان بسبب آنکہ ایں روز بہ حضرت پیر اعظم
 منسوب است - و روز ابتداء آفرینش عالم
 آن را مبارک دانستہ کفظیم بشمار مے کردند -
 و از مرد ہائے کہ در ممالک محروسہ گشتار مے

نصف

شد - بیکے ہمیں روزہ بودہ پازدہم بہ طریق عمومی حکم
 کردم - کہ مناصب جاگیر ہائے نوکران پدر من برقرار
 باشند و بعد ازاں بقدر حالت ہر کس بر منصبہائے ایشان
 افزوده از دہ دوازده کم نہ و تا دہ سی و دہ چهل
 اصناف مقرر گشت و عکوفہ جمیع اصحاب را از فراز
 دہ پانزدہ و ماہیانہ محل شادگرد پیشہ دہ دوازده فرمودم
 و بر رشتہ ہر یک از پزودہ داران سرپرست و عفت والدہ فرمودم
 خود بقدر حالت و نسبتی کہ داشتند - از دہ دوازده تا دہ
 و بیست افزودم و مدد معاش اہلئے ائمہ مالک محروسہ
 را کہ لشکر دہا اند - یک قلم مطابق فرامین کہ در دست
 داشتند - برقرار و مستم گزاشتیم و دبیران صدقہاں
 کہ از سادات صحیح النسب ہندوستان است - و مددشما
 منصب جلیل القدر صدرت پدر من بدو متعلق بود -
 امر نمودم - کہ ہمہ روز از باب استغفار را بنظر آرند -
 دوازدهم جمیع گنہگارانی کہ از سالہائے دیر در قلعہا
 و زندانہا مقید و محبوس بودند - آزاد نموده خلاص ساختیم

جشن بیست و یکمین روز از جلوس ہمالوں

روزِ سہ شنبہ بیست و دوم مجاہدے الثانیہ سنہ
 ہزار و سی و پنج ہجری قمریہ جہاں افزوز بہ مریح صل
 فحول نمود - و سال بیست و یکم از جلوس مبارک آغاز
 شد و بر ساحل دریائے چناب یک روز بلوارم جشن

نوری پرو داخته رونی دیگر از آن منزل کوچ فرمودند +
 دریں ولا آقا محمد ایچھے شاہ فلک باز گاہ شاہ عباس
 را مخصّص ایلطاف اوزان داشته خلعت با خنجر مرصع
 و سی ہزار روپیہ بہ او مرحمت فرمودند - و مکتوبہ
 کہ در جواب محبت نامہ شاہی مکاریش یافتہ بود - با
 گردن مرصع تمام الماس کہ یک لک روپیہ قیمت داشت -
 دکر خنجر مرصع نفیس نادر بہ رستم ارمغان حوالہ او
 شد + وہ اوراق سابق فرستادن عرب دست غیب بطرف
 ہمایت خاں بہجت آوردن فیلاں رنم زدو سکار سوار
 مکار گشتہ - و اشارتے بطلب او نیز رفتہ بود - دریں ولا
 بہ حوالیہ اوردو پیوستہ + با چھ طلب او بہ تحریک
 و کار پرہ داریہ آصف خاں شدہ بود - و پیش رہا -
 خاطر ایشان آنکہ اورا خوار و بے عزت ساختہ دست
 تعرض بہ ناموس و جان و مال او در زندہ - و این مطلب
 رگراں را بہ غلبت سبک دست پیش گرگشتہ + و او
 بر خلافت ایشان با چار پنج ہزار را پھوت خوں خوار
 یک رنگ و یک جہت آمدہ - و از اعیان اکثرے را ہمراہ
 آوردہ - کہ ہر گاہ کار بجاں و کاؤد باشنخواں رسد - و از
 ہمہ راہ و از ہمہ جہت مایوس گردد - برائے پاس عزت
 و ناموس خود بقدر امکان دست و پا زدہ باہل و
 عیال جاں نثار شوند +

وقت ضرورت چو نہاد گیرد
 دست بگیرد سر شمشیر نیز

با آنکه از روش آمدن او در مردم حرفه‌ای نداشتند
 مذکور شد. آصف خاں در نهایت غفلت و لجاجت پهلوانی بر
 می‌برد و چون خبر آمدن او بعرض اقدس رسید -
 شخصیت پیغام داده شد - که تا مطالبات دربار پادشاهی را
 به دیوان اعظم موقوف سازد - و مدعیان را بمقتضای
 عدالت تسلی نماید - را کورنش و ملازمت مشدود است و
 در باب خواجه برخیزد و پسر خواجه عمر نقشبندی که
 مهابت خاں دختر خود را با او متسوب نموده - و سابقاً
 مذکور شد - که او را نیز چنگ آورده بر زندان سپردند -
 حکم شد - که آنچه مهابت خاں به او داده رضائی خاں
 تحصیل نموده - بخواند عامه رساند - و چون منزل به کناره
 بهشت واقع بود - نواب آصف خاں با وجود چنین دشمن
 قوی بازو از سر و جان گذشته در نهایت غفلت و عدم
 احتیاط صاحب و قتل خود یعنی حضرت شاهنشاهی
 را در آن طرف دریا گذاشته خود با عیال و اطفال
 و ائمه خادم و حشم از راه پل عبور نموده
 درین طرف آب منزل گردید - و به چینی
 کار خانجات از زنانه و قهر خانه و غیره حتی که
 خدمتگاران و بندها را نزدیک محل از دریا محصور
 نمودند و معتقد خان بخشی و میر لوزک از آب گذشته
 شب در پیش خانه بود و علی الصباح چهل مهابت خاں
 دریافت - که کار بناموس و جان او رسیده -
 لا علاج درین وقت که هیچ کس در گرد و پیش

حضرت نمائندہ بود۔ با چہار پنج ہزار سوار را چہوت کہ
 آہا قول و عہد نمودہ بود۔ از منزل خود بر آمدہ
 نخست بر سر پل رسیدہ قریب دو ہزار سوار بر پل
 مے گرد آمد۔ کہ پل را آتش زدہ تا اگر کسی ارادہ آمدن
 داشتہ باشد۔ بدافعہ و مقابلہ قدم را مستحکم دارند۔ و
 خود متوجہ دولت خانہ مے گردد۔ و از دہرم گزشتہ
 بہ پیش خانہ معتقد خاں رسیدہ احوال پرسی نمود +
 معتقد خاں شمشیر بستہ از خیمہ بر آمد۔ و چوں چشمش
 بر او افتاد۔ از احوال شاہنشاهی استفسار نمود + و
 قریب بہ صد را چہوت پیادہ بزرگ و شمشیر در دست
 ہمراہ داشت۔ و از گرد و غبار چہرہ آدم خوب
 محسوس نہ شد۔ بر سمت دروازہ کلان شتافت + و
 در آن وقت در فضائے دولت خانہ معزودے از
 انہل یتاق و عجرہ و سہ چہار خیابہ سرے پیش دروازہ
 ایستادہ بودند + حاکم خاں سوارہ تا دولت خانہ رفتہ
 از اسب فرود آمد۔ در آن وقت کہ پیادہ شدہ بجانب
 منزل خانہ شتافت۔ قریب دو صد را چہوت ہمراہ
 داشت + معتقد خاں پیش رفتہ گفت۔ کہ ایں ہم
 گشتاخی و بیباکی از ادب دور است۔ نفسے کو توقف
 نمائید۔ تا من رفتہ عرض کورنش و نہ پیش بوسی نمایم۔
 اصلاً بموجب نہ پرداخت + و چوں بر دیو منزل خانہ رسید۔
 حکامان او تختہای دروازہ را کہ در شانان بہکشتہ
 احتیاط بستہ بودند۔ در ہم شکستہ بفضائے

دولت خانہ در آمدند و جتھے از خواصاں کہ بر گروہ و
 پیش آں حضرت بساحت حضور اختصاص داشتند -
 از گفتار حق و بعد من ہمایوں رسانیدند و آں حضرت
 از درون خرمگاہ بر آمدہ بر پاکی نشستند و دریں وقت
 مہابت خاں مراستم کوز نش بتقدیم رسانیدہ - آنگاہ بر
 دہر پاکی گہ دیدہ معروض داشت - کہ چوں یقین کردیم
 کہ از آسیب عداوت و دشمنی آصف خاں خلاصی و رہائی
 ممکن نیست - و بہ انواع و اشکام خواری و وسواری
 گشتہ خواہم شد - از روی اضطراب جبرأت و دلیری
 نمودہ خود را در پناہ آستان انداختم - اکنون اگر
 مستوجب قتل و سیاست ام - در حضور اشرف سیاست
 فرمایند و دریں وقت را چوتان او قوج قوج مستحق
 آمدہ در سلا پودہ پاؤشاہی را فرا گرفتند - و در
 خدمت آں حضرت بمجوہ عرب دست تحیب کہ دستیاب
 او بود - و ریر مستصود بدخشی و جواہر خاں خواجہ
 سراے و بلند خاں و خدمت پرست خاں و
 فیروز خاں و خدمت خاں خواجہ سراے و صبح خان
 مجلسی و سہ چہار نفرے از خواصاں - دیگرے حاضر
 نبود و چوں آں بے ادب خاطر اشدس را شورانیدہ
 مزاج اعتدال برشت را غیرت بہ جوش آمدہ بود -
 و مرتبہ دست بر قضاہ کشید رسانیدہ خیانتند -
 کہ جہاں را از لوث و مجور آں بے پاک پاک سازند -
 ہر بار ریر مستصود بدخشی بہ تڑکی عرض مے کرد - کہ

وقت مقتضی آن نیست - صلاح حال را منظور باید داشت -
 و سزای کره دار نامحار این تیره بخت بد کره دار را
 به امید و دادگر حواله فرماید - تا وقت اشتیصال او
 در رسد به چوں حرف او به زبیر دولت خواهی آراستگی
 داشت - ضبط خود فرمودند + و در اندک فرصت
 برانچوتان او درون و بیرون دولت خانه را را حاطه
 نمودند - چنانچه بغير او و نوکران او کسی دیگر بنظر در
 نی آمد + درین وقت آن بد عاقبت عرض کرد - که هنگام
 سواری است - به ضابطه مکتوب سواری فرماید - تا این
 غلام قدری در خدمت باشد - و بر مردم ظاهر نشود -
 که این مجوزات و گشتاخی حسب الحکم از من بفرموده آمد +
 و اسب خود را پیش آورده اصرار و الحاح بسیار
 نمود - که بر این اسب سوار شوید - غیرت سلطنت
 و محضت نداد - که بر اسب او سواری فرماید - حکم
 شد - که اسب سوار شے خاصه را حاضر سازند + و
 بخت لباس پوشیدن و اشتداد سواری خواستند -
 که به درون محل تشریف برند - آن یثیمه کار رضی
 نه شد + اقصه آن قدر مجال دست داد - که اسب
 خاصه را حاضر ساختند + و آن حضرت سوار شده
 دو نیز انداز بیرون دولت خانه تشریف بردند +
 بعد از آن بنیل خود را آورده اکتاس نمود - که
 چوں وقت غورکش و از دحام است بده صلاح دولت
 را درین نے داند - که بر بنیل نشسته غنچه فیکار گاه

نشوندند و آل حضرت بے مسامحه و مضایقه بر ہماں فیل
 سوار شدہ۔ یکے از راجپوتان مقتدر خود را در پیش فیل
 و دو راجپوت دیگر را در پس حوضہ نشانیدہ بود و در
 اثنا مقترب خاں خود را رسانیدہ بہ اشتہ ضارے او
 درون حوضہ نزدیک بہ آل حضرت رفتہ نشست و ظاہرا
 دریں آشوب گاہ بے تمیزی زخمی بر پیشانی
 مقترب خاں رسید و خدمت پرست خاں خواص
 کہ معتاد شراب و پیالہ خاصہ در دشت داشت -
 خود را بہ فیل رسانیدہ و ہر چند راجپوتان
 بہ سنان بزچہ زور دست و بازو مانع آمدند -
 و خواستند کہ او را جاکے نہ ہند - او کنار حوضہ
 را محکم گرفتہ خود را نگاہ مے داشت - و چوں در
 بیرون جلے نشستن نہ بود - خود را میان حوضہ
 گنجائید و چوں قریب ریم کردہ مسافت طے شد -
 گجنت خاں داروغہ فیل خانہ مادہ فیل سوارے خاصہ
 را حاضر آورد - و خود در پیش فیل دپرس در
 عقب نشستہ بود و مہابت خاں نشانہ کرد - تا آل
 بے گناہ را با پسرش شبید کہ دزد و باجگاہ در لباس
 سیر و شکار برستہ منزل خویش رہبری نمودند و
 آل حضرت بہ درون خانہ او در آمدہ زمانے توقف
 فرمودند - فرزندان خود را بر دور آل حضرت گردانید و
 و چوں از نور جہاں بیگم غافل افتادہ بود - دریں
 وقت بہ خاطرش رسید کہ باز حضرت شاہنشاہی را

به دولت خانہ بیدہ از آنجا ہٹاؤ نور جہاں بیگم باز
 بخانہ خود آرد۔ یہ ایں قصد باہر دیگر آل حضرت را
 بدولت خانہ آوردہ از قضا در ہنگامے کہ حضرت شہنشاہی
 بہ قصبہ سیر و شکار سوار شدند۔ نور جہاں بیگم فرصت
 غنیمت شمرودہ با جہاں خان خواجہ سرا کہ ناظر محلات
 پادشاہی بود۔ از آب گزشتہ بہ منزل برادر خود
 آصف خاں رفتہ بود و آل کم فرصت خبر رفتن
 بیگم یافتہ از سہوے کہ در محارستہ بیگم کردہ۔ نہایت
 کشیدہ ممتدد خاطر گشت۔ آنگاہ در فکر شہریار شد۔
 و دانست۔ کہ جدا داشتن او از دوست حضرت
 خطائے اشت عظیم۔ لاجرم رائے فارسیہ او
 بر ایں معنی قرار گرفت۔ کہ آل حضرت را باز سوار
 ساختہ بہ منزل شہریار برد۔ و آل حضرت از وسعت
 حوصلہ و گرانباری ہرچہ او مے گفت۔ مے کردند۔ و
 دریں وقت چھو نمبر شجاعت خاں ہٹاؤ شد۔ و
 چوں بخانہ شہریار در مے آمد۔ بہ راجپوتان اشارہ
 کرد۔ تا او را بہ قتل رسانیدند۔ با جملہ چوں نور جہاں بیگم
 از آب گزشتہ بہ منزل برادر خود رسید۔ و مناسبت
 دولت را طلب کردہ مخاطب و معاتب ساخت۔ کہ از
 غفلت و خام کار مے شما کار تا بہ ایں جا کشید۔ و
 آنچہ در مجاہدہ کس نہ گزشتہ بود۔ یہ ظہور آمد۔
 و در پیش خدا و خلق خجستہ زدہ کردہ خویش گشتید۔
 اکنون نہایت آں باید کرد۔ و در آنچہ صلاح دولت

وہ آمد کار باشد۔ بہ اتفاق موعوض باید داشت۔ ہمہ
یک دل و یک زبان بہ عہض رسانیدند کہ تدریس در دست
و رای صائب آن است۔ کہ فردا فوجہا تدریس دادہ
در رکاب سعادت از آب گزشتہ آن مفسدان را مقہور
و منکوب ساختہ بہ آستان بوسی بندگان حضرت سرفراز
شعیم۔ چوں ایں رای نا صواب بمسارح جلالت
اعلیٰ حضرت رسید۔ و از ضابطہ محفل دور نمود۔
ہماں شب مقرب خاں و صادق خاں بخشی و ہر مقصود
و خدمت خاں را چکے در چکے نزد آصف خاں و امثالہ
دولت فرستادند۔ کہ از آب گزشتن و جنگ انداختن
مخلص خطاست۔ زہار کہ ایں تدریس نا درست
را نتیجہ خام کاری و نا سازگاری دانستہ پیرامون
خاطر راہ نہ ہند۔ کہ بجز ندامت و پشیمانی اثری
بر آن مترتب نخواہد شد۔ ہر گاہ دریں طرف باشیم۔
بہ کدام دل گرمی و بچہ امید جنگ مے کنید؟ و بہ
جہت اعتماد و احتیاط انگشتزنی مبارک خود را مضروب
میر مقصود فرستادند۔ اما آصف خاں بہ گمان آنکہ
ایں حرفا نادر طبعیت مہابت خان بے حاشیت
باشد۔ و حضرت بہ تحریک او محکم فرمودہ نہ را فرستادہ
بہ ہماں قرار داد پایہ عہدیت افشردہ۔ دریں وقت
فدائی خاں چوں از قتلہ بہ داریئے نہادہ و قوت یافت۔
سوار شدہ بہ کنار آب آمد۔ و از آنکہ پہل را آتش
دادہ بودند۔ و امکان عبور مقصود نہود۔ بے تاب

شدہ در زیر بارانِ بلا و تلاطمِ فتنہ با چتریں نوکرانِ خویش
 رو بروئے دولت خانہ اشب بدایا زدہ خواست - کہ بہ
 شنواری عبور نماید - شش کس از ہر اہان او در
 موج فنا ہلاک گشتند - و چند نفرے از تہیئے آب پایاں
 رویہ اُفتادند - و نیم جالے بہ ساحلِ سلامت رسانیدند - و
 خود با اشب سوار بر آمدہ پچقلش نمایاں کرد - و دست
 اکثرے از رُفقاہے او بکار رسید - و چار کس از ہر اہان
 او جاں نثار شدند * و چوں دید - کہ کارے از پیش
 نے رہد - و غنیم زور آور است - و بخدمتِ اشرف
 نے تواند رسید - عطفِ عنان نمودہ از آب گزشت *
 و حضرت شاہنشاہی آلِ روز و آلِ شب در مشہرل
 شہر یار بسر بردند * روزِ فتنہ ہشتم فردوزی مطہر
 بیست و نہم مجاہدے الثانیہ آصف خاں با اتفاقِ خواجہ
 ابو الحسن و دیگر مناسے دولت قرار بہ جنگ دادہ
 در خدمتِ مہر علیا نور جہاں بیگم از گزرے کہ
 غازی بیگ مشہرلی نواڑہ پایاں دیدہ بود - قرار گزشتن
 داد * اتفاقاً بدترین گزرا ہماں بود - سہ چار
 جا از آبِ عمیقِ عریض گزشتند - و در وقتِ گزشتن
 انتظامِ افواج بر قرار نہادہ - ہر قوسے بہ طرفِ افتادہ
 آصف خاں و خواجہ ابو الحسن و ارادت خاں با بجائے
 بیگم رو بروئے قوچ کلانِ غنیم کہ فیلانِ کارے خود
 را پیش دادہ کنار آب را مضبوط ساختہ بودند -
 در آمدند * و فدائی خاں بفاصلیہ یک تیر پرتاب پایاں تر

مقابل قوت دیگر از آب گزشت * و ابو طالب را پس
آصف خاں و شیر خواجه و الله یار و بسیاری مردم
پایاں بر فدائی خاں عبور نمودند * و هنوز جمعی به کنار
پیوسته - و بعضی میان آب بودند - که افواج غنیم فیلاں
را پیش رانده حمله آوردند * و هنوز آصف خاں و خواجه
ابو الحسن در میان آب بودند - و محمد خاں از آب یک
جا گزشته بر لب آب دوم ایستاده تماشا می نمود
تقدیر می کرد - که سوار و پیاده و اسب و شتر
در میان دریا در آمده پهلوی بر یک دیگر پر زده سگی
در گزشتن دارند * درین وقت ندیم خواجه سرای
بیگم آمده آنها را مخاطب ساخت - که منو علیا می
فرمایند - که ایں چه جای توقف و تأمل است ؟ پاهای
همت پیش بنید - که به مجرور در آمدن شما غنیم مشرزم گشته
راو آوارگی پیش خواهد گرفت * از استماع ایں خطاب و
عتاب خواجه ابو الحسن و محمد خاں اسبان خود را در
آب زدند - و قوت غنیم و راجپوتان مردم ایں جانب
را پیش انداخته به دریا در آمدند * در عمارت بیگم
دختر شهزیار و صبیح شاه نواز خاں بودند - تیری
بر بانوسه دختر شهزیار رسید - و بیگم به دست خود
بر آورده بیرون انداخت - و ربابها به خوں رنگین
شد * و جواهر خاں خواجه سرا ناظر محل و ندیم
خواجه سرای بیگم و خواجه سرای دیگر در پیش خیال
چاں نشمار گزیدند * و دو زخم شمشیر بر خرطوم فیل

بیگم رسیدند و بعد از آنکه رُویِ فیل بر گشت -
 دو سه زخم بر چہ بر عقبِ فیل زدند - تا آنکہ قتشیرہا
 از پیچے ہم ے رسیدند - قلیباں آں سٹے در رائدنِ فیل
 داشت - تا جائے رسید - کہ آبِ عمیق آمد - و اشیای
 بہ شناوری افتادند - و ہم غرق شدن بُود - تا گریز
 عطفِ عنان نمودند - و فیلِ بیگم بہ شناوری از آب
 گزشت - و بدولتِ خانہ پادشاہی رقتہ فرود آمدند - و
 پُچوں را چپوتاں قصہ تمام بہ ایں جانب کردند - دریں
 وقت آصف خاں پیدا شد - و از بَرِ تکیہ زمانہ و بیراہ
 رحمتِ رفیقان و لطفِ نقش بد گِلہ آغاز کردہ روانہ
 شد - و ہر چہ حاضران از ایشان رنشاں خواستند -
 اثرے ظاہر نہ شد - کہ بہ کدام جانب رشتا فتنہ - و
 خواجه ابو الحسن گرم رائد - و از ہولِ اضطراب
 اسب بہ دوپا زد - و پُچوں آبِ عمیق بُود - و چون
 ے رقت - در وقتِ شناوری از اسب جدا شد -
 پس قاشِ زیں را بہ دو دست محکم گرفتہ - تا آنکہ
 غوطہ خورد - و نفس بند شد - قاشِ زیں را نگذاشت -
 دریں حالتِ محضہ ملاح کشیری خورد را رسانیدہ
 خواجه را بر آورد - و فدائی خاں با جمعی از نوکران
 خورد و چندی از بندگانِ پادشاہی کہ دوستی و آشنائی
 باوے داشتند - از آب گزشتہ با قویے کہ در
 مقابل او بُود - چپقلش کرد و غنیم خورد را برداشتہ
 تا خانہ شہر یار کہ حضرت شاہنشاہی در آں جا

تشریف داشتند - خود را رسانید * و چون درون
 ملپرده از سوار و پیاده بالا مال بود - او بر سر در
 ایستاده به تیر اندازی پرداخت - چنانچه تیر های او
 اکثر در صحن دولت خانه نزدیک به آل حضرت میرسید -
 و مخصوص خاں در پیش تخت ایستاده بود * با بچشمه
 فدائی خاں زمانه فتنه ایستاده تلاش می کرد * و
 از همزمان او سید مظهر که از جوانان کار طلب کار
 دیده و فدوی بود - و عطاء الله نام خویش فدائی خاں
 به حصول شهادت حیات جاوید یافتند * و سید
 عبد الغفور بخاری که از جوانان شجاع امت -
 زخم کاری برداشت - و چهار زخم به استپ سوار می
 فدائی خاں رسید * و چون دریافت - که کار می از
 پیش نمی رود - و به خدمت نمی تواند رسید - عفو
 عنان نموده از اردو بر آمد - و به طرفین بالا
 آب شتافت - و روز دیگر از آب گزاشته به رهناس
 نزد فزونداران خود رفت - و از آن جا عیال را
 برداشته بگرچاک گشته به رحمت سلامت کشید * بدین
 نام زیندار پرگنده مذکور با و رابط قدیم داشت -
 فزونداران را در آن جا گذاشته و خاطر از آن جانشین
 پرداخته جریده به جانب هندوستان شتافت * و
 شیر خواج و الله و دومی خان قراول باشی و الله یار
 و سرافق خاں هر کدام بطرفی رفتند * و
 آصف خاں چون دانست - که از دست جهانت خاں

خلاصی ممکن نیست - با پسر خود ابو طالب و دو بیست
 سیصد سوار مملوک از یار گیر و اهل خدمت بجا رتب
 قلعه آنک که در نیول او بود - رفت و چون
 به ربهتاس رسید - از ارادت خاں خبر یافت - که در
 گوشه فرود آمده - کسان خود را فرستاده به مبان بسیار
 او را نژاد خود طلبید - لیکن هر چند سعی کرد - او
 به همراه آصف خاں راضی نه شد - و آصف خاں
 بقلعه آنک رفته مختصن گشت - و ارادت خاں برگشته
 به اردو آمد و بعد از آن خواجه ابوالحسن به عهد او
 سوگند اقلینان خاطر یافته هایت خاں را دید - و
 ربهتاس بنام ارادت خاں و مقتدر خاں مشتعل بر سوگند
 غلیظ شوید بجز او گرفت - که گزند جانی و نقصانی
 بعزت و ناموس نرساند - آنگاه ایشان را همراه برده
 ملاقات داد و در همین روز عبد الصمد ناسر بخانه نهم را
 که به آصف خاں رابطه قوی داشت - و الحق جوان
 مقتدر بود - به شامت آشنائی او در حضور خود به قتل
 رسانید و مقارن این حال شاه خواجه ربهتاس نذر محمد خاں
 و ابلیخ به درگاه والا رسیده ملازمت نمود - و بعد از
 ادای کورنش و تسلیم و آداب که درین دولت معمول
 است کتابت نذر محمد خاں که مشتعل بر اظهار اخلاص
 و نیاز مندی بود - با شخص و هدایای آن ملک گردانیده
 آنگاه پیشکش خود را به نظر در آوردند - و سوغاتهای
 نذر محمد خاں و ابلیخ و غلام ترکی و غیره

مُوافِق پَنجَاه هِزار رُوپیہ قیمت شد۔ و عَجلانہ الوقت
سی ہزار رُوپیہ اِقام یافت * بارے پیش ازین نگاشتم و نگار
و قائل نگار گشت - کہ چوں آصف خاں بہ پہنچ و تہ از
مہابت خاں ایمن نہ بُود - بہ قلعہ اٹک کہ در جاگیر
او بُود - رُمنہ مخصُص جُست - و ہنگی دُویشت و پَنجَاه
کس از سوار و پیادہ با او ہتہاہ بُودند * مہابت خاں
چندے از احدیان پادشاہی و ملازمان خود و زمینداران
آں ذاجی را بہ سرکہ درگاہ پُرووز نام پسر خود
و شاہ قلی فرستاد - کہ گرما گرم شتافتہ بمُحاصرہ قلعہ
پہن دازند * آں نفوس در آں جا رسیدہ قلعہ را بہ دست
آوردند * و آصف خاں عنان بہ قضا سپرد - و
فرستاد ہای مہابت خاں بہ عہد و سوگند آرام بخش
خاطر مستوحش او گشتہ حقیقت را با مہابت خاں نوشتند *
و چوں توکب گہماں شکوہ از دریائے اٹک عبور نمود *
مہابت خاں از حقارت رُخصت حاصل نمودہ بہ قلعہ
اٹک رفت و آصف خاں را با ابو طالب پسرش و
خلیل اللہ دلبر میر میرال متقیہ و محبوبس ساخت - و
قلعہ را بہ ملازمان خود سپرد * و در ہمیں اثنا عبد القادر
برادر زادہ خواجه شمس الدین محمد خوافی را کہ از
مُصاحبان و مخصُصان آصف خاں بُود - با محمد تقی
بخشیہ شاہنہاں کہ در مُحاصرہ بُرمہا پُور بدست افتادہ
بُود - بہ تیغ بے باکی آدارہ صُحرائے عدم گردانید *
و ملا میر محمد قنومسی را کہ بسبب آخوندی نزد آصف خاں

بُود۔ وثنیکہ اور از زنجیر کر دند۔ بہ حسب اتفاق زنجیر
 حلقہ دار در پاسے او کر دند۔ چنانچہ باید۔ استحکام نداشتند۔
 بہ اندک حرکت از پاسے او بر آمد۔ ریں مقصد بہ حمل
 بر افسونگری و ساحرے او کر دند۔ او حافظ قرآن مجید
 بُود۔ و پہو شتہ بنیلاوت ایشغال داشت۔ و بہاے او
 بنیلاوت مستحضرک بُود۔ از ریں حرکت لب یقین کر دند۔ کہ مرا
 دُعاے ہرے کند۔ و از غلبہ و سواس و فزط توہم آن
 مظلوم را بہ تیغ ستم شہید ساخت۔ ملا محمد با قضاے
 صوری و کسب کمالات بنیور صلح و پرہیزگاری آراستگی
 داشت۔ افسوس کہ آن سفاک بے باک قذیر چنیں مردے
 ہم نہ شناخت و بیہودہ ضائع ساخت اداچوں بنواسے
 جلال آباد مژدول اُردو کے گہاں پرے اتفاق افتاد۔ جتنے
 از ہندو ماں آمدہ ملازمت نمودند۔ انکوں کے از مستعدان
 ہر سو سے کہ بیانی ایشان شائع است۔ بہ بہت عزت
 مرقوم سے کر دند۔ طریق آہا بہ آئین ہندو و ان نسبت
 نزدیک است۔ جتنے صورت آدمی از طلا یا از سنگ ساخته
 پرستش سے نمایند۔ و بیش از یک زن نے کُند۔
 مگر کہ زنِ اول ناز و گاہ باشد۔ یا با شوہر نا سازگار۔
 اگر خواہند کہ بخاتمہ دوشتے یا خویشتے بروند۔ از بالاے
 بام یک دیگر ترزدے کُند۔ و حصارِ شہر را جزو یک
 در نے باشد۔ و غیر از شوک و ماہی و مرغ دیگر ہمہ
 گوشت سے خورند۔ و حلال دارند۔ سے گویند۔ کہ از قوم ما
 ہر کس کہ ماہی خورد۔ اہنتہ کور شدہ۔ و گوشت را

یحییٰ کردہ مے خورند و لباسِ سُرخ را دوست مے دارند
 و مے دہ خود را لباس پوشانیدہ و مسخِ ساعۃ یا صراحی
 و پیالہ و شراب در گور مے گزارند و سوگند ایشان
 این است کہ کلمہ آہو یا پژ را در آتش مے زنند
 و بلا آں را از آں جا برداشتن بر درخت مے گزارند
 و مے گویند کہ ہر کس از ما پس سوگند را بہ دروغ
 خوردہ - اَلْبتہ بہ بلائے مُبتلا شدہ و اگر پدر زن
 پسر خود را خوش کند - بگیرد - و پسر در آں باب
 مضائقہ نمی نماید و حضرت شاہنشاہی فرمودند کہ
 ہر چہ دل شما از چیزای سہ دوستاں خواہش داشتہ
 باشد - درخواست نمائید - اسب و قمشیر و نقد و
 سروپایہ سُرخ ایتہاس کردند - و کامیاب گشتند
 و دریں اثنا جگتِ سنگہ پسرِ راجہ باسو از اُردو
 گہاں شکوہ فرار نمودہ بہ کوہستانِ شمشاد لائور کہ
 وطنِ اوست - تِناوت و دُمقارینِ ایں حالِ ماضی خاں
 بہ اِیالتِ صوبہ پنجاب رخصت یافت - و محکم شدہ کہ
 تنہیہ و تادیبِ جگتِ سنگہ نماید - و حضرت شاہنشاہی
 منزل بہ منزل بہ نشاطِ شکار پرداختہ - روز یک
 شنبہ بیستم اُردی بہشت در ساعتِ مسعود داخل
 شہرِ کابل شدند - و دریں روز بر فیل نشستہ بتار
 کُناں از میانِ بازار گذشتہ بہ باغِ شہر آرا کہ نزدیک
 بہ قلعہ کابل واقع است - نمودنِ اِجلال فرمودند
 روزِ چہمہ عَرۃ خرد داد بہ روضہٴ منورہ حضرت

فرمودند مکانی تشریف برده لازم نیاید مندی به تقدیر
 رسانیده از باطن قدسی موطن آن حضرت استبداد بهمت
 نمودند و همچنین به زیارت میرزا همدان و عجم پور گمار خود
 میرزا محمد حکیم البرک جسته از حضرت حق سبحانا تعالی
 التماس آمیزه زلف ایشان فرمودند * از غرائب اتفاقات که
 از نهانهای تقدیر بر منظر ظهور پدید آمدند * یادش کردار
 زینت مهابت خان است * تفصیل این اجمال آنکه چون
 آن جرمعت و گشتاخی در کنار آب بهت ازو به ظهور
 آمد - و مرا به بے حوصله با سپاه از غفلت خویش
 خجالت زده خاوند خویش گشتند - و امری که در
 محفل بیچاکس خطور نه کرده بود - چهره پدیدار ظهور
 گشت - را بچوگان او بنا بر تسلط و اقتدار که به حسب
 اتفاق روى نموده بود - خود سر و سرور گشته دست تعوی
 و تطاول بر رعایا و زیر دستا دراز کرده هیچ کس را
 موجود نمی شمردند - تا آنکه روزگار برگشت - و دست
 فتنه ارتش به خرمین پیوسته آن خود سرا را زد * با بجمه جسته
 از را خجوتان در چنگ که از شکارگاهها به مقتدری کابل
 است - رفته اشیا خود به چرا گرفته بودند * پچوں
 چنگ را بجهت شکار پادشاهی قرق ساخته به جمعی از
 احادیان حواله نموده بودند - بیکه از آنها مانع آمده کار
 به دورستی گزرا نید - و را خجوتان بے محابا آن بیچاره را
 به تیغ پاره پاره کردند * چندی از خویشان و برادران
 او و احادیان دیگر به درگاه رفته استغاثه و داد خواهی

نمودند - محکم شد - کہ اگر اورا شناختہ اند - تمام و نشان
 او معروف دارند - تا بہ حضور اشرف طلبیدہ باز پرس
 فرمائیم - بعد از اثبات خوں بہ سزا رسد * احادیث
 را بہ این محکم نسلی نگشتہ بر گشتند * راجپوتان نیز
 قریب بہ آنها فرود آمدہ بودند * روز دیگر احیاء مستعیدہ
 رزم و پیکار شدہ ہمہ یک جہت و یک رو بہ سر دایرہ
 راجپوتان آمدہ و چوں احادیث شیر انداز و توپچی
 بودند - بہ اندک زد و خوردے راجپوت بسیار کشتہ
 شدند و چندے را کہ مہابت خاں از قہر زندان حقیقی
 گرامی ترے دید - علت تیغ انتقام گردیدند - چہینا
 بہشت صد و نہ صد راجپوت بہ قتل رسیدہ بودند *
 و اخٹام کابل و ہزار جات میر ہما راجپوتے را در اطراف
 و نواحی یافتند - از کوتل ہندو کش گذرانیدہ فروختند *
 و بہ این طریق قریب بہ پانصد راجپوت کہ بیشترے از
 آنها سردار قوم بودند - و بہ شجاعت و مردانگی
 اشتهار داشتند - بہ فروخت رفتند * و مہابت خاں از
 شنیدن این خبر سراسیمہ و مضطرب سوار شدہ بہ ممبک
 کوکلان خود شناخت - و در اثنائے راہ نقش را طویر
 دیگر دیدہ از زیم و ہراس کہ مبادا دریں آشوب کشتہ
 شود - بر گشتہ خود را در پناہ دولت خانہ انداخت * و
 بہ التماس او جہنیاں و کوٹوال خاں و جمال خان خواص
 را محکم شد - تا این فتنہ را فرو نشاندند * دیگر بہ عرض
 رسید کہ باعث جنگ و مادو قساد بر لای الزماں خویش

خواجه ابو الحسن و خواجه قاسم برادر اوشت - هر دو را به
 محض طلبیده باز پرس فرمودند - جوابی که مایه تسلط خاطر
 شود - نتوانستند داد - چون کسان بسیاری از تیر و
 تفنگ به قتل رسیده بودند - ناگزیر مراعات خاطر او از
 لوازم فخرآمیزه تمام بریده ها را به وسع حواله کرده دند - و او
 در نهایت خواری و مشوای آنها را سروپا برهنه به خانه خود
 برده مقیم ساخت - و آنچه در بساط آنها بود - تمام را
 متصرف شد - درین ولا به عرض رسید - که عبیر حبشی
 در سن پستاد سالگی به اجل طبعی درگذشت + عبیر
 در فن پناه گری و سرداری و ضوابط تدبیر عریل
 و نظیر نه داشت - آوایش آل ملک را چنانچه باید - ضبط
 کرده بود - تا آخر عمر روزگار را به عزت بسر برد -
 و در این تاریخ به نظر در نیامده - که غلام حبشی بزرگ
 او رسیده باشد + و درین ایام سید بنوه حاکم دلی بموجب
 نوشته مهابت خاں عبد الرحیم خاں خانا را که متوجه
 جاگیر خود بود - بر گره داریده به لاهور فرستاد + درین
 ولا خبر رسید - که شهنشاه و الا نرث او سلطان دارالشو
 و سلطان آوردنگ زیب پسران شاه جهان به حواله
 اکبر آباد رسیدند + خاطر قدسی منظر از مژده وصول
 نهار کامگار چون کل شگفت - لیکن مهابت خاں
 به منظر خاں حارس دار الخلافه نوشت - که آنها را نظر بند
 دارد و به درگاه پیارد + چون توجیه خاطر اشرف به شکار
 بسیار بود - و شیفه آل حضرت درین شغل بحدی رسیده بود

که در حضر و سفر یک روز بے شکار ممکن نیست - که
 بسر آید - لاجرم دریں والا وردی خان قراول بیگی
 بخت شکار قمر غه تور کلائے که اہل ہند آں رانادر گویند -
 از پریماں تاریدہ ترتیب دادہ پیشکش نمود - مبلغ بیست
 و پنج ہزار روپیہ بر آں صرف شد - پنا بر آں در موضع
 از غندہ کہ از شکار گاہما سے مقرر ایں ملک است -
 بہ متصدیان پرکاری محکم شد - کہ تور مذکور را بہ شکار
 مجزودہ استادہ نمودند - و شکارے را از ہر جانب
 بہ تور در آوردند - و حضرت با پرستاران حرم سراے
 عروت بنشاط شکار توجہ فرمودند - شاہ اسماعیل ہزارہ
 کہ ہزار ہا جماعت اوسا بہ مجورگی و مروتدی قبول پیدا شدہ -
 با تواریخ و لواحق خویش در ظاہر دہ میر مانوس فرود
 آمدہ بود - حضرت شاہنشاهی با تور جہاں بیگم و اہل
 حرم بہ منزلی شاہ اسماعیل تشریف فرما شدند - و بیگم
 بہ فرودمان شاہ از اشام جواہر دراری مرقع آلات
 التقات فرمودند - و از آں جا بنشاط شکار پرداختہ قریب
 سی صد راس از زنگ و توج کوهی و خرہس و کشتار کہ
 دریں تور در آمدہ بود - شکار شد - و یکے از ہمہ کلاں تر
 بود - وزن فرمودند - سہ من و سہ سیر بہ وزن جالگیری
 در آمد - و از سوارخ آنکہ چوں خبر گشتاخی مہابت خاں
 بہ سنج شاہ جہاں رسید - مزاج بہ شورش رگرایید - و
 با وجود قلت جہیت و عدم سامان داعیہ مصمم شد - کہ
 بخت منت پندر والا قدر شتافہ سراے کہ دار ناہنجار در

دامن روزگار او رهند۔ یہاں عزیمت شتافتہ بہ تاریخ بیت
 و رسوم رمضان سال ہزار و سی و پنج با ہزار سوار از
 مقام ناسک بر تنگ ربات بر افراشتند۔ بہ گمان آنکہ شاید
 دریں مسافت بقدر کفایت جمیع فراہم آید۔ چوں اچھر
 نیم گشت۔ راجہ کشن سنگھ پسر راجہ رحیم کہ با پانصد
 سوار در موکب منصوبہ بود۔ بہ اجل طبعی در گزشت۔
 و جمعیّت او مستغرق گشت۔ و ہمگی پانصد سوار در
 غایت پریشانی و شکستگی ہمراہ ماند۔ و ارادہ سابق سامان
 پذیر نہ شد۔ ناگزیر راجہ عقدہ گشاے چھنیں تقاضا
 فرمود۔ کہ باید بولایت سٹہ شتافتہ روزے چند در آن سٹہ
 چوں گزرانید۔ بہاں داعیہ از اچھر بہ ناگزیر و از
 ناگزیر بہ حدود چودہ پور و از آل راہ بجسلیہ منتضت
 اتفاق افتاد۔ و حضرت جت آشانی در آیام ہرج و مرج
 از ہمیں راہ بہ ولایت رشتہ و ملک سٹہ تشریف بردہ
 بودند۔ و ایں موافقت با جدّ بزمگوار از بدائع روزگار
 است۔ چوں خاطر فیض مظاہر از سیر و نسکای گکار
 ہمیشہ بہاں کابل را پسند اختیار مے بود۔ روز دو شنبہ
 غرض شہر پور از کابل بصوبہ مستنقر الخلافہ کوس مراجعت
 بلند آواز گشت۔ دریں تاریخ خبر بیماری شاہزادہ پرویز
 بہ عرض رسید۔ کہ در قوچ قوی ہم رسیدہ ایشان را زانے
 ممتد بے شعور داشت۔ و بعد از تدبیرات قدرے خفت حاصل
 شد۔ و متفاریں ایں حال عرضداشت خاں جہاں رسید۔
 روضتہ بود۔ کہ شاہزادہ باز از ہوش رقتہ۔ و دریں مرتبہ

پنج گهرای که دو ساعت نجومی باشد - بے شعور بودند -
 ناگزیر اطلباً به داغ قرار دادند - و پنج داغ در سرو
 پیشانی و شقیقه ایشان گذاردند - مهلدا به هوش نیامدند -
 و بعد از ساعت دیگر افاقه بهم رسید - و سخن گفتند - و
 باز از هوش رفتند - اطلباً پیارے ایشان را ضرع تشخیص
 نموده اند - و این تفرقه افراط شراب است - چنانچه هر دو عم
 ایشان شاهزاده شاه مراد و شاهزاده دانیال به همین ریجاری
 مبتلا گشته کاسه سر را شنیده جام شراب کردند - درین
 ولا شاهزادگان والا گرسطان دارا شکوه و شاهزاده کوکب
 اند خدمت پدر به ملازمت جبر برادر آمده به آشنایان فوقی
 نیاز را توانی ساختند - و از فیلاں و جواهر مریض آلات قریب
 ده کب روپیہ پیشکش ایشان بنظر در آمد - درین میان
 از نوشتره فاضل خاں بعرض رسید - که با شقیقه سر سلطان
 دانیال سرخس در امر کوٹ از شاهنجهان جدائی گرفته به ملک
 راجه گج شکوه خود را رسانیده عتقریب به شاهزاده پوز
 خواهر رسید - و از سوارخ بهجت اخرا که درین راه به ظهور
 آمد - آوار گشته مهابت خاں از دوگاه است - تفصیل این
 داستان به رستم اجمال آنکه از تاریخ که آل پداند گشت
 مضمر چنیں گفتاخی نگه دید - مزاجش به شورش گزید -
 و ظروف حوصله اش تنگی کرد - و به انجیان دولت سلوک
 تا ملائم پیش گرفته دلبا سا از خود آزاده و خاطر پارا و فکر
 گره دانیید - حضرت شاهنشاهی با وجود چنیں گشتاخی و
 شعور ادب از کمال حوصله و چندی باری التفات و عنایت

ظاہر مے ساختہ - و ہرچہ نور جہاں بیگم در خلوت
 مے گفت - بے کم و کاست نزد او بیاں مے فرمودہ -
 چنانچہ نکتہ بر زباں آوردہ - کہ بیگم قصد تو دارد -
 خیردار باش ! و صبیحہ شامخواہ خاں نیر علیہ الرحمہ
 خاں خاں کہ در عقو را در دواج شایستہ خاں پسر
 آصف خان است - مے گوید کہ ہر گاہ دست یابم -
 ہایت خاں را بہ بندوق خواہم زد - و یہ اظہارہ را بے
 مقصدیات خاطر اورا مستمعین مے ساختہ - تا آنکہ رفتہ رفتہ
 تو مے کہ در ابتدا داشت - و از آل رہ گزر ہو شیار و
 بیدار مے بود - و جماعتی کثیر از را بچوٹاں با خود
 بدرنگاہ مے آورد - و برگرد و پیش دولت خانہ پلا
 مے داشت - کم شد - و آل ضبط و انتظام بر جانا مے
 و محلہ لوگران خوب او در جنگ احدیان کابل بہ قتل
 رسیدند - و نور جہاں بیگم بہ خلاف او پیوستہ در اتر
 فرستہ بود - و سپاہ نگاہ مے داشت - و مردوم و لیر
 جنگ آتما را دلاسا میکرد - و مشتال و امیدوار مے ساختہ -
 تا آنکہ ہو شیار خاں خاجہ سرلے بیگم بہ موجب رؤشتہ
 ایشان قریب بدو ہزار سوار از لاہور لوکر کردہ بہ خدمت
 شناسفت - و در رکاب سعادت ہم جمعیت نیک فراہم آمدہ
 بود - یک منزل پیش از رشتاس دیدن محلہ سواراں را
 تقریب ساعتہ فرمودہ - کہ تمام سپاہ قدیم و جدیدہ
 پوشیدہ در راہ بہ ایستہ - آنگاہ بلند خاں خاص را حکم
 شد - کہ از جانب حضرت نزد ہایت خاں رفتہ پیغام

گزارد - که امروز مردم بیگم خود را به نظر اشرف می گزارند -
 بهتر آن است - که مجرای اول را موقوف داربد نه مبادا
 با هم گفتگو شده به جنگ و نزاع کشد - و در عقب
 بلند خاں خواجه ائور را فرستادند - که این سخن پسندیده
 را مضموم او سازد و او حسب الحکم عمل نموده درین
 وقت به کورنش نیامد و روز دیگر پشایرے از پندگان
 پادشاهی در درگاه فراهم آمدند - و آنحضرت به مہابت خاں
 محکم فرمودند - که یک منزل از اردو پیش برود و اگر چه
 او از حقیقت کار آگاه گشت - بیکن پوچ چشمش از
 جنگ احدیاں نرسیده بود - کام و ناکام روانه پیش
 شد - و آن حضرت به تعاقب او سوار شده گردما گرم
 شتافتند و مہابت خاں دیگر خود را جمع ننواشت
 ساخت - و اند منزل پیش نیز کوچ کرده از دریای
 بہت گزشتہ فرود آمد و حضرت شاہنشاهی درین طرف
 مستحکم آراستند - و افضل خاں را نزد آن آشفتنہ دماغ
 فرستاده چهار محکم به تقریر او حوالہ فرمودند - محکم آنکه
 پوچ شاه جہاں به صوبہ تھڑ رفتہ - او نیز از پوچے او رود
 و آن مضم را به انجام رساند و دوم آصف خاں را
 به ملازمت حضور فرستاد و سوم ظہورث و ہوشنگ پسران
 شاہزادہ دانیال را روانہ حضور نماید و چهارم لشکری
 کہ پسر محلیص خاں را ضامن اوشت - و تا حال
 به ملازمت نیامدہ - حاضر سازد - و اگر در فرستادین
 آصف خاں کوتاہی کند - یقین شناسد - کہ فوج بر سر

او تعیین خواهد شد. افضل خاں پسران شاهزاده دانیال
 را همراه آورده معروض داشت. که در باب آصف خاں
 عرض می کنند. که بچوں از جانب بیگم اسکن میبستم. بیگم
 آن دارم. که اگر آصف خاں را از دست دهم. مبادا
 لشکر بر سر من تعیین فرماید. درین صورت بنده را
 بهر خدمتی که تعیین فرماید. بدان سرفراز شده بچوں از
 لاهور بکرم. دست بر چشم و دل گزاشته آصف خاں
 را روانه درگاه خواهم ساخت. بچوں افضل خاں عذر
 فرستادن آصف خاں معروض داشت. بیگم از حرفهای
 لغوی او به شورش در آمد. و افضل خاں باز رفته آنچه دیده
 و شنیده بود. پوست کنده ظاهر ساخت. و گفت. در
 فرستادن آصف خاں توقف مصلحت نیست. زیرا که طوری
 دیگر به خاطر نه رساند. که ندامت خواهد کشید. بچوں
 مهابت خاں اند حقیقت کار آگاه گفت. بی افکوره
 آصف خاں را خود آورده معذرت خواست. و به عهد
 و سوگند مخاطب ادرا برداشته و ملائمت فرادان ظاهر ساخته
 روانه درگاه نمود. بیکین ابو طالب پسر او را به جهت
 مصلحت که رقم بند بر گردیده. روزی چند نگاه داشت. و
 به ظاهر عزیمت خطه و آمده کوچ به کوچ روانه شد. و
 در بیست و سوم ماه مذکور مجبور مویک منصور از آب
 بهت واقع شد. و از غایب آنکه سوارش مهابت خاں و
 هرچ در مریخ او بر ساحل همین آب اتفاق افتاده بود.
 باز انحطاط اختر بخت و زمان را دبار او نیز بر کنار همان

در بیا روزه نمودند و پس از روزه چند ابو طالب پسر
 آصف خاں و بدیع الزماں داماد خواجه ابو الحسن و
 خواجه قاسم برادر او را نیز عقد خواسته به درگاه فرستاده
 چون در جهانبگیر آباد نمودن سعادت ارتفاق افتاد - داور بخش
 پسر خسرو و خان خاں و مقرب خاں و میر مجتهد و
 اعیان شهر لاهور به آستانه بوسی جبین اخلاص را
 نورانی ساختند و هفتیم ماه آبان به ساعت مشعور نمودن
 مکرپ اقبال به دار السلطنت لاهور چهره افروخته مراد
 گزیدند و درین روز مشعور آصف خاں به صاحب شو بلیغ
 پنجاب اختصاص یافت - و منصب و کالت فیمیه مراجم
 گزیدند - و محکم شد - که سر دیوان نشسته اند روزه
 اشتغال به تفتیش محامات مالی و مصلی پزدانده و خدمت
 دیوانی به خواجه ابو الحسن از رانی شد و افضل خاں از
 نقیر میر مجتهد به خدمت میر سامانی سرفرازی یافت و
 میر ندکوه به خدمت بخشی گری سر بلند گزیدند و سید
 جلال ولد سید محمد میره شاه عالم بخاری را که در سبجات
 آسوده اند - و احوال ایشان به تقریبات دیوس اقبال نامه
 ثبت افتاده - در خدمت وطن فرموده قبل بکست سوار شد
 ایشان کلف نمودند و نیز درین احوال به عوض رسیدند -
 که مهاجرت خاں از سمت راه طه عنان تافته به جانب
 هندوستان روانه شد و نیز به مسایع جلال رسیدند که
 بکست و دو لک روپیہ دیکلایه او از بنگاله فرستاده اند -
 به خواست دیلی رسیده - پنا بران صدر خاں و سپهبد خاں

و علی قلی درمن و کور الدین قلی و انیرای سندن
 با هزار احدی تبعین شدند - که بر جناح استیصال شتافتند
 زرها بدست آمدند و نفوس مذکوره متموجر این خدمت شده
 در حایک شاه آباد بآدمهای او که خزانہ می آوردند -
 رسیدند - و آنها با زرها در سرای متحصن شده تا ممکن و
 منظور بود - به مدافعت و مقابلہ پای صلاحت افشردند و
 بندگان دربار بعد از زد و خورد بسیار آسرا را آتش زده
 بدو در آمده مبلغ ها را منتصرف شدند - و آدمهای او
 قرار بر فرار داده راه اذبار رسیدند و فرماں شد - که
 زرها بدرگاه فرستاده شود به تعاقب مہابت خاں شتابند و
 و مقارین این حال خاں خاں را به منصب هفت ہزاری
 ذات و سوار از قرار دواشبہ و سہ اشبہ سرفراز نمودند
 خلعت و شہنیشہ و اسب پیچاق با زمین مرقع و نفیل
 خاصہ مرحمت نموده با جمعی از ملازمان شاہی به استیصال
 مہابت خاں مامور نمودند - و صوبہ انجیر بہ نیولی او
 مقرر شد و بجوں و جات سنگھ از ملوق خاں سرانجام
 نشدہ بود - و او را از دوستان مہابت خاں می دانستند -
 حکم شد - کہ از سعادت کورنش محروم باشد و دیہیں
 روز غلبیں خاں و جات سنگھ از کوشستان کائنگہ رسیدہ
 ملازمت نمودند و در ہمیں روزها بہ حکم خاں کہ خواست
 ملک کوچ داشت - فرماں صادر شد - کہ او را صاحب
 صوبہ بنگالہ ساختیم - ہذاں صوبہ شتافت بہ ضبط و تسکین
 آن ولایت پذیرد - و خانوادہ خاں را روانہ حضور نماید

شاهزاده پرویز از قوط باده پیکانی به مرض صرع مبتلا
 شد و رفتن رفتن از غذا نفرت بهم رسانید - و قوت
 تحلیل رفت - و هر چند اطباء به معالجات و تدبیرات
 پردازانند - بچون زمان ناگزیر در رسید - بود - اثری
 بر آں مترتب نگشت - و شب چهار شنبه به تاریخ هفتم
 شهر صفر سحر هزار و سی و شش را بجزیره پیکانی
 بفرستادند و کالبد آں مرحوم را بخت در آں شهر
 امانت فرمودند - و آخر به التبر آباد نقل کردند - و در
 باغی که سبز کرده آں سز و جو باده سلطنت بود - تدفین
 کردند - و بچون این خبر به صاحب عدیه رسید - رضا بقضای
 ایندو تعالی داده زخم درونی را به موهیم مبر و شکیبانی
 چاره فرمودند - و در سن سی و بیست سالگی وفات یافت -
 تاریخ فوت او بقصه از فضل چنین یافته اند - وفات
 شاهزاده پرویز - بعد از استماع این خبر به خان جلال
 حکم شد - که فرزندان و بازماندگان ایشان را روانه
 درگاه والا سازد - در خلای این احوال شاه خواجه ابلیخ
 نذر محمد خاں رخصت معاودت یافت - و سواى آنچه
 به دفعات به او عنایت شده بود - چهل هزار روپیه دیگر
 مرحمت گردید - و نمودن از نفایس هندوستان برآید
 خاں فرستادند - و در همین اوقات ابو طالب خلیف
 اقطاعی اختلاف آصف خاں به خطاب شایسته خاں
 نامور شد - و درین ایام هم موسوی خاں از دکن مراجعت
 نموده سعادت آستان موسوی دریافت - و درین بین میرزا

رستم صفوی به صوبه دارائی بهار فوق رعایت بر افراختند
 در همین هنگام از عرایض مستصوابان صوبه دکن به عرض
 رسید که یا قوت خان حبشی که در آن ملک بعد از عتبر
 سردار معتمد نر ازو نبود - و در حیات عتبر نیز
 رستم سالارائی لشکر و انتظام اقوام به عهده او مقرر بود -
 اختیار بهدگی و دولت خواهی را سرمایه سعادت خود دانسته
 با پانصد سوار بمحاصیله جالنا بلور آمده - بسر بلند را
 نوشته - که من با فتح خاں پسر ملک عتبر و دیگر سرداران
 نظام الملک قرار دولت خواهی داده از پیش قدمان پس
 میدان سعادت شده ام - و آن اشخاص هر یک به دیگر
 سبقت برده بپای در پی خواهند آمدند چوں خاں جهاں
 اند نوشته سر بلند را به بر حقیقت کار اطلاق یافت -
 کتابت مشتمل بر استعالت و دولت خواهی بسیار به
 یا قوت خان نوشته سرگردیم عزیمت گزیدند و بسر بلند
 را به نیز مکتوبه تعلی نمود - که در لوازم ضیافت و مراسم
 رقصاں داری کوشیده به زودی روانه گردان بلور سازند
 در اوراق سابقه قوم گزیده - که شاهجهان با منند دس
 از بندگان آستان - به جانب طهه منتضت فرمودند چوں در
 ایام شاهزادگی با پادشاه والا جاه شاه عباس طریقه دوستی
 و مصادقت متعین و ابواب مراسلات متبوع داشتند - و
 درین هرج و مرج شاه نیز متفحص احوال ایشان بودند -
 به خاطر صواب اندیش رسید - که بدان سمت شتافتند به ایشان
 نزدیک باید شد - بمشین که به آبهارائی و زبان و اشتقاق

ایشان غیاب شورش و فساد که مضر نفع شده - فرد نشینند +
 با نبطه یون به خواسته محمد پیوستند - شریف الملک که
 حارس آن ملک بود - نه هزار سوار و دوازده هزار پیاده
 فراهم آورده حصار شهر را استحکام داده قدم جزأت پیش
 گذاشت + و با آنکه فقط هفتای سی صد چهار صد سوار از
 بندای وفادار همراه شهریار بودند - ولی او تاپ مقابل
 ملایمان شاه نیاورد و به حصار شهر در آمده مقصد گشت +
 و چون از بیشتر مرمت قلعه نموده توپ و تفنگ بسیار در
 بروج و باره آماده ساخته بود - در میان کین برودن حصار
 در آمده بعد از مدافعه و مقابل آخر پای صلالت افشرد +
 و شاه جهاں مرده خود را منع فرمود - که بر قلعه نوازند -
 و رعیت خود را به توپ و تفنگ ضایع ناسازند - باوجود این
 معنی جمعی از جوانان کار طلب بر حصار بند شهر یورش نمودند -
 و از استحکام بروج و باره و کثرت توپ خانه کاسه ساختند -
 و ناگزیر عطفی غنا نموده دایره کردند + و پس از چند روز
 بهادران شیردل در بجزیر کسل مانده بزیق لایع به قلعه تاختند +
 و چون بر دور قلعه همه جا میدان مسطح بود - و اصلاً پستی و
 بلندی و دیوار و درخت نداشت - سپه بر روستبیده دویدند -
 فضا را در آن ضلع خندق عمیق و عریضی مملو از آب بود -
 پیش رفتن محال و پس گشتن از آن محالتر شد - در میان
 میدان نشسته توکل را حصار خود ساخته به درین وقت
 شاه جهاں بمکره بهم رسانید - و بنا بر بعضی موانع که
 روشتن آن حواله دارد - سفر عراق در محمد تقوی اقتاد +

و نیز خبر بیماری شاهزاده پسر ویند بنوالت پیکشت - و
 یقین شد - که این پس مرض جان بر نیست و هم
 درین ضمن مکتوب نور جهان بیگم رسید - مرقوم بود - که
 مهابت خان از صحبت نهضت مکتوب پادشاهی سرسبز گشته -
 مبادا از غایت شورش مزاج در راه غبار آبی به دامن
 پسران شما رساند - صلاح دولت در آن است که باز
 به مکتوب دکن عطف عنان نموده چند روز با روتکار
 سازند - ع

تا خود تنگ از پزده چه آرد بیرون
 پنا بر آں باوجود ضعف قوت و بیماری صتب پاکی سواه
 از راه عجزات و ملک نماط ممتوچ دکن شدند و درین
 ضمن خبر فوت شاهزاده پسر ویند رسید - و بر جناح اشتغال
 نهضت مکتوب منصور افتاد و در این راه است که
 سلطان محمود از همین راه آمده فتح بیت خانیه سومنات
 کرده - چنانچه مشهور است و شاه جهان به ملک عجزات
 در آمده از بیست گرد چرخ احمد آباد بگزید جان جانیر دریل
 نه بد را عبور فرمودند - و از کربلوی چهل ای که به راجه
 بکانه نعلیق دارد - بر آمده بناسک بر تنگ از مضافات دکن
 که مرقوم خود را در آن جا گزاشته بودند - نزول نمودند و
 و چون درین ملک عمارت نبود - در همان نزدیکی به خیر
 تافت در آن سرزمین رحل اقامت انداختند و درین
 وقت آن - ف - خاں که به منصب هفت هزاره ذات و سوار
 دو اسبه و سه اسبه قریق عزت بر افراخت و تا از قیصر

مهابت خاں و آسیب جان نجات یافتند بود. منصب و جایگزینی
 نداشتند. - اخوانش نامشروع بود و هم در آن اوقات از خاں
 متصدیان دکن به عرض رسید. که نظام الملک از کوناہ اندیشی
 و فتنه انگیزی فتح خاں پسر عثیر و دیگر تنزیہیت یافتہاں
 نو دولت را بہ حدود ملک پاوشاہی فرستاده غبار شورش
 و فساد برانگیختہ - لاجرم محمد الملک خان جہاں بہمت
 محافظت و محاربت لشکر خاں را کہ از بندہای کهن سال
 است و کار دان - بہ جرات بہرہاں بلور مقرر داشته
 خود با عساکر ظفر لوا متوجہ بالا گھاٹ شد. و تاکہ کی
 کہ محل اقامت او بود - عنان بمنارعت باز نکشید - و
 نظام الملک از قلعہ دولت آباد سر بیرون نیاورد. از
 سواران این ایام کشتہ شدن محمد مؤمن است - و او
 از سادات سیفی بودہ با سلسلہ نقیب خاں قرابت قریب
 داشت و چون از عراق آمد - حضرت عہدش آشیانی سیفی
 سادات خاں نیمرہ عم نقیب خاں را بوسی مشوب فرمودند
 در ہنگامی کہ عبور شاہ جہاں در ممالک شرقیہ افتاد -
 مشاہدہ را کہ در آن حدود جاگیر داشت - بہ خدمت ایشان
 پیوست - و چندے دریں ہرج مرج ہماہی گزید و
 سادات خاں کہ در خدمت شاہزادہ بہرہیز بود -
 روز شہائے با مبالغہ و تاکید فرستادہ او را نزد خود طلب
 کرد و آن خوں گرفتہ از خدمت شاہ جہاں جدا شدہ
 نزد سلطان بہرہیز آمد و چون خبر آمدن او بہ حضرت
 شاہشاہی رسید - او را احضار فرمودند و ہر چند شاہ بہرہیز

اثناس عفو گناه او نمود. اثناسی نه فرمودند. و آن سپید
 زاده را در پای قبل مست انداخته به محقوبت تمام
 سیاست فرمودند. درین وقت نظام الملک در قلعه
 دولت آباد جمید خان نام غلام حبشی را پیشوای خود
 ساخته مدار و اعتبار ملک و مال به قبضه اقلیدار او
 میسرود. اندر بیرون او و از اندرون ترش نظام الملک را
 مثل مرغی در قفس داشتند. و خبر آمدن خان جهان یقی
 شد. جمید خان بایسک یک هون که دوازده اک گروپی
 باشد. نزد او رفته به افسوس و افسانه او را از راه
 برده قرار داد. که مبلغ مذکور را بگیرد. و تمام ملک
 بالا گهاث را با قلعه احمد نگر به تصرف نظام الملک باز
 گذارد. بدقتان ازین افغان ناحق شناس که محقوبتی
 نداشت حضرت شاهنشاهی را فراموش کرده چنان ملک
 را به سه اک هون از دست داد. و بنام امرای
 پادشاهی که در خفانه جات بودند هم بفرستاد. که
 آن حال را حواله و کلاب نظام الملک نموده خود را
 به حضور رسانند. و همچنین بدین بنام پنهان خان
 حاجی احمد نگر ارسال داشت. بچون مردم نظام الملک
 جهت اخذ قاعه شتافتند. حاجی مذکور گفت. که ملک
 تعلق به شما دارد. مستصرف باشید. اما قلعه نمیکن نیست.
 که من از دست پدرم. آنکه فرمان شاهی بکامیاب
 آن وقت قلعه را خواهم داد. مجدداً هر چند و کلا
 نظام الملک دست و پا زدند. اثری بر آن مترتب نگشت.

و سپہدار خاں آذوقہ و ذخیرہ فراوان بدروں بپڑدہ و
 بہ اشتہار بیزج و بارہ پزداحت - د مردانہ قدم و ہمت
 محکم داشتند و دیگر نامزدان بہ نوشتہ خان جہاں ملک
 بالا گھاٹ را کل بہ و کلائے نظام الملک سپردند - و
 بہ بزمان پور آمدند بہ انحال حقیقت انحال حمید خاں
 حبشی و مکتوحہ او بہناہم غرابت مز قویم سے گزود - کہ
 ایں غلام را زنے بود از غریب زادہای ایں ملک - و
 در ایندائے کہ نظام الملک مفتون شراب شد - ایں زن
 بدروں حرم راہ یافتہ - شراب حقی کہ مردم بدروں را
 از آن آگاہی نبود - میرسانید - رفتہ رفتہ مدار و اختیار بیڑا
 بہ قبضہ اختیار شد ہر ش قرار یافت و از دروں مدار زندگانین
 نظام الملک بدست آن زن اُتادہ ہر گاہ آن زن سوار
 مے شد - سہران سپاہ و عمدہای دولت پیادہ در رکاب
 او مے رفتند - و مطالب خود عن حق مے نمودند - تا آنکہ
 عادل خاں فوجے بہ سر نظام الملک فرستاد - و انہیں
 جارب نیز خواستند - کہ لشکرے معین نمایند - و ایں زن
 بہ طوع و رغبت خود و خواہش تمام استدعای سپاہ از
 نظام الملک کردہ و ادرا دل نشیں ساخت - کہ اگر فوج
 عادل خاں را شکست دادم - زنے مقصد چہنیں کا ہے
 شکست شدہ باشد - و اگر نقش بر عکس نشست - شکست
 زنے چہ اعتبار و افتخار خواہد افزود بہ اقصای مادی
 گردگ فتنال مژ تکیہ ایں امر خطیر گشتہ بیہوشنہ در سیاق
 ایں یساق رقاب بہ قامت انگذدہ بہ اسب سوار مے شد -

و تخت و تختیبر مریع بر کر می بست و حلق های طلا
و مریع که به اصطلاح پند و شتاں کره گویند در دشت
نے انداخت - و دیگر اسباب بسیار و تحائف مردانه
یا خود همراه می داشت - و داد و بخشش و انعام و
بخشش را سبب می جست و بهانه می خواست و بیست
روز می نمی گذشت - که به سردار می رعایت نمی کرد -
و مبتلع میروم نمی داد و بعد از آنکه ملاقات معین و محافلات
فکینین ارتفاق افتاد - از علو همت و کمال جزأت ویرانه
با لشکر عادل خاں به مصاف آمد - و سپاه و سرداران را
به قتل و حزب و طعن و ضرب تفریب و تخریب نمود
قدم مزدانگی را و آں تخر زخار و میدان کارزار چوں کو
استیاد بر قرار داشت - و آں غنیمت عظیم را چنان
نکست قاصد داد که هیچ قبلاں و توپ خانه را بدست
آورده سالما و غانما را بیت مراجعت بر افراخت و درین
انحیان بعض رسید که امام قلی خاں فرمانروای توران
چند سال میر سید به کرد ایچیه حضرت شاهنشاهی را در
ماوراء النهر نگه داشته آدمیان سئوک نمود - و چوں خبر
بے غنایتی به شاه بهان و مخالفت نمودن ایشان
به والد و الا قدر شائع شد - لاجرم تازو و ممالک اسلام
بند الرحیم خواجه و ارکان خواجه را با شرافت تلف و
نقائش پدایا همرا و میر مذکور رخصت فرمود - و متمول
نیز نوشته مقصوب خواجه از سال داشت به خواجه از اعظم
سادات و از اجلای مشایخ ماوراء النهر است به نسب شریفش

امام جعفر صادق علیه السلام مُشتی می شود - و پادشاه
 نوران عبده الله خاں بخواجه جوئیبار جد بزرگوار آل جناب
 و نسبت ارادت داده بود - و اخصاص صادقانه داشتند حضرت
 شاهنشاهی آردن خواجه را کرامی داشته بر تعظیم او
 افزودند - و امرا و اعیان دولت را به استقبال فرستادند
 و چو آن کامل رسید - ظفر خاں استقبال نموده ایشان را
 بشهر آورد - و مجلس عالی آراشته لوازم هماننداری با تمام رسانید
 و حضرت شاهنشاهی در سه منزلت لاهور موسوی خاں را
 به خلعت خاصه و خنجر مُرتع به پیشوا در فرستاده مسرت بخش
 خارطه آل رسید عزیز شدند - و هم بهادر خان اوزبک که
 در زمان عبده المومنین خاں حاکم مشهد بود - و دیس درگاه
 منصب پهنزاری داشت - به استقبال نشاند - و چو آن
 خواجه بخواجه شهر پیوست - محکم اشرف خواجه ابوالحسن دیوان
 و ارادت خاں بخشی به استقبال او رفته ملاقات نمودند - و
 همان روز بشرف دست موسی آل حضرت مشرف گردیدند - و
 ایشان را از کورنش و تعظیم معاف فرموده شرائط بزرگی
 بجا آوردند - و قریب به آورنگ خلافت محکم به نشستن فرمودند -
 و پنجاه هزار روپی بر شیم انعام احسان فرمودند - و در روز دیگر
 چهارده تاپ طعام آغوش خاصه با ظروف طلا و نقره بجهت
 خواجه فرستادند - و تمام ظروف را با لوازم آل ایشان از لای دشت
 و در همین ایام صوبه داری بکمال از تغیر خاں زاد خاں بنام
 نگرم خاں ولد محکم خاں مقدر نشاند - چو نگرم خاں بمکومت
 آن ولایت کامیاب گردید - و بحسب اُتفاق فرمانی بنام

او عزت مند و ریافت - و او بر کشتی نشسته یا استقبال فرمال
 شتافت + از قضا غیر ازین دریاے منفرد مشهور که در بنگاله
 است - ناله آید - که کشتی را از آن محله باریست بنگال رانند
 بچوں شیخه حکم خان در اینجا باخری می رسد - به ملاها و اشاره
 می کنند - که کشتی را زمانه در کنار آب نگاه دارند - تا نماز
 عصر گذارده متوجه مقصد گردد و وقتیکه ملاها می خواهند
 کشتی را به کنار آب رسانند - بادے شدید می آید - پس
 کشتی را بر گزدانیدند - و از شورش تلاطم و حرکت بے موقع
 کشتی در آب فرو میرود - حکم خان با چند کس که در آن
 کشتی بودند - برخیزند و بفرمان می گردند - و یک منتهی
 از آن گزداد بیا بر نمانند و در خیال را پس حال
 خان خانان و لیدیرم خان در سبقت هفتاد و دو سالگی باجل
 طبیعی در کبریا و تفصیل این اجمال آنکه چوں به دلی
 رسید - منصف قوی بر مزاجش اشتیلا یافت - ناگزیر در آن
 مضر سعادتی توقف نمود - و در ادای سی سال هزار و سی
 و شش بجزی حیات عاریت را و دارع گفت در مقبره که
 بر اے دنگو خود ساخت نمود - مدون گردید و اندک اعظم
 امرای این دولت بود - و در عهد سلطنت حضرت عرش آشین
 مقدر خدمات شایسته و کتب عظیم گردید و از آن بنگاله
 کار نمایان که کرد حکمت فتح عجوات و شکست مظفر بود
 که به همان فتح عجوات از دهن رفته باز به تصرف
 او را - دولت قاهره در آمد و دوم فتح جنگ سهل - که
 بقدر دکن را با فیضان مست جنگی و توپ خان و عظیمی که

همراه داشت - و مشهور است که هفتاد هزار سوار نیز
 فراهم آورده بود - و خان خانان به بیست هزار سوار بمقابل
 او شتافت - و در دو روز و یک شب جنگ عظیم کرده بواسطه
 فتح و فیروزی برافراشت - و در آن مکرر مرد آژما مثل
 راجی علی سردار کے به قتل رسیدند و سوم فتح شد و ملک
 سید بود - که در زمان دولت حضرت جنت مکانی پسر
 کلانش شاه نواز خان به اندک مایه مردم غیر را شکست
 داد - چنانچه در موقع خود ثبت گردید که بے اعراق
 خانه زاد رشید بود - که اگر اجل اماں دادے - آثار نیک
 از دهر صفیہ روزگار یادگار ماندے به خان خانان در قابلیت
 و استفاد میتے روزگار بود - و نیز زبان عربی و ترکی
 و فارسی و ہندی مے داشت - و از اقسام دانش عقلی و
 نقلی حقاً علویم ہندی بہرہ دانی داشت - و در شجاعت و
 شہامت و سرداری رایتے بل آیتے بود - و بہ زبان فارسی
 و ہندی شعر نیکو گفتے - و واقعات بابر را بہجتم حضرت
 عرش آشیانی بہ فارسی ترجمہ کردہ و گاہے بیتے و احیاناً
 رباعیے و غزلے مے گفت بہ این چند بیت ازوست :

شمار شوق ندانستہ ام کہ تا چند است
 جز این قدر کہ ولم سخت آرد و مژدہ داشت
 بہ کیش بیدق و صفا حرف عہد بیکار است
 نگاہ اہل محبت تمام سوگند است
 نہ دام دائم و نہ دانہ این قدر دائم
 کہ پاسے تا بسم ہرچہ ہست در بند است

مرا فدائت محبت وے نئے دامن
 کہ مشتری چہ کس است و ہای من چند است
 اداس حق محبت عنایت است ز دوست
 و گرنہ خاطر عاشق بہ ہیچ خُرد است
 ازاں خوشم بہ سنجہای و نکش تو رجیم
 کہ اندکے بہ اداسے عشق مانده است

رباعی

ز تبار رجیم کن پیلے دل نہ روی
 پیمودہ بہ آذر وے دل در گروی
 گفتیم سخن و باز ہم مے گویم
 خواہش کاری ہمیشہ کاہش دروی

بچوں راجہ امر سنگھ زمیںدار ملک مانڈو بنگالی و دولت
 خواہی را اختیار نموده عریض کرد۔ کہ پدران من
 بہ سعادت آستان بوسی مستنید گشتند۔ من نیز امیر دارم۔
 کہ یہ ایں شرف فزین عزت افزاںم۔ چنانہ آں تہوہ خاں
 کہ از خدمتکاران زبان فہم بود۔ دستوری یافت۔ کہ
 راہمونیج سعادت نموده اورا یہ آستان قدسی پیار د۔ و
 بہ رحمت مرا قرار دے اور فرمان اشتیاق با خلعت و اسب
 مزینت شد و دیگر بچوں بہ مسامح رسید کہ مہابت خاں
 بہ خدمت شاہ جہاں رفت۔ علیٰ رُغم او خان جہاں را
 بہ خطاب سپہ سالاری امتیاز بخشیدند پدائوں تجلی از
 اجزای احوال مہابت خاں نگاشتند بلکہ وقایع سنگ میگرد۔
 کہ بچوں اورا از درجہ بر آوردند۔ اورا را کشتہ عظیم

عثمان نمود۔ لشکر پادشاهی در تعاقب او متعین شد۔ و او را
 از بیچ طرف راه خلاص و امید مناص نماند۔ ناگزیر نجات
 خود را منحصر در توسل شاه جہاں دارقہ عریضہ مضحوب
 یکے از مفتیان این نمود بہ خدمت آن حضرت فرستاد۔ و مضمون
 آن آنکہ اگر در قم عقوبت جرائد جرائم را میں بندہ کندگار
 کشد۔ رؤس امید بہ آن آستان آرد۔ شاہجہاں مقتضای
 وقت از تفصیلات او گوشہ فرمان مرحمت عنوان با بجز
 مبارک بہمت استال و تسلیم او فرستادند۔ و آن
 سرکشیدہ بادیہ ناکامی با تریب دو ہزار سوار از راه
 راج بیلہ و ملک بہر جی متوجہ شدہ بہ خیر پیوست۔
 و ہزار اشرفی نذر و یک الماس کلاں کہ بہت ہزار
 روپیہ قیمت داشت۔ با دیگر نفائس پیشکش گزرا تہ۔
 و بہ انعام خنجر و شمشیر مرصع و اسب خاصہ و قبیل
 خاصہ سراقازی یافت۔ و دریں ایام ہم خان جہاں
 روستہاے چنے در چنے فرستادہ عبد اللہ خاں را کہ در آن
 لواحق بود۔ بہ آمدن بزمان پور ترغیب و تخریب نمود۔
 و خان بہ عہد و پیمان بد استخاشاقتہ او را دید۔ و چون چند
 روزے در بزمان پور بہ گزرانید۔ خان جہاں بہ احوال
 اہل فساد از خان فیروز جنگ بدگماں شدہ روزے با
 یک خدمتکار بخانیدہ او آمدہ او را گرفتہ مقید ساخت و
 حقیقت حال را بدہ بار عرض نمود۔ و فرماں صادر شد۔ کہ
 او را بہ قلعہ اسیر بزدہ رنگا ہارند۔ و چون عہد شکنی
 در جمیع ادیان ممنوع است۔ خان جہاں در اندک مدتی بجزیرہ

آن یافت و شرح این داستان بر سبیل ایجاز آنکه
 چون دماغ او از عنایات سوزان حضرت شاهنشاه آشفته
 بود - بعد از آنکه آردشیر خلافت به جلوس جهان افروز
 حضرت جهان بانی از ارتفاع آسمانی یافت - پیوسته خود را
 یانده بشمار ناصواب و بخیالات فاسد آلوده می داشت -
 تا آنکه دایم بر مزاج او اشتیلا یافته قرار را برقرار
 اختیار نمود و شب یک شنبه پیش و هفتم ماه صفر سنه
 هزار و سی و نه با فرزندان و جمعی از اطفال از دارالخلافه
 اکبر آباد برآمده راه اردبار پیش گرفت - و آن حضرت در
 همان شب خواجه ابوالحسن و سپید مظفر خاں و الادی خل
 و رضا بهادر و پسر تقی راج را مقهور را با فرجی از ملازمان دربار
 به تعاقب او معین فرمودند - و ملازمان مذکور در حوالی
 دھول بود به او رسیده جنگ سخت در پیوست و در
 اثنا ی دار و گیر رضا بهادر مشرقت خود شگوار شهادت
 بخشید - و پسر تقی راج زخمی شد در میدان افتاد و
 خان جهان دو پسر خود را بکشتن داده خود بنیم جان
 اند آن مهلکه در پیاده بجانب دکن شافت - و به نظام الملک
 پیوسته محراب سلطنت شورش و فساد شد - و مقارن این
 حال نیز مقتضی مکرر جهان گشت بجانب دکن اتفاق
 افتاد - و در ساعت منوچهر دولت خان به یزدان بهادر بذات
 جهان آمد رونق و بها پذیرفت - و اعظم خان که در دولت
 جهانگیری خطاب ادرات خاں داشت - با عساکر لغز اثر
 به جهت استیصال او به بالا گهاڑ معین شد - و خروج

قاهر و پادشاهی را مکتوم با خان جہاں ارفاق مبارکت اُفتاد۔
 و ہر بار آئندہ تسلط و غلبہ از افواج شاہی بظہور رسید۔
 لیکن دفع آں مقہور میسر نگشت۔ تا آنکہ عنانِ ارباب
 بہ جانبِ ممالکِ شرقی کہ مساکینِ افغانہ است۔ مخطوف
 ساخت و خاقانِ گیتی ستان عید اللہ خاں بہادر فیروز جنگ
 را سردار کردہ و سپہ مظفر و معتد خاں کوکہ و رشید خاں
 و چندے دیگر از اُمرا ہمراہ نمودہ بہ تعاقبِ آں مقہور
 فرستادند۔ و لشکرِ فیروزی اثر در حوالیِ پرنسپل رسیدہ
 کہ بیست کرو چہیلا آباد واقع است۔ ہاں بے سعادت
 رسید و او از حیات و نجات نا امید گشتہ با جمعی از
 پسران و خویشان و نوکران قدیم پاسے جہالت افشردہ
 بہ جنگ پرداخت۔ و با دو پسر و بعضی از مقتسبان
 بہ قتل رسید۔ و خان بہادر فیروز جنگ میر بے مغر
 او را بہ دربارِ گندول مدار فرستاد و بہ تاریخِ بیست و یکم
 اسفندار در ساعتِ مشعود نہضتِ ریات اقبال بعزم
 سیر و شکارِ خطّہ و پندیر کشمیر اُفتاد و اس
 سفرِ اضطراری بود نہ را اختیار ی۔ چوں ہوا بے گرم در
 مزاجِ اقدس در غایتِ ناسازگاری بود۔ لاجرم ہر سال
 در آغازِ موسم بہار صلویتِ راہ بر خاطر اشرف و مزاج
 مقدس آساں شمودہ خود را بہ گلزارِ ہمیشہ بہار کشمیر
 فرودسِ نظیر مے رسانیدند۔ و مزہ خوبی با بے کشمیر را
 دریافت و استیفا بے لذاتِ آل را در شکِ بہشت نمودہ باتہ
 عنانِ عہد بہ صوبِ ہندوستان مخطوف مے داشتند و

چند روز پیش ازین به عید الرحیم خواجہ سی ہزار روپیہ
انعام فرمودہ بودند۔ دریں وقت ہم مادہ قبل با خود
نفرہ شفقت فرمودند +

جشن بیست و دومین نوروز از جلوس ہمایوں

روز یک شنبہ سوّم رجب سنہ ہزار و سی و شش
ہجری آفتاب جہاں تاب بہ ہرج محل شرف تخیل فرمود۔
و سال بیست و دوم از جلوس والا آغاز شد۔ و بر لب
آب چناب جشن نوروز ہماں از روز آمانگی یافت۔
و یک روز بہ لایق آن پڑاختہ کوچ فرمودند۔ و منول
بمنزل سیرگنوں و شکار انگنوں طے راہ فرمودہ در
ساعت قبض اشاعت بہ گڑھت سراے کشمیر منول اقبال
اتفاق افتادہ و جہاں بعوض رسیدہ بود۔ کہ حکم خان
حاکم بنگالہ عزیز بچہ فنا گشتہ۔ چنانچہ در اوراق سابق
بدان اشارہ رفت۔ دریں بین ندائی خان را بہ حکومت
صوبہ بنگالہ شرف امتیاز بخشیدہ۔ و منصب پنجزاری و
خلعت فارخہ و اسب عراقی ابن فرستادہ فرما ترولے ریل
رعایت باو فرمودہ بدانصوب رخصت نمودند۔ و منقر
گشت۔ کہ ہر سال پنج لک روپیہ برشم پیشکش شاہشاہی
و پنج لک روپیہ بصیغہ پیشکش بیگم کہ مجموعہ دہ لک
روپیہ باشد۔ بہ خزائنہ عامرہ داخل سازد۔ و دریں ہنگام
ابو سید میرہ اعتماد الدولہ نیز بہ حکومت طہٹ منتقد
شد۔ و بہادر خان اورنگ بہ حکومت ایل آباد بسبب

تَجَرُّمِ جَاهِلِیَّةِ قُلِّی خَاں غِلَعَتِ خَاصِ پُوشیدہ بدالِ صَوْبِ
 شِشائِ قُت + و نیز سزاکارِ کائِی بر جاگیرِ مَحْتَشَمِ خَاں مَقَرَر
 شدہ + بعد ازین حادثہ رُوئے داد کہ ذکرِ آں واقعہ
 دِل دُور و شَرَجِ اُمِّی حادثہ چکرِ سوز را زبانِ سَحْنِ
 آفرین و گوشِ دانشِ مَکَرِیسی توانائی نباشد - آں را کہ
 دید و جہاںِ مِیں بر مَحْنِ صُورَت و قَبُولِ سِیرَتِ آں
 خاقانِ دالِ شوکتِ اُفتادہ - داد - کہ سپہرِ شَعْبِدہ باز
 چہ باختہ ؟ و روزگارِ جہاںِ گداز چہ پزداختہ ؟

شَمِشْتِ جَوِ بر گاہِ شایِ شَمِشِ

رَکِرَفْتِ جہاںِ فِیہِ ظِلُّ اللہِ

رُوزِ رُودِ اَفسر و سَحْتِ بُودِ

کَرِیم و رَحِیم و جواںِ بَختِ بُودِ

با اَکملہ دینِ مَدَتِ کہ آں حُضرت در کُفِیرِ تشریف داشتند -
 مرضِ اِستِیلا پذیرِ یُفَت - و از غایتِ مُعَف و زِ بَیْزِ پُیوستہ
 بر ناکیِ رُشْمَتِ یہ سیر و سواریِ خُود را مَشْغُول
 میداشتند + رُوزِے دُرْد و وجعِ شَدَتِ کُود - و آثارِ
 یاس و اِزْخامِ بر وجناتِ احوالِ پَرْتَوِ اَکَلند - و حُرْمَتِ
 کہ بُوئے نا اُمِیدِی از آں مے آمد - بے اِحتِیاجِ بر زبانِ
 جاری شد - شورِ شے عَظِیم در مَرْدُمِ اُفتادہ - پَرستارِ اِن
 بِساطِ قُذِب را بِنایتِ مُعْطِیْبِ ساخت - لیکن چوں چند
 رُوزِے از حیاتِ مُستَعارِ باقی بُود - در آں مرتبہ بَیْزِ
 گَزِشت + و بعد از چند رُوزِے بانہ اِشتِها مَقْضُودِ گشت -
 و طَبِعتِ اَزِ اَشیؤں کہ مُصاحِبِ چہل سالہ بُود - نَفرتِ

گزید - بقیه از چند پیالیه شراب انگوری بچرخید و دیگر هرگز
 توجهی خاطر نمی شد و درین وقت شهیار را به راشدا و
 مرض داء الثعلب آب رو رفت - و موی برودت و ابرو
 و مژه تمام بر ریخت - هر چند اطباء به مداوا و علاج
 پردازاختند - اثری بر آن مترتب نگشت - تا آنکه از
 شهر رفتگی ایتماس نمود - که پیشتر به لاهور رفته چند
 روزی به معالجه و مداوا پردازد - و به محکم اشرف
 روانه لاهور شد و داور بخش پسر خسرو که نظر به
 بود - او را بر فور جهان بیگم بجهت نظام کاری آن
 برگزید روزگار و شرایط حرم و احتیاط حواله نموده بود
 که مقید دارد - پس ایتماس نمود - که به دیگر حواله
 نشود - از و گرفته حواله ارادت خاں نمودند و بمقارن
 این حضرت شاهنشاهی به تماشای مچھی بھون و اجول
 و دیرناگ مهنضت فرمودند و در اثنا سیر خاں زاد خاں
 پسر مہابت خاں از بنگال آمد و باشتاں بوسی سرافراز
 آمد - و یک زنجیر قبل خوش نسب پیشکش کرد و
 سید جعفر که از خدمت شاه جهان تخلص نموده بود -
 به ملازمت اشرف پیوست و در خلال این احوال
 رایات عزیمت به صوب دار السلطنت لاهور از قلاع
 یافت و در مقام بیرم کله به نشاط شکار پردازاختند
 کیفیت این شکار مکرر در آذوقه گذشته رنگاشته کاک
 بدایع رقم گشته و کوهیست بغایت بلند - و در تیره
 نشین که بجهت تیر اندازی ترتیب یافته - چوں زمینداران

آہواں را رائدہ بر تیغہ کوہ بر مے آورند۔ و بہ نظر
 اشرف در مے آید۔ و تفنگ را سراسنت ساختہ مے اندازند۔
 و ہمیں کہ بہ آہو مے رسد۔ از خزانہ کوہ جدا شدہ
 متعلق زناں آمدہ بروئے زمین مے افتد۔ و عجیب
 نمودے مے کند۔ زیرا کہ لشکار گاؤ غریبے است۔ بالآخرہ
 یکے از پیادہاے آں مرز بوم آہو را رائدہ آورد۔ و آہو
 بر پڑچڑ شگے جا گرفت۔ و چنانچہ باید۔ خوب محسوس
 نمے شد۔ پیادہ خواست۔ کہ بیشتر آمدہ آہو را از آں
 مکان براند۔ بجز و قدم پیش گزارشتن پاسے خود را
 نتوانست مضبوط ساخت۔ در پیش بونیر بوزد۔ دست بر آں
 انداخت۔ کہ خود را تواند نگاہداشت۔ قضا را بونہ کفہ شد۔
 و از آں جا متعلق زناں بحال تباہ بر زمین افتاد۔ ہماں
 افتادن بود و جاں دادن بہ از مشاہدہ ایں حال مزاج
 اشرف بشویش و آشوب گرایید۔ و خاطر قدسی مظاہر
 بغایت مکرر گشت۔ و نزدیک لشکار کردہ بہ دولت خانہ
 تشریف آوردند۔ بہ مادر آں پیادہ آمدہ جزع و فزع بسیار
 ظاہر ساخت۔ اگرچہ او را بہ نقد تسلی فرمودند۔ لیکن
 خاطر اشرف تسلی نمے یافت۔ گویا ملک الموت بہ ایں
 صورت جلوہ گر شدہ بہ نظر آں حضرت در آمدہ بود۔
 از آں ساعت آرام و قرار از ول پرقت۔ و حال مستحضر
 گشت۔ بہ از ہرم کا بہ تھنہ و اتھنہ بہ راجع تشریف
 آوردند۔ و بہ دستور معمود یک دو ساعت از روز مانده
 کوچ فرمودند۔ و در اثناے راہ پیالہ خواستند۔ و ہمیں کہ

بر لب زنداند - گوارا نشد - و طبیعت بر گفت و تار بسین
 به دولت خان حال بریں موال بود - آواخیر شب - که
 در حقیقت آخرِ روزه حیات بود - مقرر بان بساطِ قُوب را
 روزه اُرمید سیاه شد - نفسی چند به سختی بر آمد - و هنگام
 چاشت روزه یک شنبه بیست و هشتم شهر صفر سنه
 هزار و سی و هفت هجری مطابق یازدهم آبان ماه الی
 سال بیست و دوم از جلوس اشرف بهاسی روزه آن
 حضرت از آشیانه خاک پرواز نموده سایه بر فزق
 ساکنان خطئه افلاک افکند و در سبقت شمت سالگی
 جان بجان آفرین سپردند و از سُورج رامین واقع
 دل خراش و وقوع رامین حادثه جگه تراش جهان بشویش
 و آشوب گرا بُید - و جهانیاں سر رشته تندر از دست
 داده سر اسیمه شدند و

منتخبات بوستان

باب چهارم در تواضع

پس لے بندہ افتادگی کن چو خاک
 ز خاک آفریدند آتش میباش
 به بیچارگی تن میشد آفت خاک
 از آن دیو کردند این آدمی

ز خاک آفریدت خداوند پاک
 جریس و جهان سوز و سرکش میباش
 چو کندن کشید آتش هتوتاک
 چو آن سرفروزی نمود این کی

حکایت در ہمچین معنی

فجّل شد چو بہنای دریا برید
 گر او بہت حقّا کہ من نیستم
 صرف در کتابش بجاں پذیرید
 کہ شد نامور لوئوسے شاہنوار

یکے قطرہ باران ز ابرے چکید
 کہ جائیکہ دریا شد من کیستم
 چو خود را بجشتم حقارت پذیرید
 سپہرش بجائے رسانید کار

بلندی بیاں یافت کہ پشت شد
 در نیستی کوئت تا بہت شد

حکایت در معنی نظر کردن مزدان حق در خویشتن به تحفات

<p>نه دریا بر آمد پریشان نمود نهادند رختش بجای عزیز که خاشاک مسجد پیشان در گرد بر بوس رفت و بازش نشان کس نبرد که پیر وای خدمت ندارد فقیر که ناخوب کردی به رای تنباه که مزدان نه خدمت بجای رسد که آس یار جان پیر و دل فروزد من آلوده بودم در آن جای پاک که پاکیزه به مسجد از خاک و غص که آفتاب دارد تن خویش را که زین بام را نیست سگم جزمی</p>	<p>جوانی خردمند پاکیزه بودم درو فتنل دیدند و فقر و نیاز سر صابران گفت روزی مرزد همان سکنی مرزد رهرو شنید بر آن حمل کردند برنا و پیر و سر روز خادمی گرفت برآه نداشتنی آس کودکی خود پسند که رفتن گرفت از سر صدق و وفاد نه کرد اندر آن نقد دیدم نه خاک نگرفتیم قدم لاجرم بانه پس طریقت جز این نیست درویش را بلعیت باید تواضع گزین</p>
--	---

حکایت سلطان بایزید بستانی قدس سره در تواضع

<p>نه گزابه آمد بچروں بایزید فرو بستند از سرائے بسر کف دستش بگذاشت امان بزرگ</p>	<p>شنیدیم که وقت سحر گاو عید یک مشت خاکسترش به خیر بهشت و زواید و شاد و شاد</p>
--	---

<p>که آس نفس من در خجیر آرتشم مجرورگان مکرده در خود نگاه مجرورگی بناموس و گفتار نیست تواضع سر بر لغت افراد است بگردان فتنه سرکش نشد خودی</p>	<p>بخاکستر روی در هم کشم خدایینی از خوشبختی زین خجیر بلندی بدخوئی در پندار نیست تکبر بخاک اندر اندازد است بلندیت باید بلندی خودی</p>
--	--

گفتار در عجب و عاقبت آں - و شکستگی و برکت آں

<p>ز مغرور دنیا ره دیس بجوے گرت جابه باید مکن چوں خال گسای کس برد مزدوم هوشمند ازین نامور نه محله بجوے رنگه چوں لوطی بر تو کبر آورد تو نیز از تکبر سخی هنجار چو استاد بر مقام بلند بسا ابتاده در آمد ز پای رگه نفهم که خود هستی از عیب پاک یکے حلقه کعبه دارد بدست گریس را بخواند که نگه اردش</p>	<p>خدایینی از خوشبختی زین خجیر بچشم حقارت نگه در سسای که در سرگرا نیست تقدیر بلند که خوانند خلقت پندیده بجوے مجرورکش نه زین بچشم خرد نمائی که پیشت تکبر سسای بر افتاده هر هوشمندی خود که افتادگانش رگه فتنه جابه تخت مکن بر من عیب ناک یکے در خرابان افتاده مشت در آں راه براند که باز اردش</p>
---	---

نه مستطیر شدت آں باعمال خجیر
 نه راس را در تو به بشت است پیش

حکایت درویش و انشمنه و قاضی مُتکبر

در کبودان قاضی بصف بر نشست
مُعرفت گرفت آشتیش که چیز
زرد تر نشین یا پرو یا پراشت
چو سر پیچ ات نبشت شیری مکن
سرکامت بفضل است و در ثبت بقدر
همین شردن ساری عفو بهت بست
بخواری بنفشه ز بالا به پشت
خود تر نشست از مقامی که بود
لم و لا نسلم در انداختند
بلا و نعم کرده گردن دواز
رفتادند در هم بمنقار و چنگ
یکه بر زمین میزدی هر دو دست
که در حل آن ره نبردند هیچ
بغرضش در آمد چو شیر عریں
نه رنگهای گردن بجست قوی
نگفتند - از نیک دانی بگو
بد لها چو نقش نین بر رنگاشت
تلم بر سر حرف دعوای کشید
که بر عقل و طبعت هزار آفرین
که قاضی چو خر در خوابی بماند
به اکرام و تکلفش رفتاد پیش

نقیه کهن جامه تنگدشت
نگ کرد قاضی درو نیز نیز
ندان که برتر مقام تو نیست
بجای بزرگان و لیری مکن
نه هر کس سزاوار باشد بصد
درنگ ره چه حاجت که ماند گشت
بجزت هر آنکو فرو تر نشست
چو آتش بر آورد درویش دود
نقیه آن طریق جدل ساختند
گفتند بر هم در رفتن باز
تو گفتی خردسان شاطر بختنگ
یکه بخود از خشمناکی چو مشت
رفتادند در عقد و بیج بیج
کهن جامه اندر صف آخرین
که بزرگان قوی باید و معنوی
مرا نیز بزرگان حرف است و گری
به کلک فصاحت بیای که داشت
سر از کوی صورت معنی کشید
نگفتندش از هر کنار آفرین
سمند سخن تا بجای بر اند
چون آمد از طاق و دشتار خویش

که بایستات قدر تو نشناختم
 در پنج آیدم با چنچین مایه
 محترف بدلتاری آمد برش
 بدشت و زهاں منح کزدش کرد
 که فزدا شود بر کهن میزبان
 چو مومام خوانند و حدیو کبیر
 تفاوت کنند هرگز آب نلال
 خرد باید اندر سر مرد و مغز
 کس از سر بزرگی نیززد پیچ
 میفرماید مردون بدشتار و ریش
 به صورت کسانیک مردم و ش اند
 به قدر پهن چشت باید محل
 نه روز یا را بلندی نکوست
 بدین عقل و بهمت نخواهم کست
 چه خوش گفت خرد و در مکه
 مرا کس نخواهد خریدن هیچ
 جعل را همان قدر باشد که بهشت
 نه مفیص مال از کس بهتر است
 بدین شیوه مرد سحرگه چشت
 دل آزرده را سخت باشد سخن
 چو دشتت رسد مغز دشمن بر آرد
 چنان ماند قاصی بخورش اسیر
 بدندان گزید اندر تعجب بدین

به شکر قدر و مت نبود انتم
 که بنیم ترا در چنچین بایه
 که دشتار قاضی بند بر سرش
 مینه بر سرم پارسه بند خور
 بدشتار پیچ گزم سر گراں
 نماینده مردم بچشم حقیر
 گرش کوزه زرین بود یا سفال
 نباید مرا چوں تو دشتار نفر
 کدو سر بزرگشت و پله مغز نیز
 که دشتار پیچ است و ریش چشت
 چو صورت چنان به کدم در کشته
 بلندی و غشی کهن چوں رطل
 که خاصیت نبشکه خود در دشت
 و گر میرود صد غلام از پست
 چو بز داغش بر طبع جا پله
 به دیوانگی در حریم بیچ
 و گر در میان شقایق نشست
 غدار چهل اعلس پوشد خشت
 با پ سخن کینه از دل بشت
 چو خدمت بختا دوستی کمن
 که دوست فرو شوید از دل غبار
 که گفت آن لذا آیدم عیسیر
 پادش درو دیده چوں در توین

و زانجا جوال رُجعه بهمت بتافت غریب از بزمِ دکان مجلس رُجاست لقیب از پیش رفت و هر سود وید یکه گفت ازین رُجعه شیرین نفس بر آں صد هزار آفرین کایں بگفت	بروں رفت و باز مل نشان کس نداشت که گوئی چشبین شوخ چشتم از عجب است که مژده بریں و صفا و صورت که دید دریں شهر سعدی شناسیم و پس حق تلخ بریں تا چه شیرین بگفت
---	---

حکایت شهید فروش

فکده خنده انگیزم سے فروخت بتائے ریاں بسته پُچوں نیشک گر او زهر بزدل داشتے نے اکتل گرانے نظر کرد در کار او دگر روند شد گرد و گیتی دواں بسے گفت فزاید خول پیش پس شبانگه چو نقدش نیاید بدست چو عاصی تَر عرش کرمه رُجعه از وعید زنش گفت بازی گناں شوئے را حکایت سلیمان و دانیال و یونس و عیسی مکن خواجه بر خوشنقش کار سخت رگر گفتم که بهیم دلمت چیز نیست	که دها ز شیرین پیش مے رسوخت برو مشنری از گس بهشت رُجعه زدند از دشت او چل عمل حد بُزد بر رُجعه بازار او عسل بر سر و سر که بر ابرو داں که نشست بر انگیزش گس بول تنگ رُجعه بگفت زشت چو ابروئے زندانیاں رُجعه رعید عسل تلخ باشد فروش رُجعه را که پُچوں سیفه ابرو و بهیم در کتید که بد خوئے باشد نیک ناسر سخت چو سعدی زبان خوشتر نیز نیست
---	---

حکایت در معنی تواضع نیک مردان

شبنیم که فزانی حق پرست ازاں تیره دل مرد صافی درون	رگر بیاں گر گفتش یک رند ممت قضا خورد و سر بر نه کرد از سئون
--	--

یکے گفتش آخر نہ مردی تو نیز شنید ایس سخن مزد پاکیزه مخی درد مشیت نادان زگر بیان مرد ز ہشیار عاقل تر بید کہ دشت ہنرور چنیں ز مد کا کافی کند	تھمٹل در پخ اشت ایہیں بے تیز بد گفت ایہیں ندرع یا من گوہ کہ یا شیر جنگی سگالہ نبرد نمد در زگر بیان نادان مست جفا رہید و رزہ باقی کند
--	--

حکایت در اغواۃ نفوس مردواں

سگے پاپے صحرا نشین گزید شب از درد بیچارہ خواہش نبود پدر را جفا کرد و تنہی نمود پس از گریہ مرد پر آئندہ روز مرا اگر چہ زو تو ستے بود بیش محال است گر تیغ بر سر خودم تو اں کرد باناکساں بد لگی	بختیے کہ زہرش ز دندان چکید بجیل اندرش دغزنے بود خود کہ آخر ترا نیز دندان نبود ز بخت بد کاسے مالک دل فروز در پخ آدم کام و دندان خویش کہ دندان پاپے سگ اندر ہم و لیکن نباید ز مردم سگی
--	--

حکایت معروف کزخی و مسافر رنجور

کسے راہ معروف کزخی بخت شنیدیم کہ رہتاش آمد یکے سروش موس و روش صفا رختہ شب آنجا پہنکند و بارش نہاد ز خواہش گرفتہ شبان یک نفس نہادے پریشان و طبعے درشت ز زیادہ ناپیدن و محنت و خیز	کہ نہاد معروفی از سر سخت ز بیچارہ بیش تا بزرگ اندکے موشیش جاں در تن آویختہ رواں دشت در بانگ و نالیش نہاد نہ از دشت فریاد او خوب کس نمے مزد و خلفے بہ بخت بخت گرہفتند ازو خلق راہ گریز
--	---

نمانده نه مزدوم در آل بقیه کس
 شنیدیم که شهباز خدایت خفت
 شبی بر سرش بشکر آورد خواب
 به یک دم که چشمانش خفتن گرفت
 که لغت برین نسل ناپاک باد
 بلبیب اعتقادان و پاکیزه بلاش
 چه داند که انبانی از خواب مست
 سخنانی معکبه به معروف گفت
 رفو خورد شیخ این حدیث از کرم
 یک گفت معروف را در زلفت
 بره و نهی سبب گو سرخوش گیر
 نکوئی و رحمت بجای خود است
 سر سفل را گردد بارش مینه
 مکن بایداں نیکی آس نیک بخت
 نکویم مراعات مزدوم مکن
 با خلاق نرخی مکن با درشت
 گم اوصاف خواهی سبک حق نیناس
 به بخت آب رحمت مکن برخیس
 ندیدم چینی بیچ بر بیچ کس
 و خندید و گفت آس و لایم جفت
 که از ناخوشی کرد برین خوش
 جفاے چینی کس بیاید بشاؤ
 چونید را قوی حال ربی و خوش

همان ناآواں ماند و معروف بس
 چون دواں میاں بست و کرد آنچه گفت
 که چند آورد مزد ما خفته تاب
 مسافر پرانده گفتن رگرفت
 که نام اند و ناموس و زرق اند و باد
 فرید شد پائرسی رخ و دش
 که بچاره دیده برهم نه بست
 که بکدم چرا غافل از دس و خفت
 شنیدند بوشیدگان حرم
 ندیدی که درویش ناال چه گفت
 نعت بر جاے دیگر زبیر
 و لے بایداں نیک مزدی بدست
 سر مزدوم آزار بر سنگ به
 که در شوره نادان نشاند درخت
 کرم پیش نامزدماں گم مکن
 که سگ را نماند چون گویه پشت
 بسیرت به از مزدوم نا سپاس
 چون کردی مکافات بر بیخ نویس
 مکن بیچ رحمت برین بیچ کس
 پریشان مشو نهی پریشان که گفت
 مرا ناخوش از کس خوش آمد بکوش
 که نشاند از بهقاری غم
 به مکارانه با بر ضعیفان بخش

اگر بخود همی پس صورتی بچوں طلسم وگر پزورانی درخت کرم نه بینی که در کزخ تیرت یسے است بدولت کسانے سر افراتند تیکر کند مردو حشمت پرشت زبان که حشمت بحکم اندر است	زبیری و رشت زبیری و چو رحتم بر نیکنامی مجوری لاجرم بجزو گور معروف معروف نیست که تاج تیکر ریشد اکتند زبان که حشمت بحکم اندر است
--	--

حکایت در گشتنا حئی درویشان و حکیم پاوشاها

<p>یک صایح از پاوشاهان شام در اطراف و بازار و کسے که صاحب نظر بود و درویش دوست دو درویش در سحره محفته یافت شب سرد و شال و پده نابوده خواب سبک زان دو میگفت با دیگرے گه راس پاوشاهان گردن نواز در آیند با عاجزان در پرشت پرشت بریں ملک وادایه ماست همه سحر اینیاں چه ویدی خوشی اگر صایح آتجا به دیوار باغ چو مرد این سخن گفت و صایح شنید دے رقت تا چشم آفتاب مداں هر دو کس را فرشتاد و خواند</p>	<p>بر دل آمدے ضبحم با غلام بر شیم عرب نیمه بر بشته کوسے بر آں کیں دو دارد یک صایح اوست پریشان دل و خاطر آشفتہ یافت چو حزبا تامل کناں آفتاب که در مردن محشر بود دادے که در اندویش اند و با کام و ناز من از گور سر بر نیگرم ز حشمت که بشو غم افروز بر پایے ماست که در آخرت نیز زحمت کشی در آید بختش بر دهم رداغ وگر کون آتجا مصایح نوبد ز چشیم خلایق فرو شست خواب بهیبت نشست و سحرمت نشانند</p>
---	---

فرود شست شال گردو دل از وجود
نشسته با نادران نیل
مقطر گناں جامه بر عود سوز
که لای حلقه در گوش محکم جاں
ز ما بشد گانت چه آمد باشد
بخشید در روزه درویش دگفت
ز بیچارگان روزه درسم کشم
که ناسازگاری گئی در بهشت
تو فردا سخن در بردیم فراز
شرف بایدت دشت درویش گیر
که امروز خجیم ارادت نکاشت
به تو گانی خدمت تو از مزد گوی
که از خود پرسی، پنجه تبدیل زاب
که سوزیش در سینه باشد چو شمع

برایشان بسیارید باران مجود
پس از پنج سوا و باران و سبیل
گدایان بے جامه شب کزده روز
یکے شکست ازیناں ملک راهناں
پیشیدگان در مجرگی رشد
شیشه ز شادی چو گل بر شاکست
من آنکس یتیم کز عرویر چشم
تو هم یامن از سر برین خوب زشت
من امروز کز دم در ضلع باز
چنین راه گره مشکلی پیش گیر
بر از شاخ طوبی کس بر داشت
ارادت نادری سعادت مجوس
کذا کس بود چوں چراغ التهابا
وجودی در دشتائی به جمع

حکایت اندر مشهوری خوشین بیناں

ولیک از تکبر سرے مشت داشت
وے پُر ارادت سرے پُر عروور
یکے حزن او را نیاموختن
بدو گفت دانایے گردن فراز
انایے که پُر شد رگر چوں پرد
تو از خود پرسی زان نئی میروی
زنی گرد و باز اے پُر معرفت

یکے در خجیم اندک دشت داشت
سوسه کوشیار آمد از راه دور
خردمند از دیده بر دوختن
چو بے بهره عزم سفر کرد باز
تو خود را گماں مزد دے پُر خرد
ز دعوای نئی آے تا پُر شوی
ز هشتی در آفاق سخی صفت

حکایت درین که نار غضب را غیر از آب حلیم و نرمی فرو نهند

<p>بشتم از یک بشد سر بتافت چو باز آمد از راه خشم و ستیز بخون تشنه حلاوت ناهنریاں شنیدم که گفت از دل تنگ دلش که پیوسته در لغت و ناز و نام میاد که فودا بخون منش یک را چو گفت و سه آمد بگوش سه بر سرش داد و بر دیده بوس برین از چناناں تنگیس جایگاه غرض زین حدیث آنکه گفتار نرم نه بدنی که در معرض تنگی و تنبیر تواضع کن آنکه دوست با خشم نشند</p>	<p>بفرمود بجهنم کش در نیافت بشنیدم زن گفت خونش بریز بر من کزده و شنید چو تشنه زیان خدایا بعل کز دوش خون خویش در اقبال او بوده ام دوست کام بگریید و مجرم بشود و دشمنش و اگر دیگر خشمش نیاید بوش نهادند رایت شد و طیل و کوس رسانید دهرش بدان پایگاه چو آب است بر آتش مژد گرم بپوشند خفتان صد کوه حیر که نرمی کند تنگی بر نه کند</p>
---	--

حکایت در بجز و نیاز صلا

<p>ز ویران عارف نژده بگوش بر گفت گوی سگ ایچ چاست نشان سگ از پیش و از پس توید چهل باز گردیدن آغاز کرد شنید از درون عارف آواز پارس</p>	<p>بیکی را گیار سگ آمد بگوش در آمد که درویش صاحب کجا شد بجز عارف آنجا دیگر کس ندید که شرم آمدش کشف آن راز کرد بلا گفت بر در چو پائی در آس</p>
--	---

نه پنداری آكه دیدو روشنم
چو دیدیم كه بیچارگی مے خرد
چو سگ بر درش بانگ كردم مے
چو توباهی كه در قدر والا رسی
درین حضرت آناں رگرفتند صدر
چو سیل آندر آمد بهول و زبیب
چو شبنم بر افتاد ریشكین و محمود
كز اندر سگ آواز كند این منم
ز نهادم ز سر سبزه زلای و خرد
كه ریشكین نواز سگ ندیدم كے
ز شیب تواضع ببالا رسی
كه محمود را خرا تر نهادند قدر
فتاد از بلندی بسر در ریشیب
نگر كافتابش به عیون مژد

حكايت حاتم اصم و سیرت او در تواضع

مگروه بر آند ز اهل سخن
بر آمد طنبین گس با نداد
همه ضعیف و خاموش کید بود
نگه كرد نشیخ از سر اعتبار
نه هر جا شكر باشد و شهد و قند
يكے گفت از آن حلقه اهل رای
گس را تو چون نعم كندی خروش
تو كاگاه گردی ببانگ گس
بشتم گناں گفتش آكه تیر خوش
كسانیکه با من بخوت در اند
چو پوشیده دارندم اخلاق دوس
خا مے نمایم كه مے نشنوم
چو كالیوه دانشم اهل نشست
اگر بر شنیدن نیاید خوشم
كه حاتم اصم بود باور مكن
كه در چشمره عجب بوقی رفتاد
گس قند پنداشتش فید بود
كه آكه پای بند طمع پای دار
كه در گوشها دام باز است و بند
عجب دارم آكه مزد را و خدای
كه ما را با نخواستاری آمد بگوش
نشاید اصم خواندنت زین رهپس
اصم به كه گفتار باطل رنوش
مرا عیب پوش و هنر گفتار اند
كند به تنیم زیر و نشوت زلوان
مگر كز تكلف صبر و شوم
بگویند نيك و بدم هر چه هست
ز كز دار بد دامن اند كشم

بحال بتائیش فرا چه مشو
سعادت بخت و سلامت نیافت
ازیں به نصیحت گریه بایست
چو حاتم اسم باش و رغبت نشو
که گزدن ز گفتار سعدی ز نافت
ندام پس از دے چه پیش آیدت

حکایت زاهد تبریز و دُرُو

عزیزے در اقصای تبریز بود
شبے دید جالے که دُرُوے گفت
کساں را خبر کرد و آشوب خاست
چو نامزد آواز مژوم شنید
بیبیہ از آن گیر و دار آمدش
ز رخت دل باز سا موم شد
به تاریکی از پئے فراز آمدش
که یارا مژو کاشنایے تو ام
ندیم بسر پنجگی چوں تو کس
یکے پیش خضم آمدن مژو وار
باین هر دو خصلت عظام تو ام
گیت رای باشد بچکم کرم
سرمیست کتاه و در یست سخت
گلخنے دو بالایے هم بر نیم
به چشمانک در دستت افتد بساز
به رولداری و چالپوسی و فن
جانم و شب که فرد داشت دوش
بنطاق و دستاره رختے که داشت

که همواره بیدار و تنبیز بود
به پنجید و بر طرف با می گفت
ز هر جانب مزد با چیب خاست
میان خطر جالے بودن ندید
گریزے لوث اختیار آمدش
که شب دُرُو پیچاره مژوم شد
بر او دیگر پیشباز آمدش
به مردانگی خالک پاسے تو ام
که جنگ آوری بر دو نوع است و بس
دوم جان بدر بردن از کارزار
چه نامی که کولایے نام تو ام
بجائیکه میدانمت ره برم
نه پندام آنجا خداوند رحمت
یکے پاسے بر دوش دیگر نیم
از آن به که گزودی تسبیحت باز
کشیدش مژو خانو خیریتن
به کشش بر آمد خداوند هوش
ز بالا بدانان او در گواخت

<p>دُر آسجایر آورد غوغا که دُر بدر جشت ز آشوب دُر دُخل دِل آسوده شد مروتیک اعتقاد نصیحت که بر کس ترمیم نکند عجب نیست در سیرت بخوان در اقبال نیکان بدان میریند</p>	<p>ثواب آسے بخاناں بیاری و مژد دواں جامع پارسا در بغل کہ سرگشتہ را بر آمد مراد بخشود بر وے دل نیک مرد کہ نیکی کنند از کرم یابداں اگر چه بدان اہل نیکی رہیند</p>
--	--

حکایت مہلول دانا

<p>چو بگزشت بر عارف جنگ جوے گر این مدعی دوست نشناخته ہمہ خلق را نیک پنداشته</p>	<p>چو پیش گفت مہلول فرستہ مخی بہ پیکار دشمن نپروانختے کہ از بستہ حق خبر داشته</p>
---	---

حکایت لقمان حکیم و مزد بغدادی

<p>نه تن پزور و ناوک انعام بود به بغداد در کار گل داشتش کس از بندو خواجہ نشناختش ز لقمانش آمد بنیبه دواز بخشید لقمان کہ پوزیش چه سود بیک ساعت از دل بدر چوں ستم کہ سود تو مارا زیانے نکند مرا حکمت و معرفت گشت بیش کہ فرمایش و نشا کار سخت چو یاد آید سخته کار گل</p>	<p>شیدیم کہ لقمان سیہ نام بود یکے بندو خویش پنداشتش بسالہ سالہ پسر داشتش چو پیش آمدش بندو رفته باز بپایش در افتاد و پوزیش نمود بسالہ ز جوت چکار خوں ستم و سلہ ہم بخشایم آسے نیک مرد تو آباد کردی شیشتران خویش غلامے است در ختم آسے یک بخت دیگر رو نیازمش سخت دل</p>
--	--

هر آنکس که بجز بزرگان نبود	نرسود دلش بر ضعیفان شود
چنین گفت بهرام شه با وزیر	که دشمنان با زیر دستان بگیر
گر از حاکمان سخت آید سخن	تو با زیر دستان درشتی سخن

حکایت سید الطائفة حضرت جنید
بفادای قدس سره و سنگ خدایت

شنیدم که در دشت صنعا جنید	سنگ دید بر کشته دندان ز صید
ز نیروسیه سر بچرخ شیر بگیر	ز دانه عارچه چو روباه پیر
پس از عزم آمد و گرفتن به پای	کند خنجره از گوشه دانه
چو میشکین و بیطافش دید و ریش	بدو داد یک پینه از زار خویش
شنیدم که میگفت و نحو میگفت	که داند که بهتر از ما هر دو کیست
بنا بر من اندو از این بهترم	در تارچه راند قضا بر سرم
گرم پاسه را با تلغوز ز جلای	بسر بر زخم تارچه عفو حلالی
وگر کشتوت معرفت در برم	نماند به رشید از این کمترم
که سنگ با همه زشت نامی چو مزد	مراد را بدوزخ نخی پند
ره این است سندی که مروان راه	بجوت نکند در خنجر زنگاه
ازین بر ملائک شرف داشتند	که خنجر را به از سنگ نه پنداشتند

حکایت مشرب مشمت و
پازسای نیک بخت

بیکه بر بلبل داشت مشمت	بشپ بر سر پازسای شکست
------------------------	-----------------------

<p>چو روز آمد آن نیک مزدِ حلیم که ده نشیبت مفود بودی و مشت مرا به شد آن زخم و برخاست بهیم ازین دوشتان خدا بر سرانده</p>	<p>بر سنگدل میزد یک مشت سیم ترا و مرا میبسط و سر شکست ترا به نخواهد شد الا به سیم که از خلق بشیاء بر سر خورد</p>
---	--

حکایت در معنی وفای مردان بر جفای تا اهلان

<p>شنیدیم که در خاک و تش از بهان مجرد به معنی نه عاریت به دلق سعادت گشاده در سه سوخته او زبان آورده بے خرد سخته سزد که ز شمار ایزن نمک و دندان و ربو دامد بشویند چو گربه گربه ریاضت کش از بهر نام و غرور بے گفت و خلق برو انجمن شنیدیم که بگریخت دانای و تش و گر راست گفت آه خداوند پاک پسند آمد از عیب جو به خود گر آنی که دو شمت گوید مرغ و گر اهل مشک را گنده گفت و گر میرود در پیاز این سخن نه آیین عقل است و نه خرد</p>	<p>یکه بود در سنج خلوت ز بهان که بیرون کند دست حاجت بخلق در از دیگران بشته بر مرصه او ز شوخی به بد گفتن نیک مزد بجایه سلیمان نشستن چو دیو طبع کرده در صید موشان گوسف که طبل تپی را رود بانگ دود بر ایشان تفریح گناها مزد زن که یارب مرا بر شخص را تو به بخش مرا تو به ده تا مگر دم هلاک که معلوم من کرد خوسه بدم و گر نیستی گو بر باد سنج تو بجموع شو کو پراگنده گفت چنین است گو گنده مغزی سخن که دانا زریب مشغول خورد</p>
--	--

پس کار خویش آنکه عاقل نشست تو نیکو روش باش تا بد سگال چو دشمنی است آید ز دشمن سخن جز آنکس ندانم زکو گوئی من	زبان بد اندیش بر خود بدست نیاید به نقص تو گفتن مجال تو بر زیر دستان درشتی سخن که روشن کند بر من آهوسه من
--	---

حکایت

کسے مشکلی مبرود پیش علی ابیر مدو بند مشکلی شکشای شبنم که شخص در آل انجمن نه برنجید ازو حیدر ناخجی بگفت آنچه داشت و پاکیزه گفت پسندید ازو شاه مزدان جواب به از من سخن گفت و انا یکیست گر امروزد بودی خداوندی جاه بدر کدوے از باز که حاجیش که من بعد بے آمدی سخن یکے را که پندار در سر بود ز غمش ملال آید از وعظ سنگ نه بینی که از خاک افتاده خوار مری آے حکیم آستینهای در چشم کساں در نیاید کسے	که تا مشکش را کند منجلی جوابش بگفت از سر علم در لے بگفتا چینی نیست یا لوان حسن بگفت از توانی ازین به بگوے بگل چشمه خور نشاید زهر گفت که من بر خطا بودم او بر صواب که بالاتر از علم او علم نیست نکرده خود از کبر در کس نگاه فرد کو فتدے به ناداد جیش ادب نیست پیش بزرگان سخن میدار هرگز که حق بشنود شقاقت ز باران نروید ز سنگ بروید گل و شلفه نو بهار نجا زینی از غوغا سخن خواجه پر که از خود بزرگی نماید لے
--	---

گو تا بگویند شکست هزار
چو خود گفتی از کس توقع مدار

حکایت تواضع خلیفہ ثانی

<p>گدائے شنیدیم کہ در تنگ جاسے نداشت درویش بیچاره گوشت بر آشفت بر کسے کہ کوری مگر نه کورم و لیکن خطا رفت کار چه منصف میزگران دیں بوده اند رفرو تن بود هو شمشید گزینیں بنازند فزوا تواضع گناں اگرے بتوسی ز آردن شمار مکن چیره بر نهر دستان ستم</p>	<p>شادش عمر پاسبے بر پشت پاسبے که بچید دشمن نداند ز دوست بدو شکفت سالار عادل ستم نداشتیم از من گنہ در گذار که بازیر دستان مجنیں بوده اند رشد شاخ پرم میوه سر بر نہیں تکوں از خجالت سرگردناں ازاں که تو تزد خطا در گذار که دستبشت بالاسے دست تو هم</p>
---	---

حکایت

<p>یکے خوب کردار در خوشنویسے بود مخوابش کسے دید چوں در گذشت دائے بنده چو تنگ باز کرد تکفتد با من به سختی نسے</p>	<p>که بدحیرتاں را نکو گوئسے بود یگفتا حکایت کن از سرگزشت چو صبلیل به صوت جیش آغاز کرد که من سخت تکفتے بر کسے</p>
--	--

حکایت ذوالنون مصری

علیه الرحمۃ و خاکسارے او

<p>بچنیں یاد دارم کہ سفاسے نبیل گردوبہ شوکے کو ہساراں شدند</p>	<p>نکرد آب بر مضر سالی سبیل بزاری طلبکار باران نشدند</p>
--	--

گر شتند و از گزیه مجھے رواں
 یہ ذوالنوں خبر بزدان ایشان کسے
 فرد مانند گال را دواسے بکن
 شنیدیم کہ ذوالنوں بزمین گریخت
 خبر شد بزمین پس از روزیست
 شیک عزم باز آمدن کرد پیر
 پیر رسید از دوارنے در سخت
 شنیدیم کہ بر مرغ و مور دواں
 دیس کشور اندیشہ کردم بے
 بر منم مبادا کہ از شیر من
 تو آنگہ شوی پیش مردم عزیز
 بزرگے کہ خود را بخودی شنود
 از دین خالداں بخت پاک شد
 الا آسے کہ بر خاک ما بگریزی
 کہ گر خاک شد سعدی اورا چه غم
 بہ بیچارگی تن فرا خاک داد
 مے بر نیاید کہ خاکش خورد
 نگہ تا گلستان معنی شکفت

نیاید مگر گزیه آسمان
 کہ بر خلق رنج است دختی بے
 کہ مقبول را رد نباشد سخن
 مے بر نیاید کہ باران بر سخت
 کہ ابر سیب دل بر ایشان گریست
 کہ چہ شد بسیلاب باران عذیر
 چه حکمت بریں گفت بود گفت
 شود تنگ از روزی ز فضل ہاں
 بدیشان تر از خود ندیدم کسے
 رہند دیر خیر بر انجمن
 کہ در خوشن را بگیری بچیز
 بدنیاء و عجب بزرگی رہود
 کہ در پای کمتر کسے خاک شد
 خاک عزیزاں کہ یاد آوری
 کہ در زندگی خاک بود است ہم
 و گر گزید عالم بر آمد چو باد
 و گر بارہ بادش بہ عالم برد
 ہر ہج بلبل چہیں خوش شکفت

عجب گم و میرد پرتیں
 کہ بر آتش انش نروید گئے

باب پنجم در رضا

<p>چرخ بلاغت بر اثر و ختم جزو احسن گفتن طریقے نرید که ناچار فویاد خیزد در درد درین شیبه زخم و طامات و پند که ایں شیبه ختم است بر دیگران و گرنه مجال سخن تنگ نیست جهان سخن را قلم در کشم سر خضم را سنگ بالین کشیم</p>	<p>شبه زینت فکرت همه سوختم پراگنده گوئی حریفم شنید هم از محنت توئی مراں درج کرد که فکرت بلوغت و رایش بلند نه در محنت و گویاں و گوز گماں ندانم که مارا سر جنگ نیست توانم که تیغ زباں بر کشم ریا تا درین شیبه چالش کنیم</p>
--	---

گفتار در صبر و رضا و تسلیم به حکم قضا

<p>نه در جنگ و بازوئی زور داشت نیاید به مزد آنکی در کشد نه شیراں بسر پنجه محو زدند و زور ضرورت است باگز و شش سخن نه مارت گزاید نه شمشیر و شیر چنانکه کشد نوشدارو که زهر شفا از زهدش بر آورد گردد</p>	<p>سعادت به بخشایش داور است چو دولت نه بخشد رسنه بلند نه سختی رسید از ضعیفی بمور چو نتوان بر افلاک دست آختن گرت زندگانی نیست است در وگر در حیانت نماید است بهر نه رستم چو پایاں روزی رسد</p>
--	--

حکایت

یکے آہنیں پیچہ در از دیل
 نمد پلوشے آمد بجنگش فراز
 به پدر خاش بختن چو بهرام گور
 به پیچاه بنیر خدنگش رسد
 دلادر در آمد چو دشتان گورد
 به لشکر گمش میزد و در نیمه دست
 شب از غیرت و شرمساری محنت
 تو گاهین به ناک بدوزی و بنیر
 شنیدیم که میگفت و خوش میگریشت
 من آنم که در شیدو طعن و ضرب
 چو بازو می بختم قوی حال بود
 گفتم که در پیچہ از دیل نیست
 بروی اجل نیزه جوشن درد
 کرا تیغ قهر اجل در قفا شد
 ورش بخت یاد و دهر بگشت
 نه دانا بسے از اجل جان میزد

همی پیکر ایند بیک رت بیل
 جوانی جهانسون بیکار ساز
 کندے بگشتش بر از خام گور
 که یک چوبه بیرون نرفت از نمد
 بنجم کندش در آوند و میزد
 چو دزدان خوشی بگردن بهشت
 سحر که پرستایے از نیمه گفت
 نمد پوش را چوں فتادی اسیر
 ندانی که روز اجل کس نه زیشت
 به رستم در آموزم آداب حرب
 سطرچے بیلم نمدے محمود
 نمد پیش بزم کم از بیل نیست
 نه بهیر این بے اجل نگردد
 برهنه است که جوشن چند لاسرت
 برهنه نشاید به سا طور گشت
 نه نادان بنا ساز خوردن میزد

حکایت

نزد کویت پیرے پسر را پچوب
 قواں پیش از بخور مؤوم سگریشت
 بداور قهر و تشد خداوند بهوش
 بگفت آنکه پدر بگناهم سکوب
 وے چوں تو جورم گنی چاره چیست
 نه از دست داور بر آرد محروش

حکایت

<p>نیکو گفت با همسر زشت خویش میگویم که گویا بر روی زشت به سرمه رگه بینا کند چشم کور ؟ محالست دو زندگی از سگان ندرند. کرد آنچه پس از زخم بسته اندر دندست گم شود ولیکن نباشد ز سنگ آینه نه زنگی بگشاید گردد سفید سپیدست مرده را بخیز رضا</p>	<p>یکی مزد دوش در خاک کیش چو دشت قضا زشت روی زشت که حاصل کند شیک بخنی بزور ؟ نیاید نیکو کاری از بد رگان همه نیکو فانی چونان و مردم ز وحشی نیاید که مژوم شود گواں پاک کردن ز دنگ آینه بکشش نمودی کل از شاخ بید چو روم نگردد خدنگ قضا</p>
--	---

حکایت گرگس و زغن

<p>زمن گفت به پیش گرگس بیاتار چه بدی بر اطراف دشت بگذرد از بندگی به پیشی نگاه که یکه اند گندم به نامول در است ز بالا نهاده سر در نشیب برو بر به پیچید قید دراز که دهر افکند دام در گردش نه هر بار شاطر زند به هدف چو بینائی دام خصمت نمود نباشد حذر با قدر سودمند</p>	<p>چنین گفت به پیش زغن گرگس زغن گفت ازین در نشاید گذشت شنیدیم که عقده از یک موزه راه چنین گفت دیدیم گیت باور است زغن را نماند از تحجب نسکب چو گرگس به دانه آمد فراز ندانست از آن دانه خود دلش نه آشتن در بود هر صدف زغن گفت ازین دانه دیدن چه سود شنیدیم که میگفت دگر دن بر بند</p>
--	--

اجل چوں بختش بر آرد دست
تقصا چشیم بار یکا پیش بهشت
در آسپه که پید ا ندارد کنار
خود در شناور نیاید به کار

حکایت

شهر گزیده با مادر خویش گفت
پس از رفتن آخر زمانه و محفت
گفت از پدرش منتهی مهر
نزدیکه سسم بار کش در قطار
تقصا گفتی آنجا که خواهد برد
وگر نا مهر جامه بر تن درد
مکن ستم یا رویه بر دست کس
که بختشده به روزگار است و بس
اگر حق بهر شتی ز در آست
که گره که در آست
گمراه نیک بخت کند هر روز
وگر نه میر تا آمیدی بخار

حکایت

ریا کاره از نزد بانی رفتاد
شنبیم که هم در نفس جاں پداد
پس چند روزی در گشتن گرفت
وگر با حریفان نشستن گرفت
خواب اندرش دید و پسر سید حال
که چوں رشتی از حشر و نشر سوال
گفت اے پسر قصه بر من بگو
بدوزخ در افتادم از نزد بان
نکو سیرت بے تکلف برو
به از پاسایه خراب اندرون
بنزدیک من شب رو راهن
پس بر در خلق رنج آزمای
نکو سیرت بے تکلف برو
نکو سیرت بے تکلف برو
مگویم تواند رسیدن بدوست
رو راست روتا بمنزل برسی
چو گادیکه عصار چشمش بهشت

کسے گریختاب ز محرابِ روزه
 تو ہم پُشت بر تہلہ در نماز
 درختے کہ بخش بود بر قرار
 گیت پنج اخلاص در یومِ نیت
 ہر آنکہ انگند تخم بر روزه سنگ
 منہ آبروے ریا را محل
 چو در محبہ بد بائیم و خاکسار
 بر روزه و ریا خرقہ سہل است دومت
 رچہ دانند مرقوم کہ در جامہ کیست
 چہ دکن آورد جائے اثباتِ باد
 مرائی کہ چندیں ورع سے نمود
 گنشد اثرہ پاکیزہ تر ز آستر
 بزرگان فراغ از نظر داشتند
 در آوازہ خجائی در الحلیم فاش
 بیازی شکست این سخن پایزید
 ساینکہ سلطان و شاہنشہ اند
 طمع در گدا مزد مہنی نہ بست
 ہماں پو گر آویختن چو ہری
 چو روضہ پرستینت در خداست
 ترا پند سہی بس است اے پسر
 بگوش گواہی دہند اہل کوئے
 گیت در خدا نیت روزه نیاز
 ریزور کہ روزه و ہر میوہ بار
 ازین بر کسے چوں تو محروم نیست
 جوے وقت دخلش نیاید چنگ
 کہ این آب در زیر دارد حل
 چہ مسود آب ناموس بر روزه کار
 گرش با خدا در توانی رفد و کت
 رنوبستہ داند کہ در نامہ ہمیشہ
 کہ میزان عدل است و دیوان داد
 چو دیدند بیچش در اثبات نمود
 کہ این در بیاحت و آن در نظر
 از آن پر نیای آستر داشتند
 در دوس محلہ کن گو در دوس حشوباش
 کہ از مشکہ این ترم کن محوید
 سراسر گدایان این دروگہ اند
 نشاید رگر فتن در آفتادہ دست
 کہ ہچوں صدف سرخود دروسی
 اگر چہ بیعت نہ ریند رواست
 اگر گوش گیری چو پند پر

کہ اترودز گنار با کشنوی
 مبادا کہ فزوا پشیمان شوی

باب ششم در فضیلت قناعت

خدا را نذر نیست در طاعت نکود
قناعت توانگر کند مزد را
شکونی بدست آدر آید بے ثبات
میزورتن از مزد راس و هشتی
بخردمند مردم هیزر بزدور اند
کسے سیرت آدمی گوش کرد
خور و خواب تنها طریق دوست
محلک نیک بختی که در گوشه
بر آنا نیک شد سیر حق آشکار
دلیکن چو ظلمت ماند ز نور
تو خود را از آن در چه انداختی
بر اوج فلک پویں ببرد جره باز
گرش دامن از چنگ شهوت را
بکم کردن از عادت خویش خیزد
کجا سیر وحشی رسد در ملک
مخوفت آدمی سیرتی پیش کن
تو بر گره تو سنی بر سر
که گر پالنگ از کف در گسیخت
بنازه نیز زادگر مزدی

که بر سخت و ریزی قناعت نکود
خبر ده چهلین جهاں کرد را
که بر سنگ گزداں نروید نبات
که او را چو می پزوری می نشینی
که تن پزوریاں از هیزر لاغر اند
که اول سگ نفس خاموش کرد
بریس بودن آیین ناز خود اشت
بدست آرد از معرفت نوشه
نکردند باطل برود را خیار
چه دیدار دلپش چه رخسار خور
که چه را ز ره باز نشناختی
که در شهپش بشتی سنگ آرد
کئی رقت تا سیرت آگشته
توان خویشتن را ملک نچه کرد
نشاید پرید از ترس تا فلک
پس آنگه ملک خوئی اندیشه کن
نگر تا نه پیچد ز محکم تو سر
تن خویشتن گشت دجون تو رخت
چنین بر شکم آدمی یا خفی

دروں جایی و کراشت و توت و نفس کجی و کجی کز انبار آرز نماید تن بهر دوراں آگهی در چشم و شکم پر مکر دو به هیچ چو دوزخ که سیرش گشته از وقید بسمه میردت بعلیه از لاغری بدین اسے فرو باب دُنیا مخر مگرے ندانی که دورا و دام پیدا گئے که گردن کشد بر موش چو موش آنکه نان و پنبش نخوری	تو پنداری از بهر نان است و بس به سختی نفس نے کند پا دراز که پُر عیده باشد به حکمت بینی خنی بهتر ایس عیده هیچ هیچ وگر با ناک دارد که بل من مزید تو در مکر آئی که خر به زوری جو خر با نخیل بر عیسے مخر به نداشت مجز جز ص خودن بدام یدام افتد از بهر خودن چو موش بدانش در مفتی و پنبش نخوری
---	---

حکایت

مرا حاجت شایع عاج داد شنبیدم که بارے سگم خوانده بود ببیند اختتم شاه سبکس امشخاں میداد چوں بر مکر خود مخورم قناعت کن اے نفس بر اندکے چرا پیش نشو و بخوابش روی وگر خود پرستی شکم طبله کن	که رحمت بر اخلاق محتاج باد که از من بنوعی دیش مانده بود نمی بایم دیگرم سگم نخواست که بخور خداوند حلوا برم که سلطان و درویش بهی پیکی چو یکسو زهادی طمع نشدوی در خایه این دال رفیق کن
--	---

حکایت پدر طامع و پسر مقصر

بچه با طمع پیش خوارم شاه چو پیش بخورمت دو تا گشت دراشت	شنبیدم که شد بانداں پگاه وگر روسته بر ناک مالید و خواست
---	--

یکے مُشکلت مے پُرسَم رُگوسے
چرا کدوی اَمُودن ایں سُو نماز
که هر ساقش ز قبله دیگر است
که هر کس که فواں بُردش پرست
سر پُرم طمع بر نیاید ز دوش
برای دد بجو دامن در پرست
چرا ریزی از بهر برف آید دوس
وگر نه ضرورت بدله شوی
چه مے خواهی از آشتین دراز
نیاید بکس عبت و خادم رُوشت
برای از خودش تا نماند کست

پسر گفتش اے بابک نابجوسے
ز گفتی که قبله است خاکِ رِجاء
مهر طاعت نفسِ شهوت پرست
مهر اے برادر بفرمانش دست
قناعت سرا فرزند اے مزدِ هوش
طمع آید دوسے تواثر بر دست
چو سیراب خواهی شدن زاب حجه
مگر کن تنم شکبایا شوی
مزدِ خواجہ کوتاه کن دست آد
کسی را که درج طمع در رُوشت
توقع براند ز هر مجلس

حکایت

کسی گفت شکسته بخواجه از طلا
ز از بخور دوسے مُنرش هردنم
که زو از تکبیر برود سرکه کدو
که تکبیر تن نور جاں کاهت
اگر هوشمندی عجزش مدار
ز دواں یسے ناعزادی بری
مُصیبت بود روز نایافتن
چو وقت فراخی گئی رُخده تنگ
وگر در نیاید کشد بار غم
شکم پیش من تنگ بهتر که دل

کے راتپ آمد ز صاحبِ لال
بگفت اے پسر تنگِ مزدِ غم
شکر عاقل از دست آنکس نخورد
مزد در پیچ هر چه دل خواهد
کن مزد را نفسِ اماره خوار
وگر هر چه باشد مُرادش خوری
تنم ز شکم دُشمن تافتن
یہ تنگی بر بخت دوسے تنگ
کشد مزد پُرم خواره بار شکم
شکم بنده در پیله دینی خجل

حکایت در خوارے بسیار خواری

<p>چ آردم از بصره دانی عجب تنی چند در خدمت راشان یکی زان میان بنده انبار بود میان بست مشکین و شد بهر دخت نه بهر بار خدما گواں بخورد و میرد و عیس ده آمد که این را که گشت شکم دامن اندر کشیدش ز شاخ شکم بنمودشت است و ز شیر پال سراسر شکم شد بلخ لاجرم برو اندرون بدست آرد پاک</p>	<p>حدیثی که شیرین تر است از طیب گزشتیم بر طوب خورماشتان ز پیر خوارے خویش پر خوار بود وز انجا بگذردن در افتاد سخت لت انبان بد عاقبت خورد و خورد عظمت مزین بانگ بر ما دگر گشت بود تنگدل رود گانه فراخ شکم بنده نادر پرستند خدای بپایش کشد مور کو چک شکم شکم پر نخواهد شد الا بخاک</p>
---	---

حکایت

<p>یکی بکشک داشت در طبقری به صاحب دله گفت در عجب ده بخت آن خردمند نیکو پرست ترا صبر بر من نباشد مگر حلاوت ندارد شکر در بیش</p>	<p>چپ و راست گزید بر پیشتری که رشتان و چو دشت پای برده جوابی که بر دل نباید نوشت ولیکن مرا باشد از بیک فکر چو باشد تقاضای تلخ از پیش</p>
--	--

حکایت

<p>امیر خن جامه از حمیر به پیر سر فرستاد روشن ضمیر که بر شاه عالم هزار آفرین بهو شید دبوید دشت و زمین</p>	<p></p>
---	---------

چه خوب است تشریف شاه محنت
گر آذانه بر زین محشپ ولس
وزد خوب تر خرقه نویستن
کمن بهر قاپیس زین بوس کس

حکایت

یکی نا خوش چیز بیانی داشت
پراکنده گفتش اے خاکسار
بنجوا و مار از کس اے خوابه پاک
قباحت و چالاک نوزدید دست
شنیدیم که میگفت و خوش میگرفت
بلا جوے باشد گرفتار آرز
حیینه که از سینه بازو خورم
چه دلتنگ محنت آن فرد مایه دوش
چه دیگر کساں برگ و سانه داشت
ربرو طبقه از خوان یلغار بهار
که منور روزی شود شرمناک
قبایش دریدند دشتش شکست
که اے نفس محمد کرده را چاره چیست
من و خانه من بعد مان و پیان
به از سببه بر خوان اهل گرم
که بر سفره دیگران داشت گوش

حکایت مرد کوتاه نظر و زن عالی همت

یکی طفل دندان بر آزرده بود
که من نان و برگ از کجا آرمش
چه بیچاره گفت این سخن پیش جفت
خود بول ابله پس تا جاں دهد
و اناست آجر خداوند زور
نگارند کودک اندر شکم
خداوند گایه که خنیده خرید
زنا نیست آر تکیه بر کز و کار
شنیدی که در روزگار قدیم
پدر سر بقرت فرد بزرده بود
مروت نباشد که بگزارش
نگارنا زن او را چه مردانه گفت
همان کس که دندان دهن ناں دهد
که روزی رساند تو چندی مشور
نویسنده عمر و روزی است هم
بارد فلک آنکه عید آفرید
که مملوک را بر خداوندگار
شده سنگ در دست ابدال بیم

<p>چو قانع شوی سیم و شکست یکبخت چو مشت زرش پیش و چو مشت خاک که سلطان در درویش میبکس تراست بر میروں به ملک عجم نیم سیر گدا پاؤشاه است و نامش گدا است به از پاؤشاهے که خود سده نیست بدوستی که سلطان در آیدان سخت چه بر تخت سلطان چه در دست گرد چو خفتن گزد شب هر دو روز بروئسگر بر دواں کن آسے تنگ دست که بر نیزد از دست آزار رس</p>	<p>نه پنداری این قول مقبول نیست چو طفل اندرون دارد از حوص پاک خبر ده بدرویش سلطان پرست گدا را کند یک دم سیم سیر نگذارد به ملک و دولت بدست گدا که بر خاطرش بند نیست در خفتن خوش روستائی و محنت چو سبیل خواب آمد و هر دو بزد اگر پاؤشاه هست و گر پاره دوز چو بدینی توانگر سر از کبر مست نداری بخت الله آن دسترس</p>
--	---

حکایت

<p>فرد خواست رفت آفتابش بکوه که در دوده قارغم مقله نداشت اگر ذوق در سنج خلوت نپید ولی پر دلال زو رسیدن گرفت که با جنگجویان طلب کرد جنگ و گر جمع گشتند و همراے و پشت که عاچت شد از تیر باران و سنگ که صغیم فر مانده فریاد رس نه در هر و خانه بود و دنگ چنانیم نمانی تنگوار و سخت</p>	<p>یکی سلطنت ران و صاحب شکوه به شینجی در آن بقلعه کشید گزاشت همو خلوت نشین کوی دولت شنید چپ و راست لشکر کشیدن گرفت چنان سخت بارو شد و تیز جنگ در خضم پراگند خلقه پشت چنان در حصارش کشیدند تنگ بر نیک مرده فرستاد کس بهجت مدد کن که شمشیر و نیز چو رسید عابد بخبر و گفت</p>
--	---

نداشت قارون نعمت پرست که گنج سلامت به سنج اندر است

گفتار اندر صبر بر ناتوانی به اُمید بهر روزی

<p>کمال است در نفس مزد کسبیم پندار گر سقده قارون شود اگر در نیاید کرم پیشه نای سخاوت زمین است و سزای زرع خداست که از خاک مودم کند ز نعمت نهادن بلندی مجھے به بخشندگی کوش رکاچ رواں گر از جاه و دولت بپسند لبیم تو سر زبختی گوهری غم بار مکلوخ ارچ اُفتاده باشد براه وگر خود زر ز دندان کار بدر می کنند آبگینه ز سنگ پسندیده و لغز باید خصال</p>	<p>گوش ز نباشد چه نقصان و بهیم که طبع لبیش وگر گوس شود کرم در نهادش بود بهنجان پره کاصل خالی نماند ز ذرع عجب دارم از مودی گم کند که ناخوش کند آب استاده بجوے به سبیش تیغ کند آسمان وگر یاره نادر شود مستقیم که ضایع نگردد اندک مودگار نه بینم که در دس کند س نگاه بیفتد بشمعش رجویند باز سجا ماند آبینه در زیر سنگ که گر آید وگر رعد جاه و مال</p>
---	--

باب هفتم در توبه و پست

<p>سحق در صلاح است و تدبیر و خوس چه با دشمن نفس بهمنجانه نشان باز بیجان نفس از حرام</p>	<p>در اسب و میدان و چوگان و گوس چه در بشو پیکار و بیگانہ بهر روز مرستم گزشتند و سام</p>
---	---

کس از بچوں تو دشمن ندارد غم
 تو خود را چو کودک ادب کن بچوب
 و خود تو شهرت پیر نیک و بد
 همانا که دوان گزدن فران
 رضا و درغ نیکنامان حر
 چو سلطان عنایت کند با بدان
 ترا شهوت و حرص و کین و حسد
 گدازد دشمنان تر بیت یافتند
 هوا و هوس را خاند ستمیز
 نه بینی که شب دزد و او باش و خس
 عیبی که دشمن سیاست نکند
 نخواهم درین نوع گفتن پس
 که با خویشان بر نیائی پس
 بگردد گراں مغز مردم کوب
 تو سلطان و دشمن دانا رخو
 درین شهر کبر اند و سودای از
 هوا و هوس رهزن کیسه بر
 کجا ماند آسایش و خرداں
 چو بچوں در رگانند و جان در جسد
 سر از حکم و رای تو بر تافتند
 چو بینند سست پیچید عقل نیز
 نگردد جائے که گردد عس
 هم از دشت دشمن ریاست نکند
 که حرف بس از کار بندد کس

گفتار اندر فضیلت خاموشی و حلاوت کم گوئی

اگر پاسبان در دامن آری چو کوه
 زبان درکش آس مرد و پشیمان
 صفت دار گوهر شناسان راز
 فراوان سخن باشد آگنده گوش
 چو نیا ای که گوئی نفس بر نفس
 نیا سخن گفت نا ساحت
 ترا مثل گنا در خطا و صواب
 سرت ز آسمان بگردد در شکوه
 که فزاد قلم نیست بر بے زبان
 دهن بجز بلو نه کردند باز
 نصیحت نگردد گم در غموش
 حلاوت نیایی نه گفتار کس
 نشاید بریدن نیب و اخت
 به از ترا خایان حاضر جواب

کمال است در نفسِ افسان سخن کم آواز هرگز نه زبانی نخل خبر کن ز نادان ده مرده گوی صد انداختنی نیز و هر صد خطاست چرا گوید آن چیز در حقیه مزد مکن پیش و پوز غیبت دلس در دین دولت شهر بند است راز از آن مزد داناهاں دوخت است	تو خود را بگفتار ناقص کن جوے مشکات بهتر که یک توده گل چو دانا یکے گوے و پزورده گوے اگر نهتمندی یک انداز و راست که گر فاش گزود شود دُرسے زرد بُود کز پیش گوش دارد کسے نکر تا نه دیند در شهر باز که پند که شمع از زبان سوخت است
--	--

حکایت

تکش با غلاماں یکے راز گفت بیک سالش آمد ز دل بر دهاں بقدر خود جلا د را بے دروغ یکے زان سیال گفت و زبهار خواست تو اول نه بستی که سر چشمت بود تو پیدامکن راز دل بر کسے جواب بر گفتیمه داراں سپار سخن تا نگوی برو دشت همت سخن دیو بندے است در چاه دل لواں باز دادن رو نرّه دیو تو دانی که چوں دیورست از نفس یکے طفل بر دارد از زنجش بند بهریقان نادان چه خوش گفت زن	که این را نشاید کس باز گفت بیک روز شد مشت مشرد در جهاں که برادر میرا سے ایناں به تیغ کش بویگاں کیس گند از تو خواست چه سیلاب شد پیش بشتن به مود که او خود بزدید بر هر کسے وے راز بانویشتن پاس دار چو گفته شد و یاد او بر تو دست ببالای کام و زیانش رمل وے باز نشواں رگرفت زن به رلیو نباید به لاول کس باز پس نیاید بعد مرستم اندر کش بدانش سخن گوے یا دم مزن
---	---

گو آنکه گر بر ملا اوقتد و مجودے از آں در بلا اوقتد

حکایت سلامت چاهل در پزده سکوت

یک خوب خلق و خلق پوش بود
خبر دهنده مردم و نزدیک و دور
تفکرش با دل خویش کرد
اگر سن چوبیس سرخود در بیم
سخن گفت و دشمن بداشت و دوست
تسلیمش پریشان شد و کار داشت
در آینه گر خویشتن دیدے
چوبیس داشت آں پزده بداشت
کم آواز را باشد آواز تیز
ترا فاشی اے خداوند بوش
اگر عالمی بیست خود بر
ضمیر دل خویش شناسد زود
و نمکین چو پیکر شود راز مود
قلم بر سبکسازان رچو نیکو زلفت
بهاشم خوش آمد و گویا بشر
چو زدم سخن گفت باید بهوش
به نطق است و عقل آدمی زاده ناش

که در حضر یک چند خاموش بود
بگذردش چو پزده از جوان نور
که پوشیده زیر زبان است مزد
چو دانند مردم که دالستورم
که در حضر نادان ترازد که هم اوست
سفر کرد و بر طاق مسجد نشست
به بیدارشی پزده ندریدے
که خود را نیکو زود پنداشت
چو گفتی و رونق نداشت گریز
قرار است و نا اهل را پزده پوش
وگر چاهل پزده خود بر
که بزرگ به خوابی جوانی نمود
بکوشش نشاید بهما باز کرد
که تا کار بر سر زلفت نشست
پراکنده گو از بهارم ستر
وگره شدن چو بهارم نمیش
چو طوطی سخن گوے و نادان بهاش

حکایت

یکه نامزد داشت در وقت خراب
گر بهما در دیده دے را بهنگام

<p>تفا چو زده خویان و گزیاں رشت چو غنچه گرت بسته بودے دهن سر سیمه گوید سخن پر گزاف نه بینی که آتش زبان است و بس اگر هست مزد از هنر هنر در اگر مشک خالص تو داری گوی بسوگن گفتن که ز مغربی است بگویند ازین حرف گیراں هزار روا باشد از پلوشینم درند</p>	<p>جهان دیده گفتش اے خود پرست دریده ندیدی چو گل پیرین چو طنبور بیند ویشار لاف تا بے توان گفتش در نفس هنر ندید و گوید نه صاحب هنر که گر هست خود فاش گردد بهی چه حاجت محاکمه بدید که چیست که سندی نه اهل است و آمیزگار که طاقت ندارم که مغرم برند</p>
--	---

حکایت عضد الدوله دیلمی

<p>عضد را پسر سخت رنجور بود یک بار سا گفتش از روی چند تفتمای مرغ سحرخواں شکست نگه داشت بر طاق بستان سراس پسر متحرم صوب بستان شرافت بخندید کای بلبل خوش نفس ندارد کسی با تو ناکفته کار چه سندی که چندی زبان بسته بود کسی بگرد آرام دل در کنار مکن عیب خلق اے خردمندش</p>	<p>شکیب از خداد پدر دور بود که بجز از مرغان وحشی ز بند که در بند ماند چو زهداں شکست یک نامور بلبل خوش سراس چون آن مرغ بر طاق ایوان نیافت تو از گفت خود مانده در نفس دیکن پو گفتی دلپیش بیار ز طعن زباں آوراں رسته بود که از صحبت خلق بگرد کنار بعیب خود از خلق مشغول باش</p>
---	--

<p>چو باطل سرایند گمار گوش</p>	<p>چو بے رسته بینی بصیرت رهپوش</p>
--------------------------------	------------------------------------

حکایت در فضیلت ستر پوشی

<p> کہ دیدم طلال صوفی آفتاده مشیت گروه سگال حلقه پیرامنش ز گوینده امروز ہم در کشید بکار آید امروز یار شفیع کہ در شرح نمے اشت و برزخ قمار عنان طریقت ندارد پادشست بفکریت فرو رفت چوں خر بکل ز رعیت کہ مشیت اندر آرد بدوش ره سرکشیدن ز فداں ندید در آورد شهر سے پرد عام جوش ز ہے یار سائی و تقوے و دین مرقع نیکی گرو کزده اند کہ این سرگران است و آن نیم مشیت به از شلعت شهر و جوش عوام بنا کام بردش بجائے کہ داشت و خندید طائی و گر روز و گفت کہ دهرت نرزد بشهر آبرو دے </p>	<p> یکے پیش داؤد طائی رشتست نئے آلوده دستار و پیرامنش چو فزحده خورایں حکایت شنید زمانے بر آشت و گفت کے رفیق کرد زان مقام شنیش بسیار به پشتش بر آرد چو مرداں کہ مشیت نیوشنده شد زین سخن تنگدل نه یار کہ فداں نیگرد بگوش زلمے به پیچید و دزماں ندید میاں بست و به اخنباش بدوش یکے طعنه میزد کہ درویش ہیں یکے صوفیاں ہیں کہ مے خوردہ اند اشارت گناں این و آن را بدست بگردان بر از کور دشمن حسام یلا خورد و روزے بخت گزاشت شب از شرمساری و فکر تحفت مرید آبرو دے برادر بگو دے </p>
---	--

در معنی نا دیدن عجیب کسے

<p> بد اندر حق مزد نیک و بد کہ بد مزد را خضم خود مے گنی </p>	<p> گو آے جو امروز صاحب خرد و گر نیک مزد است بد مے گنی </p>
---	--

ترا هر که گوید فلان کس بداشت که فعل فلان را باید بیا به بد گفتن خلق چوں دم زدی ما را پیر دانا می شد شهاب یکه آنکه بر خویش خود بین مباش دوم آنکه بر غم بد بین مباش	بچین دال که در پستین خود است و نهی فعل بد می تراید عیا اگر راست گویی سخن هم بدی دو اندرز فرمود بر روضه آب دوم آنکه بر غم بد بین مباش
--	--

حکایت

زبان کلد و شصه به غیبت دراز که باد کساں پیش من بد کن گر کنم ز تنگین او کم نبود	بد گفت داند و سر فراز ما بد گماں در حق خود کن خواهد بجا تو اندر فرود
--	--

حکایت

کسے گفت و پنداشت طبع است بد گفتم اے یار آشفته بوش بناراستی در چه دیدی رمی چفتا که دزدان تهو کشت ز غیبت چه میخواهد آن ساده مزد	که و زوی بساں تر از غیبت است تسکنت آید این داستا نم بگوش که بر غیبتش مرست می رمی بازو می مودی شکم پر کنند که دیواں سپه کلد و چیزه بخورد
---	---

حکایت

ما در نظر می ازار بود راشتاد را گفتم اے پیر خرد چو من داد یعنی دهم در حدیث شنید این سخن پیشوا ب ادب	شپ و روز تفتین و تخرار بود فلان یار بر من حسد می برد بر آید مهم اندرون خبیث یمنندی بر آشفته و گفت اے عجب
--	---

حسودی پیشندت نیاید نه دوست
گر او راه دوزخ گرفت از خسی
ندانم که گفتت که غیبت نکوست
ازین راه دیگر تو در دسرسی

حکایت

کسی گفت حجاج خوشخواره ایست
نترسد همه ز آه و فزاید خلق
جهان دیدم رهبر دیرینه زاد
کز او داد منظوم مشکین او
تو دست از دس در زگارش پاره
نه بیداد ازو بشود اندر آدم
بدونش مرد مهربان را گناه
در کس بغیبت پیش میدهد
دلش همچو سنگ سیاه ایست
خدا را تو پستان از او خلق
جوان را بیست پند و پیرانه داد
و نخواهند از دیگران برکین او
که خود زبردستش کند روزگار
نه نیز از تو غیبت پسند آدم
که پند: پر کند و دیوان سیاه
مبادا که نذر بدوزخ رود

حکایت

چه پیش گفت دیوانه مرغوی
من از نام مزدوم بزیشتی برم
که دانند پزودگان زخرد
رضیفی که غائب شد از نیکنام
بچه آنکه مالش به باطل خوردند
هر آن کو برد نام مزدوم بخار
که آمد تقاضای تو گوید همان
که پیش تو گفتت از پس مزدومان

کسی پیش من در جهان نایب است
که مشکوول شود در جهان نایب است

حکایت

<p>ندانی خلالت چه گفت از قفا ندالفت به تر که دشمن چه گفت ز دشمن رسا که دشمن تر شد جز آنکس که در دشمنی یار او شد چنان که شاییدان یارزد تنم که دشمن چنین گفت اندر زمان چشم آورد بیک مزد سلیم که مر فتنه حقت را گفت نیز به از فتنه از جانی بزدان بجای سخن چنین بدخت بهیزم کش است</p>	<p>بچه گفت یا صوفی یا صفا بگفتا نخوش که برادر رحمت کسائی که پیغام دشمن برسان کسی قول دشمن نیارد بدوست نیا رست دشمن جفا گفتنم تو دشمن تری کجوری بر دهن سخن چیں کند تازه چنگ قدیم از آل بهمنشیں تا توانی گویز سیک چال و مزد اندر و بخت پاسب بمیان دوزخ جنگ چوں آتش است</p>
---	--

حکایت

<p>که روشن دل و دور بین دیده داشت دیگر پاس فرمان شد داشته که تنه بیدار است و تو فی سرج گزشت رسانه هم از پادشاه که هر روزت آسایش و کام باد ترا در زمان دشمن است این وزیر که بیم و زور از دس نهاد و بلام بجیرد و چند آن زور و بیم باز مباد که نقدش نیاید بدست</p>	<p>دیده دل و دیده پسندیده داشت دیده حق اول بخت داشته رهنم مایل بسفد بر خلق رنج اگر جانب حق نداری نگاه بیک رفت پیش ملک با نداد غرض نشو از من نصیحت پذیر کس از خاص لشکر نماند است و عام بشرطیک چوں شاه گردون فراد نخواهد ترا زنده آل خود پرست</p>
---	---

<p>یک سو به دستور دولت پناه که در صورت دوستی پیش من زین پیش بخشش بفرستد و گفت چنین خواهم که نامور پادشاه چو حرکت گوید و دعوی بیم من نخواهی که مردم بصدق در نیاز غنیمت شمارند مردان دعا بشدید از و شهزاد آتی گفت ز قدر و مکانه که دستور داشت نمیدم ز غماز سرگشته تر به نادانی و تیر و رانی که اوست گفت این دال خویش دیگر باره دل میان دو کس آتش افروختن چو سعدی کس ذوق خلوت چشید چو آنچه دانی سخن سودمند که فردا پیشان بر آرد خروش</p>	<p>چشم سیاست نگه کند شاه بخط رجائی بر اندیش من چو پزیردی اکنون نشاید رفعت که باشد خلقت همه نیک خواه بغا پیش خواهنت از بیم من سرت بشنخواهند و صحت دراز که جوشن گوید پیش زینر بلا مکانش بفرمود و قدرش فراشت زگون طایع و بخت برگشته تر خلاف افکند در میان دوست دے اندر میان کور محبت و خجل ز عقل است و خود در میان سخن که از هر دو عالم زبان در کشید وگر هیچکس را نیاید پسند که آیا چها حق نکووم بگوش</p>
---	--

گفتار در بیان تربیت اولاد

<p>پسر چو زده بر گزشتش بسین بر پیش آتش نشاید فروخت چو خواهی که نامت بماند بجای که گز عقل و رایش نباشد بی بسا روزگاران که سختی برد</p>	<p>ز نا محراب گو خازن زین که تا چشم بر هم زنی خانه سوخت پسر را خردندی آموزد و اس در میری و از تو نماند کس پسر چو پیر نامش پزورد</p>
---	---

خردمند و پرهیزگارش برابر
 بخودی درش زجر و تعلیم کن
 تو آموز را ذکر تحسین و بزه
 بیاورد پند و زنده را دست برنج
 مکن نکیه بر دستکاهی که هست
 بپایان رسد کیستو بیم و زور
 چه دانی که گردیدین روزگار
 چو بر پستی باشدش دشوار
 ندانی که سعدی مکان از چه یافت
 بخودی بخورد از جزو گاهان فغا
 هر آنکس که گردن بفرمان نهد
 هر آن طفل کو جوهر آموزگار
 پسر را یکو دار و راحت رسا
 هر آنکس که فروزانه را غم نخورد
 نگه دار ز آموگار بدش
 پسر کو میان قلندر نشست
 درینش مغرور بر هلاک و تلف
 گرش دوست داری بنارش مار
 به نیک و بدش دهنه و بیم کن
 ز تو بویج و تهنید اشتادیه
 و گر دست داری چو قارون بر گنج
 که باشد که نعمت نماند بدست
 نگردد تهنی کیست پیشه و ر
 به عزت بگر دانش در دیار
 سچی دست حاجت برد پیش کس
 نه ها موی نوشت و نه دریا شکافت
 خدا دادش اندر موهوی صفا
 بس بر نیاید که فرمان دهد
 نه بیند جفا بیند از روزگار
 که چشمش نماند بدست کمال
 دیگر کس غمش خورد و آوازه کرد
 که بدست و بس ره گشته چو خودش
 پدر گوید خیرش فرو شوست
 که پیش از پدر مرده به ناخلف

خردمند و پرهیزگارش برابر
 بخودی درش زجر و تعلیم کن
 تو آموز را ذکر تحسین و بزه
 بیاورد پند و زنده را دست برنج
 مکن نکیه بر دستکاهی که هست
 بپایان رسد کیستو بیم و زور
 چه دانی که گردیدین روزگار
 چو بر پستی باشدش دشوار
 ندانی که سعدی مکان از چه یافت
 بخودی بخورد از جزو گاهان فغا
 هر آنکس که گردن بفرمان نهد
 هر آن طفل کو جوهر آموزگار
 پسر را یکو دار و راحت رسا
 هر آنکس که فروزانه را غم نخورد
 نگه دار ز آموگار بدش
 پسر کو میان قلندر نشست
 درینش مغرور بر هلاک و تلف

گفتار در عدم ایفات بر قول اهل دنیا

در از خلق بر خلیفتن بخت ایست
 اگر خود نمایی است و گرنه بخت
 بدامن در آویزدت بدنگار
 نشاید زبان بد اندیش بخت

اگر در جهان از جهان رسته ایست
 کس از دست بجز زبانها زنت
 اگر بر پستی چو ملک و آسمان
 بگویش توان دجله را پیش بخت

فراهم نشینند تر دامن
 تو را از پرنسپین حق پیچ
 چو راضی شد از بنده یزدان پاک
 بداندیش خلق از حق آگاه نیست
 از آن به بجای نیارده اند
 دو کس بر حدیث نگارند گوش
 یکے پند گیرد و دیگر ناپسند
 فرد مائده در گنج تار یک جا
 میقدار گر شیر و گدازد رو بهی
 اگر گنج خلوت گریند کس
 مذمت کنندش که زرق است وید
 وگر خنده و روزه است و آمیزگار
 غنی را به غیبت بکاوند دوست
 وگر مرد درویش در سختی است
 وگر کامران در آید ز پاس
 که تا چند ازین جا و گردنکشی
 وگر تنگدست به شکاب مایه
 سخاوتش از کینه دندان بزهر
 چو بیند کار به بدست در است
 وگر دست بهمت بدای ز کار
 وگر ناطق طبل پند یاده
 تحمل گناه را نخواند و بد
 وگر در سرش بول مردانگی است

که این دیر خشک است و آس دامن
 بول تا نگیرند خلقت به پیچ
 گر اینها نگویند راضی چه پاک
 ز غوغای خلق سخن راه نیست
 که اول قدم بکے غلط بده اند
 یکے ممکنه چین و دیگر مردوش
 نه پزدازد از حرف گیری پسند
 چه در یابد از جام گیتی مثالی
 گزیناں بزدی و حیلت رهی
 که پزدایه صحبت ندارد بے
 ز مردم چنان میگززد که دیو
 عقیفش ندانند و پزیزگار
 که فروغون اگر هست در عالم دوست
 بگویند ز اذبار و بدبختی است
 غیبت شمارند و فضل جدای
 خوشی را بود در قفا ناخوشی
 سعادت بلندش کند پایه
 که دوس پزیزد است این فرومایه
 در صفت شمارند و دنیا پرست
 گدا پیشه خوانند و پخته خوار
 وگر خامشی نقش گره ماوه
 که بیچاره از بیم سر بر نکرده
 گزینند از و کیس چه دیوانگی است

که مالش مگر مردی دیگر است
 تنگم بنده خوانند و تن پرورش
 که زینت بر اهل نیکبختی است عار
 که بد بخت زرد دارد از خود دروغ
 تن خویش را کشتن خوش گند
 که خود را پایا راست همچون زنان
 سفر که دکانش سخیانند مرد
 کد امش نهر باشد در لے دفن
 که سرگشته بخت برگشته دولت
 زمانه نماند که ز شورش بفر
 که میل زدن خشت و خیزش بین
 بگویند در افتاد چون خر بگل
 نه شاید زنا مردم زشت گری

تغنت کنندش گر اندک خود همت
 و گر نفرد پاکیزه باشد خورش
 و گر بے تکلف زید مالدار
 زبان در نهنش باز چو تیغ
 و گر کاخ و آیواں منقش کند
 بجا آید از دست طعمه زنان
 و گر باز سائے سیاحت مکوه
 که نارفه بیرون ز آغوش زن
 جهان دیده را هم پند پوشت
 گرش حظ ز اقبال بود و بهر
 عوب را بخورش کند خنده بین
 و گر زن کند گوید از دست دل
 نه از جور مردم ره زشت گری

حکایت

که چشم از حیا در بر افکنده بود
 ندارد پیمایش به انجیم خوش
 همو گفت مشکین بخورش بکشت
 سراسیمه خواندند و بنیره لے
 بگویند غیرت ندارد بے
 که فردا دو دشت بود پیش پس
 به تشنیه خلقی گیرندار گشت
 که دنیا را کرده و حشرت برورد

غلامی برضرا اندرم بنده بود
 کسی گفت هیچ این پسر عقل و هوش
 شبی بر زدم با هم بر فک و درشت
 گرت بر کند خشم و دزے ز جله
 و گر بر دباری گنی از کسی
 سخی را باز ز گویند بس
 و گر قانع و خویشتن دار گشت
 که آنچه پند خواجه را بری سغله مرد

که یارد به کج سلامت نشست
که پیمبر از جثت دشمن ترست
رهائی نیابد کس از دست کس
گر قنار را چاره صبر است و بس

حکایت

جوانی هنرمند و فوزانه بود
نکو نام و صاحب دل و حق پرست
قوی در بلاغات و در نحو چست
یکه را یکتا میزد صاحب لال
بر آمد ز مودای من مژده خسته
تو دروے هاشم عیب دیدی که هست
یقین بشنو از من که روز یقین
یکه را که حکم است و تدبیر و
بیک خورده پخته بر کس جفا
بود خار و گل با هم لایه هوشمند
کر از دست حوئی بود در سرشت
صفای بهشت آور آینه خیره رفته
طریقه طلب کرد عقوبت رهی
میه عیب خلق آس فرمای پیش
چرا دامن آلوده را حد زخم
نشاید که بر کس دوشستی گنی
چو بد ناپسند آید خود مکن
من از حق شناسم و گر خود غای
چو ظاهر به عفت بیاراشتم

که در وعظ چالاک دمه دانه بود
خط عارضش خوشتر از خط دست
و له حرف ابجد نیکو دوست
که دندان پیشین ندارد فلان
کزین جنس بهوده دیگر گوی
ز چندان هنر چشم عفت و بهشت
نه بیند بدی مردم نیک پس
گوش پارس عفت بهر دزد چله
بر موگان چه گفتند خد ماصفا
چه در بند خاری تو گلسته بند
نه بیند ز طاعتس مجزای بهشت
که نماید آینه تیره رفته
نه حریفی که انگشت بر کس رهی
که چشم فرو دوزد از عیب خویش
چو در خود شناسم که تردانم
چو خود را بتادیل پیشی گنی
پس آنکه بهمسایه گو بد مکن
بروون با تو دارم درون با خد
تصرف مکن در کثرت و راشتم

<p>تو خاموش اگر من به ام یابدم وگر سیرتم خوب وگر شکر است نه چشم از تو دارم به نیکی ثواب نکوکاری از مردم نیک ای تو نیز آسے عجب هر کرا یک هنر نه یک عیب اورا با شکست تیج چو دشمن که در شتر سغدی نگاه ندارد بصد مکتبه نفیر گوش جز ایں ملتش نیست کاس بدیند نه مخلوق را صانع باری برشت نه هر چشم دایره که بینی نگوشت</p>	<p>که حلال شود و زباین خودم خدایم بسر از تو دانا تر است که بنیم بجزم از تو چندی عذاب یکه سادہ سے بنویسد خداے به بینی ز ده عیبش اندر گذر جهانے فضیلت بر آور به تیج به نفرت کند زاندر وین تیاہ چو حرفه پند بر آرد خردش حسد دیدو نیک بینش بکند سیاہ و سپید آمد و خوب و برشت بچو پشته مغر و بنده از پست</p>
---	---

باب هشتم در شکر

<p>نفس بر نیارم زدا ز شکر دوست عطا کمینت هر موئے زو بر تنم ستایش خدایت بخشیده را کرا قوت و صفت احسان اوست برایے که شخص آفریند ز گل ز پشت پدر تا بپایان شیب چوپاک آفرینت برش باطن دپاک پسایے پیشان ز آیینہ گردد نه در ابتدا بودی آب منی</p>	<p>که شکر ندانم که در خورد اوست چگونه بهر موئے شکرے کنم که موجود کرد از عدم بقده را که اوصاف مستغرق شان اوست روان و خرد بخشد و هوش و دل نکر تا چه تشریف داد ز غیب که ننگ است ناپاک زرقن بخاک که مضطر نگیرد چو زنگار خورد اگر مرده ای از سر بر کن منی</p>
--	--

کُن تکیه بر زورِ بارو بر خورش
که یارد بگردش در آورد دست
بجوین حق دامن از سینه خورش
بپاس خداوند تو رفیق گوی
ز غیبت مدد میرسد دهم
همه روزی آمد بجویش ز نات
به پستان مادر در آویخت دست
به آرد و دهند آتش از شهر خورش
ز انبوس سده خویش یافت است
دو چشم هم از پرورش گاه است
بهشت است و پستان دروچه شیر
پسر میوه نازیب در برش
پس از بنگری شیر خون دل است
منیر شسته دروچه خورش
بر آیدش دایه پستان به مهر
که پستان شیریں فراموش کند
به نیت فراموش کردد گناه

چو روزی بسختی آردی سینه خورش
چرا حق نماند بینی آید پرست
چو آید بکوشیدنت جگر پیش
بسر چنگی کس نبرد است گوی
تو قائم بخود نیستی یک قدم
نه طفلک زبان لبسته بر دهن زلان
چو نانش هم پند و روزی گشت
غریبه که رنج آردش دهر پیش
پس از رنجکم پرورش یافت است
دو پستان که از روز دگر او است
کنار و بر مادر دلپذیر
درخت است بالای جان پرورش
نه نگه پستان درون دل است
جویش زو برده دامن چویش
چو بارو قوی کرد و دامن سطر
چنان صبرش از شب خاموش کند
تو نیز آید در تو به طفل ماه

حکایت

دل درد مندش چو آرد بتانت
که آه سست مهر و ذاموش عند
که تنها ز دست تو خواهم نبرد
گس را نزن از خود محالت نبود

جوانی سراز رای مادر بتانت
چو بچاره شد پیشش آرد هند
نه زبان و در مانده بودی و خرد
نه در دند شیر و سیه حالت نبود

کہ امروز سالار سر پشیم
 کہ تنوائی از خویشتن دفع مور
 چو کرم لحد خورد پیر دماغ
 نازد ہے وقت رفتن نہ چاہ
 وگرنہ تو ہم چشم پوشیدہ
 سرشت این صحت در وجود حاکم
 حقت عین باطل نمودے بگوش

تو آئی کزاں یک نمس رنج
 بجائے شوی باز در تفر گور
 وگر دیدہ چو بر فروز در چراغ
 چو پوشیدہ چشمے پوینی کہ راہ
 تو گر شکستہ کردی کہ با دیدہ
 مستم نیاموخت فہم و راے
 گرت متع کردتہ ولی حق نبوش

حکایت

بگردن درش مژدہ در ہم رتا
 نگشتے سرش تا نگشتے بدن
 مگر قیاسوئے نہ یوںان زہیں
 وگروے نبودے زمین خواست شد
 نکود آں فرومایہ دروے نگاہ
 شنیدم کہ مے رفت و میگفت نرم
 نہ پیچیدے امروز روستے از نش
 کہ باید کہ بر عود سوزش زنی
 سرو گردنش ہنچاں شد کہ بوی
 بچشتہ بسیار و کم یا فتنہ
 کہ روز پسین سر بر آبی بچ

نبرد آزمائے ز اہم رتا
 چو پیش فرو رخت گردن بہ تن
 پیر شکاں رسانند حیراں دریں
 سرش باز پیچید و تن رانت شد
 وگر توبت آمد بنزدیک شاہ
 خردمند را سر فرو شد ز شرم
 اگر دی پیش پیچیدے گودنش
 ز استاد مخفی نہ نسبت رہی
 یک را یکے عطسہ آمد ز دود
 بعد از چہ مرد بشتافتہ
 تو ہم گردن از شکستہ منم پیچ

حکایت

مہ روشن و رنہ گیتی

شب از ہر آسایش توت و روز

<p> صبا از برائے تو فرستش دار اگر باد و برف است و باران و سیح ہمہ کار داران فہ ماں برآمد و گر تشنہ مانی نہ سختی مجوش ز خاک آورد رنگ و بوسے و طعام غسل دادت از نخل و نخل از ہوا ہمہ شغلہاں بخایند دست خیر دماہ و پندویں برائے تواند ز خارت گل آورد و از نانو مشک بدست خودت چشیم و ابرو و گلاشت توانا کہ آن نافرینہ پرورد بجاں گفت باید نفس بر نفس خدایا دلم خوئ شد و دیدہ ریش نگویم درد دامن و مور و سرک ہموزت سپاس اند کہ گفتہ اند بر و سقر یا دست و دفتر بشوے </p>	<p> ہے گشترا ند بساط بہار و گر رعد چو گاہ زند برق تیغ کہ گنج تو در خاک مے پرورشند کہ سقائے ابر آبت آرد بدوش ماننا کہ دیدہ و مغز و کام رطب دادت از نخل و نخل از ہوا ز حیرت کہ نخل چنیں کس نہ بست قنادیل سفت سراے تواند زر از کان و برگ ترا چوب مشک کہ محرم با غیار ننواں گزاشت بالوان رعت چنیں پرورد کہ شکرش نہ کار زبان است و پس کہ مے ہمہ انعامت از گفت بیش کہ کویج ملائک بر آوج فلک ز بیور ہزاراں کیے گفتہ اند برائے کہ پایاں ندارد مہوے </p>
--	--

حکایت

<p> یکے را عس دست بر لبہ بود بگوش آمدش در شب تیرہ رنگ بخندید دُر دُر سیہ کار و گفت بر و شکر یزدان کن آے تنگ دست مکن ناله از بینوائی پسے </p>	<p> ہمیشہ پریشان و دل خستہ بود کہ شخصے مے نالہ از دست تنگ تو بارے ز دوراں چو نالہ سخت کہ دستت عس تنگ بر ہم نہ بست ہجو بینی ز خود بینوا تر کسے </p>
--	--

گفتار در سابقه حکم ازل و توفیق خیر

<p>پس این بنده بر آستان سر نهاد کس از بنده خیرے به خیرے رسد بهیں تا زبان را که گفتار داد که یکشاده بر آستان و نسی است گر این در نکره دے بر طبع تو باز درین بود پنهان و در و س مجبور محال است که سر مجبور آمد که باشند صدوق دل را کلیه کس از سر دل که خبر دانسته خبر که رسید به سلطان پهل مژگان دراک داننده داد ز سلطان به سلطان خبر میرند انرا در نگه کن که تقدیر او است به شرف مژگان هم ز بستان شاه</p>	<p>توفیق او ارات بدل در نهاد گر از حق نه توفیق خیرے رسد زبان را چه بینی که اقرار داد در معرفت دید و آدمی است کیت فهم بود نشیب و فراز سر آورد دست از عدم در وجود و گرنه کس از دست مجبور آمد بحکمت زبان داد و گوش آفرید اگر نه زبان قصه بر دانسته و گرنه نیسته سینه جاسوس گوش مرا لفظ شیرین خواننده داد مدام این دو چوں حاجباں بر درند چه اندیشی از خود که نخلم نکوست برو بوستانهاں به ایوان شاه</p>
---	---

باب ششم در توبه

<p>هر حفته بودی که بر باد رفت به توبه بر رفتن نپزداختی منازیل به اعمال نیکو دهنده و اگر مفلسی شود ساری بری</p>	<p>بیا آنکه که عورت بهفتاد رفت هم بزرگ بودن همه ساختی قیامت که بازار ریخته بضاعت بچند آنکه آری بری</p>
---	---

<p>که بازار چند آنکه آکنده تر چو سرمایہ امروز باطل کنی با بازار مختصر بضاعت فرست ز بچه درم پنج اگر کم شود چو پنجاه سانت پروں شد ز دست اگر مژده رشکیں زبان داشت که آسے دهنه چوں بخت امکان گفت چو مارا به غفلت بشد روزگار</p>	<p>تبی دولت را دل پر آکنده تر ندانم که فوید چو حال کنی پیشدیده آسے بنده طاعت فرست دولت ریش سر بچہ غم بود غنیمت شمر پنج روزے که بخت به فریاد و زاری توان داشت سب از ذکر چوں مرده جرم گفت تو با سے دے چند فرصت شمار</p>
--	--

حکایت پیر مزد و مختصر روزگار جوانی

<p>جوانان نشنستم چند سے بهم ز شوخی در آکنده غفلت کنی ز دور فکر کیل موبش نهار نه چوں مالب از خنده چوں بخت بود چه در پنج مدت نشین به درد به آرام دل با جوانان سپهر جوابش نیکه تا چه پند نه گفت چمیدان درخت برون را سزد شکسته نبود چوں بزدی رسد بریزد درخت کمن بوگ شکست که بر سایه نم خلیج پیری دبید دادم سر رشته خود را بود که از تنم بشتنم است</p>	<p>تبی در جوانی و طیب لغم چو لبش سراپاں چو گل تازه سے جوانان دیده پیر سے ز ما برکن چه گفتن زبان از سخن بسته بود جوی سے بدو گفت کاسے پیر مزد یکے سر به آ از بر بیان غم بر آورد سر سا خورد از بخت چه باد صبا بر گشتان وزد چه تا جوان است و سر نیز چید بهاران که بید آورد بید مشک نوبید مرا با جوانان چمید بقید اندرم مجرّه باز سے که بود شمار است نوبت بریں غوال نشنست</p>
---	--

<p> دگر چشم عیش جوانی مدار نشاید چو بئیل تاشایه بارغ چه میخوای از باز برکنده بال شمارا کنوں مے دم مبنزه نو که گدشته بندد چو پڑ مرده گدشت دگر تکیه بر زندگانی خطا شست که پیراں برند استیغانت بدشت فرد رفت چوں دزد شد آفتاب چنان خوشت نبود که از پیر خام نه شرم گناهاں نه طفلان زلیخت به از سالها بر خطا زلیختن به از سود و سربایه دادن زودست برد پیر مشکین سپیدی بگور </p>	<p> چو بر سر نیست از بزرگی غبار مرا برفت بارید بر پتر داغ کند جلوه طاووس صاحب جمال مرا غله نیک آمد اندر درو گلستان مارا طرادت گزشت مرا مکیه جان پدر بر عصا شست مسلم جواں را شست بر پله جنت گل سرخ رویم رنگ زرد ناب هوس پختن از کودک تا تمام مرا می سپاید چو طفلان گریخت نیکو گفت نقاش که ناز یستن هم از بانادان در کلبه بست جواں تا رساند سیاهی به نور </p>
---	---

گفتار اندر غنیمت شمردن قوت جوانی پیش از ضعیف و پیری

<p> که فردا جوانی سیلید ز پیری چو مبدال فراخ است گوئی بزن پدا تقسم کنوں که در با ختم که هر روز از وک شپ قند بود تو می رو که بر باد پائی سوار نیارد خواهد بهای در دست </p>	<p> جواں رو طاعت امروز گیر فراخ دولت هست و نرو می تن من این روز را قدر نشنا ختم قضا روزگار می زن در بود چه کوشش کند پیر خرد بر بار شکسته قدح گر به بندد چشت </p>
--	---

گنوں کو تدارت بفعلت نودست
که گفت به بچوں در انداز تن
بفعلت پدازی نودست آب پاک
چه از چابکان در دویدن گزود
گر آن باد پایاں برفتند تیز
طریق ندارد بجز باز بست
چه افتاده دست و پائے بن
چه چاره گنوں جز تیمم بخاک
برودی هم افتان و خیزان برو
نوبه دست و پا از نشستن بجز

حکایت در معنی اذراک پیش از فوت

شبه خوابم اندر بیابان کید
شهر بانه اند به هون و شیر
سگر دل رها دی برون نه پس
مرا همچو تو غیاپ خوش در سرشت
تو که غیاپ نوشین بباغ رحیل
فرو کوفت طبل شوق ساز و آل
خفاک هوشیاران فروخته سخت
بره خفاک تا بر آرند سر
سبن مجود سهر و که برخاست شود
چه لیلیت در آمد بروی شباب
من آن روز بر کدم از عمر امید
درینا که بگذشت عمر عزیز
گذشت آنچه در ناصوابی گذشت
گنوں وقت ختم است اگر پروی
بشهر قیامت مرو تنگ دست
سرت چیت عقل است تدبیر گور
فرد بست پلای دویدن بقید
ز نام شوق بر سرم زد که خیز
که بر سه نخیزی به بانگ جرس
و لیکن بیابان به پیش اند است
نخیزی دیگر کس روی در سبیل
بنزل رسید اولین کار و آل
که پیش از دهل نون رساند رفت
نه بیند ره افتگان را اثر
پس از نقل بیدار بودن چه سود
شبت نوز شد دیده بر کن نو خواب
که افتادم اندر سیاهای سپید
مخوابد گذشت این دم چند نیز
وین نیز دم در نیابی گذشت
گر امید داری که خیر من بری
که و نبی ندارد بحسرت نشست
گنوں کن که چیست نخود است نو

چه سود افتد آنرا که سرزمایه خیزد
نه و فتنه که سیلاب از سرگزشت
زبان در دهان است غدر سر بیار
نه همواره گله دد زبان در دهن
که خزه دار نکیرت بر پره سد نه پهل
که بے مزخ قیمت ندارد قفس
که قهر صحت عزیز است و اوقات سیف

بما به توان آسے پسر سود کرده
گوش گوش کوش کاب از کمر در گشت
گشونت که چشم است افشکے پیار
نه پیوسته باشد روان در بدن
نه دانشدگان بشنود امر و نه قول
غنیمت شمار ریس گرگامی نفس
مکن عمر ضائع به افسوس و حیف

حکایت

وگر کس بمرگش گیریاں در پید
چو فریاد وزاری رسیدش بگوش
مرگش دست بودے در پید کن
که روزے دو پیش از تو که دم بسج
که مرگ منت نا توان که دور پیش
نه بر وے که بر خود پیونزد دلش
چه نالی که پاک آمد و پاک رفت
که بنگ است نایک رفتن بجاک
نه و فتنه که سر رشته بزدت زدست
نشیند بجای تو دیگر کسے
نخایم پد برزد الا کفن
چو در ریگ ماند مسود پایے بعد
که پایت نرفت است در ریگ گور
که گنبد نباید برو گره دگاں

قضا زنده ما رگ جاں برید
چنین گفت رسیدند نیز بهوش
نه وشت شما مرده بر خویشتن
که چندین نه بیمار و دردم پیچ
فراموش کردی مگر مرگ خویش
محقق چه بر مرده ریزد بگوش
نه بجزان طفلے که در خاک رفت
تو پاک آدمی بر خند باش دیاک
گشوں باید ریس مزخ راپای بنت
نشستی بجای وگر کس بے
اگر بهنوائی وگر تیغ زن
خیزد و خشن گر بگسلاند کمنه
ترا نیز چنداں بود دست زور
منه دل بریں سانچورده مکاں

چو دی رفت و فردا نیاید بدست حساب از عیسی یک نفس کن که هست

حکایت

بیان دو تن دشمنی بود و جنگ
 ز دیدار هم تا بحدی رما
 یکے را اجل بر سر آورد جیش
 بد اندیش که را دود شاد گشت
 شمشیر گورش در اندوده دید
 ز روزه عداوت بهار روزه نذر
 سر تا جور دیدش اندر مخاک
 و جودش بگر فتار زندان گور
 ز دور فلک بدر رویش پلال
 کف دست سر پیچ زور مند
 چنانش برو رحمت آمد ز دل
 پشیمان شد از که دو حوے زشت
 سخن شادمانی بهر گ کس
 شنید این سخن عابد هوشیار
 عجب گر تو رحمت نیازی برو
 تن ما شود نیز روزه چنان
 مگر در دل دوست رزم آیدم
 بجای رسد کار مرد پر و زود
 زدم تیشه یک روز بر تنی خاک
 که ز نهار اگر مردی آیدت تر

سراز ریز بر یک دیگر چون پلنگ
 که بر هر دو تنگ آمدی آشتان
 سر آمد برو روزگار این عیش
 بگورش پس از مدتی برگشت
 که رفتی ملایش ز اندوده دید
 یکے تنه بر کنش از روزه گور
 دو چشم جها بینش آگنده خاک
 تنش طعنه کردم و تا ساج موب
 ز جور زما سر و قدش خلال
 جدا کرده ایام بندش ز بند
 که بسیرشت بر خاکش از گره پیکل
 بفرمود بر تنی گورش نهشت
 که دهرت پس از روزه غافل
 بهار لید کاسی قادی که دگار
 که بگریخت دشمن بزاری برو
 که بروی بسوزد دل دشمنان
 چو بیند که دشمن به بخشایدم
 که گوئی درو دیده بهرگز نبود
 بگوش آدم ناله دزدانک
 که چشم و عینا گوش و روزه است و سر

حکایت پدر و دختر

شبِ حُفَّتہ بُودم بعزمِ سفر
بر آمد یکے سہنگیں باد گرد
برہ بر یکے دخترِ خانہ بُود
پدر گفتش آے نافرینِ چہر من
بچند اں نشیند درین دیدہ گرد
ترا نفسِ رعنا چو سرکشِ ستور
اجلِ نکست غفلاند یہ کیب
خبر داری از اُسٹخوانیِ نفس
چو مرغ از تن رفت و پست کید
نگہدارِ دُرُصت کہ عالمِ دینست
سکندر کہ بری لمے صم داشت
مبسترِ نبودش کردو عالمے
بر قند و ہر کس دُرود آسجہ کشت
چرا دل بر ہی کارواں گہ نیم
پس از ماہیں کل و ہر ہشتاں
دل اندر دلا رام دُنیا مہند
چو در خاکدانِ لحدِ حُفَّتِ مزد
سراز جیبِ غفلتِ برادرِ گنوں
تو چوں خواہی آمد بشیر از در
پس آے خاکسایہ گنہ عقیقہ ربا
براں از دو سر چشمہ دیدہ جسے

گر فتم پئے کاروانے سحر
کہ بر چشمِ مزدُم جہاں تیرہ کوہ
بر بجز غبار از پدے زرد
کہ شوریدہ داری دل از ہر من
کہ بازش بر بجز تو اں پاک کرد
دواں مے برد تا بسر شیبِ گور
عناں باز نہ تو اں گرفت از کُشیب
کہ جان تو مرغِ اشت و نامش نفس
دگر رہ نگردد بے سچے تو صید
دے پیش دانا بہ از عالمِ بشت
در آندم کہ بگوشت و عالمِ گزاشت
ستانند و تھمت دہندش دے
نماند بجز نامِ نیکو و زشت
کہ یاراں بر رفتہ و ما ہر رہیم
نشینند با یکدگر دوستان
کہ نکشتست با کس کہ دل بر نکند
قیامت بقیشتان از روستے گرد
کہ فرہدا نماند بہ حسرتِ گنوں
سر و تن بشوئی نہ نگرد سفر
سفر کردہ خواہی بشہرِ غریب
ہر آلائیے داری از خودِ بشوے

حکایت

<p>یکے بُزد بر پاؤشاپے ستیز گر قنار در دشت آن یکینہ توڑ اگر دوست بر خود نیازوے تو از دوست گر عاقلی برگرد بناچار دشمن بدزدش پوست تو با دوست یکدل شو و یک سخن نه پندارم ای دشت نامی بکوست</p>	<p>بدشمن سپیدوش که خوش بریز ہے گفت با خود ہزاری و سوز کہ از دست دشمن جفا بڑھے کہ دشمن نیاز دیکہ در تو کرد رفیقے کہ بر خود پیازد دوست کہ خود بخ دشمن برآرد زین بجوشتند دیکہ دشمن آزار دوست</p>
---	---

حکایت

<p>ہے یادم آید نہ عہد صغر بازیچہ مشغول مردم شدم بر آدم از ہول و وحشت خروش کہ اے خون چشم آخرت چند بار بہ تنہا نماد شدن طفل خرد تو ہم طفل را ہی بسنے اے فقیر مکن با فردای مردم رشت بغیر از پاکاں در آویز چنگ مردہ اس بقوت ز طفلان گماند بیاورد رفتار زان طفل خرد ز نجیب ناپارسیاں پرست اگر حاجت داری ای حلقہ گیر برد خوشہ چیں باش سعدی صفت</p>	<p>کہ عیدے مردوں آدم با پدر در آشوب خلق از پدرم شدم پدر ناگمانم بہار لید گوش مخفتم کہ دشم ز دامن مدار کہ طفل بود را نادیدہ بزد برو دامن نیک مردواں بگیر چو کردی نہ ہیبت فروشنے دشت کہ عارت نرد ز در پورہ جنگ مشاخ چو دیوار مستحکم آمد کہ چون استعانت بریوار بزد کہ در حلقہ پارسایاں نشست کہ سلطان ازیں در نارد گویر کہ گزد آوری خرمین معرفت</p>
--	---

حکایت خرمن سوز

<p>یک غلہ سردادہ نہ تودہ کرد شبے مست شد و آتش بر فروخت وگرہ روز در خوشه چیدن نشست چو سرگشته دیدند درویش را نخا ای که باشی چنین بیره روز گر از دست عزت شد اند باری نویست بود خرمن اندوختن مکن جان من تخم دیں بیزداد چو بر گشته بخنجر در افتد به بند تو پیش از عقوبت در عقوب بر آید از گریبان غفلت سرت</p>	<p>ز تیار وے خاطر آسوده کرد نگاہ بخت کایوه خرمن بسوخت که یک جو ز خرمن نماندش بدست یکه غفلت پزورد در خویش را به دیوانگی خرمن خجده مسوخته تو آئی که در خرمن آتش زدی پس از خرمن خجسته سوختن بده خرمن نیک نامی به باد ازو نیک بختاں بگریه نه پند که سودے نداده فتنای نیر چوب که فردا نماند خجل در بهرت</p>
--	--

حکایت

<p>یکه متفق بود بر منکرے نشستن از خیالات عرق کرده شبنم ریس سخن پیر روشن رواں نیاید همه شرمات از خجسته نیاسای از جانب بیچ کس چنان غموم دار از خداوند خویش</p>	<p>مکره کرد بهر وے نیکو محضرے که آیا بخل عشق از شیخ کوے بر و بر پشورید و گفت لے جوان که حق حاضر و شرم داری نرس بر و جانب حق نگه دار و پس که شرمات ز بیجانگان است و خویش</p>
--	---

حکایت

<p>بایدی کند غم به بر جائے پاک</p>	<p>چو زشتش نماید ریخته به خاک</p>
------------------------------------	-----------------------------------

<p>نترسی که بر وے رفته دید که از خواجه آریق شود چندگاه بزرعجیر و بندش تیارند باز که از وے گزیرت بود یا گزیر نه وفتی که مشهور گردد کتاب که پیش از قیامت غم خود بخورد شود روشن آیین دل به آه که روز قیامت نترسی ز کس</p>	<p>نه آزادی از ناپسندید میندیش از آن بعد و پُر گناه اگر باز گردد بصدق و نیاز به کیس آدمی با کس برستیز گنوں کرد باید عمل را حساب کس گزیر چه بد کرد و بد هم نکرد گر آیین از آه گردد سیاه بترس از گناهان خویش پس نفس</p>
--	---

حکایت

<p>دل از دهر فارغ ساز قیث خوش ریا باں گر گفتم چه مرغ از قفس تنه چند مشکین در و پائے بند نصیحت نگیرند و حق نشنودند مگر اگر جهاں ششخه گیرد چه غم بترس از خدا و متوس از امید نیزدیش از رفیع و پوانیان زبان حسابش نگردد ز لیر نیزدیشم از دشمن تیره راس عزیزش بدارد خداوند کار نه جاداری اُمّت بخیر بندگی که گر باز مان ز دد کتری</p>	<p>غریب آدم در سواد حبش بسج سفر کردم اُمّت نفس هره بر یکے دگر دیدم باشد یکے گفت کایں پندریاں شب رواند چه بر کس نماند ز دشت رستم نکو نام را کس نگیرد اسیر نیاروده عامل غش اُمّت در میان وگر عفتش را غریب است زیر چه خدمت پسندیده آرم بحال اگر بنده کوشش کند بنده دار وگر کند راس است در بندگی قدم پیش نه کن ملک پندری</p>
--	--

حکایت

بزد تا چو طبلش بر آمد نقال
 پرو پاژسائے گزدر کزد و گفت
 گنہ آبرویت نبودے بروز
 کہ شبها بدنگه برد سوز دل
 شب تو به نقویر روز گناه
 در عذر خواهان نه بندد کریم
 عجب گر بیفتنی نگرفت دست
 وگر شرمسار آب حشرت پبار
 که سبیل ندامت نه شستش غناه
 که ریزد گنہ آب چشمش بے

یکه ما به چو گاه شیه دامن
 شنب از بیقراری نیارشت حُفّت
 بشب گر به بزدی بر شتخته سوز
 کسے زودن مختصر نگردد خجل
 اگر هوشمند سی ز داود بخواه
 هموز از سر صبح داری چه بیم
 کریم که آزدت از نیست هشت
 اگر بندد دشت حاجت برآر
 نیاید برین در کسے عذر خواه
 نریزد خدا آبرو بے کسے

باب دهم در مناجات

که نتوان بر آورد فدای ز رگل
 که بے بزرگ ماند ز سزای سفت
 ز رحمت نماند و در تهنیدشت باز
 که تو میدگردد بر آورده دشت
 پیا تا بدرگاه مضکیں نواز
 که بے بزرگ انیس بیش نتوان نشستن
 که مجرم آمد از بندگان در وجود
 به اُمید عفو خداوند گار
 به اُحلام و کُلف تو خوش کرده ایم

پیا تا بر آریم دشت ز دل
 بقفل خزاں در ندبئی درخت
 بر آرد تھی دشتها بے نیاز
 میقدار انیس در که هرگز نهشت
 همه طاعت آرد در مضکیں نیان
 چو شایخ بر مهنه بر آریم دشت
 خداوند گارا نظر کن به جود
 گنہ آید از بندو خاکسار
 که بکا به و رقی تو پرورده ایم

گذا چوں کرم بیند و لطف و ناز
چو مارا بلوقیا تو کردی عزیز
عزیزی و خواری تو بخشیدی و بس
خدا یا به عزت که خوایم مکن
مسلط مکن چوں منی بر سرم
بگیتی بتر ز من نباشد بهر
مرا شرمساری ز روی تو پس
عزم بر سر آفتند ز تو سایه
اگر تاج بخشیدی مرا از دم

مقدود ز کوشال بخشیده باز
به تحقیرا همی چشم دارم ریز
عزیز تو خواری نه بیند ز کس
به ذیل گنجه شرمسارم مکن
ز دست تو به گنجه بقوت برم
جفا بزدان از دست همچو من خیس
و گنجه شرمسارم مکن پیش کس
بهرم بود ستمی پاییز
تو بزداه تا کس نیندازم

حکایت

محتاجات شود بدو در حرم
میکن که دستم بگیرد کسی
ندارد بجز آستان سرم
فرد مائده یا نفس اتاره ام
که عفتش تواند گرفتار من عنا
نبود پلنگان نباید ز مود
دیزب دشمنانم پناهی بدو
به اوصاف بے عقل و مابذیت
ممد فتنی یغرب علیہ السلام
که مود و غار را شمارند زن
به صدق جوانان تو خاست
ز نجب دو دشمن به فریاد رس

ستم می باشد چو یاد آورم
که می گفت با حق به زاری بے
به گفتم و بخواں یا بران از دم
تو دانی که دشمن و بیچاره ام
منی نازد این نفس سرکش چنان
که با نفس و شیطان بر آید به زور
مزدان راهت که راهی بدو
خدا یا به ذات خداوندیت
به بتیک سحراج بخت الحرام
به تنبیه مردان شمشیر زن
به طاعت و سیران آراسته
که مارا دران در طبع یک نفس

که بے طاعتان را شفاعت کنند
و اگر فتنه رفعت مخدور دار
ز شرم گشته دیده بر پشت پا
ز باقم به وقت شهادت میند
ز بد کرد و شمشد کز تاه دار
بیده دشت برنا پندیده ام
و بید و عدم در ظلام بیکه است
که حیرت در شفاعت نه پند کسم
کند را ز شاه ارتقا تے بهشت
بنالم که عفت نه را بس وعده داد
که صورت نه بهد و دیو دیگرم
گشای کادرم در برویم میند
مگر سوز پیش آورم کاسه غنی
غنی را از هم بود بر فقیر
اگر من ضعیفم پناهم قوی است
چه زور آورد با قضا دشت چند
هچان حکمت بس عذر نقیصه ما
چه قوت کند با خدا ای خودی
که محکم چرخین می رود بر سرم

امیر راست از آمانیک طاعت کنند
به پا کال کن آلاشیم دور دار
به پیران پشت از عبادت دوتا
که چشم ز کورس سعادت میند
چه ایش نقیصم فرا راه دار
یکه دال ز نا و پیری دیده ام
من آن دانه ام در نهایی تو پشت
نه خجسته شریف لطفت شکا ستم
بدی را ز کس کن که بهنر کسشت
مرا که رگیزی به اقصاف و داد
خدا یا به ذلت مرا از درم
ور از جل غائب شدم روز چینه
چه عذر آورم از تنگ نه دامن
فقیرم به مجرم گناهم بکیر
چرا باید از ضعیف عالم رزیت
خدا یا به غفلت شکستیم عذر
چه بر خیزد از دست تدبیر ما
همه از چه کردم تو بر هم زدی
نه من سر ز حکمت بدری برم

حکایت

جوابی بگفتش که جبرائیل
که عین شماری که بد کرده ام

بسیه چود را کسی زشت خواند
نه من صورت خویش خود کرده ام

نثر ابا من از زشت رویم چه کار از آنم که بر سر پیشانی ز پیش تو دانائی آخر که قادر نیم گرم ره نمائی رسیدم به خیر جہاں آفرین گر زیاری کند	نه آخر متم زشت و زیبا رنگار نه کم گزودا کے بندہ پندور نہ پیش تو انا کے مطلق توئی من ریکم وگر گم سخی باز مادم نو سیر سجا بندہ پندہیز گاری کند
--	--

حکایت

چرخش گفت درویش کوتاه دست گر او تو به بخشد بماند در دست بخت که چشمم ز باطل بزد ز مشکبندیم روستے در خاک رفت تو یک تویت لے اندر رحمت بہار ز جہم دریں مہنگات جاہ نیست تو دانی ضعیفہ زباں بستگان	کر شب توبہ کزد و سحر گشت کہ پیمان مابے ثبات است و سست جو رت کہ فزودا بنا رم مسوز غبار گناہم بر افلاک رفت کہ در پیش با ماں تپاید غبار ویسین بہ ملک وگر ماہ نیست تو مزہم غنی بر دل غمگین
---	--

حکایت

نشدیم کہ مشت ز تاب نبد بنالید بر آستان کرم موجودان گریہاں گریختن کہیں چه شایسته کردی کہ خواہی زشت بخت ریس سخن پند و بگریست عجب داری از لطف پند و زکار نثر اے گویم کہ عذرم پند	مقصود مسجد سے در دوید کہ یا رب بفر دوس اعلیٰ برم سگ مسجد کے فارغ از غل و دین نئے زبیدت ناز با حق زشت کہ مشتم پدار از من لے خواہ دست کہ باشد گنہگار سے اُمید دار دیو تو بہ باز است و حق و تنگبار
---	---

ہے شرم دارم نہ لطف کریم
 کسے را کہ پیری در آرد نہ پائے
 من آنم نہ پا اندر افتاده پیر
 نگویم پیر زگی و جاہم رجش
 اگر یارے اندک زل داند
 تو پیناؤ ما خائف از بیدگر
 بر آردہ مردم نہ بیوں خروش
 بنادانی ار بندھاں سرکشند
 اگر جزم بخشی بمقدار وجود
 اگر خشم گیری بقدر گناہ
 گرم دست گیری بجائے رسم
 کہ زور آورد گر تو یاری دہی
 دو خواہند بودن بخشش فریق
 عجب گر بود ماہم از دست راست
 دلم میدہد وقت این امید
 عجب دارم از شرم دارد نہ من
 نہ یوسف کہ چندین بلا دید و بند
 گنہ عفو کرد آل یعقوب را
 بکہ دار بد شاں مقتید نہ کرد
 نہ لطفت ہمیں چشم داریم نیز

کہ خوانم گنہ پیش عفو عظیم
 چو دشتش نگیرد غجد نہ جاے
 خدایا بہ غفلت تو ام دشتگیر
 فروماندگی و پناہم رجش
 بہ نادگر دی شہرہ گزداندم
 کہ تو پزودہ پوششی دما پزودہ
 تو بینندہ در پزودہ پزودہ پوش
 خداوند کاراں قلم در کشند
 نماند گر قمارے اندر وجود
 بدوزخ رفت و ترازو خواہ
 دگر بگنی بر نگیرد کسم
 کہ گیرد چو تو رشنگاری دہی
 نداتم گدای دہشم طریق
 کہ از دست من جز کژی برخواست
 کہ حق شرم دارد نہ مجھے سپید
 کہ شرم مخے آید از خوشبختن
 چو محکمش رواں گشت و قدرش بلند
 کہ معنی بود صورت خوب را
 بضاعت مزاجت شاں رد نکرد
 بدیں بے بضاعت رجش کے عزیز

بضاعت نیا و مردم الا امید
 خدایا نہ عفو ممکن نا امید

منتخبات شاهنامه

گفتار ائدر فراهم آوزون شاهنامه

<p> بر بارخ دافش هر رفته ائد ریاکم که از بر شمعان نینت یال هماں سایه زو بانه داد گزید بر شاخ آں سرور سایه فکن به گیتی بهانم بیست یازگاره به پیمان روشن در زمانه دلی وگر بر رو رنزد معنی بر و فراوان بدو ائد زون داستان از و بهر و پیونده هر دگر دے دلیر و بزرگ و خردمند و داد گزینده سخنها همه باز جفت </p>	<p> سخن هر چه گویم هر گفته ائد اگر بر درخت بر و مند جاے کسے که شود زیر نخل باشد توانم مگر پاینگه ساختن کزین نامر نامور شهر یار تو ایس را دروغ و فسانه دلی از و هر چه ائد خورد با خرد بیکه نامه بعد از گر پانتان پر آئنده در دشت هر موبدے یکے پهلوان بود و هفتاں نژاد پز و پید و روزگار محنت </p>
---	--

برباد و د و این نام را گرد کرد
 دنا ناماران خوش سوا
 که ای دل بجا خوار نگذاشتند
 بر ایشان همه دور گشت آوری
 سخنها به شایان و گفت جها
 یک نامور نام افکند بن
 بر او آید از کمان و جها

تو هر کس که می داند ساجد
 بر سر سید شان از نوا کیان
 که گیتی به آغانه پهلوان داشتند
 چه گویند سر آمد به نیک اختری
 نگذاشتند به پیش یکا یک جها
 چون بفرستید از ایشان به پیش سخن
 چنان یادگار شد اندر چهل

گفتار در سرگزشت و قتی شاعر

همه خواند خواننده بر هر کس
 هماں و شرفان و هماں را شان
 سخنگو و خوش طبع و روشن روی
 از و شادمان شد دل انجمن
 ابا بد همیشه به پیکار بود
 نهادش بر سر یک تیره تنگ
 نبود از جها و نش یک روز شاد
 بدست یک بکده بر گشت شد
 بگفت و سر آمد بر و روزگار
 چنان بخت پدید آمد حفته ماند

چو از دفتر این داستانها است
 جها و ل نهاد بدین داستان
 جوانی پید گشاده زبان
 بنظم آرم این نام را گفت من
 جوانیش را خوبه بد یاد بود
 برو تا حقن کرد ناگاه مرگ
 بدان خوبه بد جان زبیرین بداد
 یکا یک از و بخت برگشته شد
 نه گفتاسب و از جاسب بیکه نزل
 رفعت او و این نام ناگفته ماند

بمن عفو یا رب گناه و
 بیقراره در حشر جا و

گفتار اندر مہنیا د نہادین کتاب

و اندرز دوست دریں باب

ویل روشن من چه پُر گشت از دے
که راضی نامہ را دشت پیش آورم
بہر رسیدم از ہر کسے بے شمار
مگر خود و رنگم نباشد بے
و دیگر کہ گنجم و فادار نیست
زمانہ سراے پُر از جنگ بود
ہمیں گوئی یک چند پیکر انستم
بہریم کسے کش سزاوار بود
نہ تیکو سخن نہ چه اندر جہاں
اگر نہ بودے سخن از خداے
بشہم یکے ہزار ہاں دوست بود
مرا گفت خوب آمد این رایے تو
نوفست من راہیں نامہ بہ ہلکی
گشادہ زبان و جوانیت ہشت
شو این نامہ خوشرواں باز گوے
چو آورد این نامہ نزدیکو من

سوی تخت شاہ جہاں کرد کوی
نہ دفتر بہ گفتار خویش آورم
بہر رسیدم از گزودش گردگار
بہاید رسیدن بہ دیگر کسے
ہماں رنج را کس حیدار نیست
بجویندگان ہر جہاں تنگ بود
سخن را نہفتے ہستے داشتیم
بگفتار این مرا یاد بود
برو آفریں از دکان و دہاں
نہی کسے کدے نثر مار ہنماے
تو گفتی کہ با من بیک دوست بود
بہ نیکی خرامہ مگر پایے تو
بہ پیش تو آمم مگر نغوی
سخن گفتن پہلوایت ہست
بدیں جوے نثر دہاں آید
بر اخروخت این جان تار یک من

اندر ستایش منصور بن محمد

بدیں نامہ چوں دشت کردم دراز
یکے ہنترے بود گردن فراز

خبر دشنه و بیدار و روشن روان
 سخن گفتن خوب و آدای نرم
 که جانت سخن بر گماید همه
 یکوشتم نیازت نیادم به کس
 که از باد ناید بمن بر زنبیب
 از آن نیک دل تاندار از محمد
 که تخی بدو یافته زبیب و فر
 جو انمرد بود و وفادار بود
 چو از باد سوز سسی در چمن
 در رخ آں کشتی بوز و بالای شاه
 بدشت زنگین مودم کشتان
 روان لڑ لڑاں بکد و بید
 گجا بر تن شاه شد بد سگال
 نه کژی روان سوسے داد آدم
 اگر گفته آید بشاهاں بسیار
 روانم بدین شاد و پدram شد
 دلم گشت از پیشه او راد و شاد
 بنام شهنشاه کردن فرانہ

جوان بود از گمہر پہلو او
 خداوند راے و خداوند شرم
 مرا گفت کند من چه آید همه
 بجزے که باشد مرا دسترس
 همه داشتیم چوں یکے تازه سبب
 بکیواں رسیدیم ز خاک نژند
 پشتمش ہماں خاک و ہم بیم و ز
 سراسر جہاں پیش او غبار بود
 چنان نامور گم شد از اچمن
 در رخ آں کر مند و آں گود گاہ
 نہ ز زخمہ زینم نہ ز زخمہ نشان
 تیر فتارہ دل زو شدہ نا امید
 رستم باد بر جان آں ماہ و سال
 یکے پند آں شاہ یاد آورم
 مرا گفت کلین نامہ شہر یار
 دل من بگفتار او رام شد
 چو جان رہی پند او کرد یاد
 بدین نامہ من دشت کردم دراز

در ستایش سلطان محمود

چمنو شہر یارے قیامد بپرد
 جہاندار و پیچودہ و بیدار محنت
 زمین شد بکند دائرہ تابندہ حاج

جہاں آفریں تا جہاں آفرید
 خداوند تاج و خداوند تخت
 جو خورشید بر گاہ و محمود تاج

چه گوئی که مخور شد تابان که بود
 باو اتفاق بهم آن شاه پیروز تخت
 از خادم بیدار است تا با تخت
 مرا اختیار تخت بیدار گشت
 بجز در عصم آمد زمان سخن
 بر اندیشد شهنشاه بیدار نهی
 دل من چه بود اندر آن بیدار شب
 چنان دید روشنی روانم بخواب
 آه که در سینه گیتی شب لاخورد
 در دشت بر سان دیبا شد
 ز شمشیر برو شهنشاه بیدار نهی
 رده بر کشیده پیاه از دو میل
 بیک پاک و شهنشاه پیشش پیاسه
 مرا خیره گشت سرانده فر شاه
 چه آن چه در خورشید دیدی
 که این جیغ دماه است یا تاج و گاه
 یک گشت این شاه روم است دیشد
 به ایران و نودان کورانه اند
 بیمار است من نهی را به داد
 جهاندار محمود شاه یزدگ
 نه کشمیر تا پیش دریا به چس
 چون کودک لب اندر شیر مادر بگشت
 تو نیز آفرین کن که گویند

کرد و در جهان روشنائی فرود
 فرهاد از بر تاج فرشته تخت
 پیروز آمد اندر آن کمان زد
 بمقتضای اندر بیدار بیدار گشت
 انوار تو شود زنده تا به سخن
 به گشت شیشه دل پر از آفرین
 ز گشت گشاده دل و بستان لب
 که ز گشته شیشه بر آمد تر آب
 از آن شمع گشته چو یاقوت نرود
 بیکه گشت پیروزه بیدار شد
 بیکه تاج بر سر به پیاسه گزاد
 بدست چیش هفت صد نرود
 به داد و به نرین شاه را نرود
 و زان نرود پیلان و چندان پیاه
 انوار نرود از آن به پیاسه
 ستاره است پیش اندرین با پیاه
 ز رفیع تا پیش دریا به رند
 به راس و بفرمان از نرود اند
 بیدار تخت زان تاج بر سر نهاد
 به آفرین آمد به پیش و نرود
 برو شهنشاه یاران گشت آفرین
 به گزاده محمود گوید گشت
 بدو نام جاوید جویند

بیدار گزشتن زیر پیمان او سے
 چہ مایہ شب تیرہ بودم بہ پایے
 نبودم درم جاں ہر افشاۃ ام
 کہ آوازہ اش در جہاں فروغ است
 ہر آن سخت بیدار تاج و تکیہ
 ہوا پُر نہ اثر و نہیں پُر نگار
 جہاں شد یکصدارہ بایستہ درم
 جہاں شادمان از دلی شاد است
 بر دم اندر دلی تیز دم از دہشت
 بکشتہ امیہ بہمن بہ دل درویش
 چہ دینار خوار است بر چشم لعل
 نہ دلی تیرہ دارد در دم و نہ سرچ
 از آزاد و از نیک دل بزرگان
 بفرمان بدستہ کمر استوار
 رواں نام شاں ہر ہمہ رہبرے

تہجد کسے سر نہ فرمان او سے
 بچہ بیدار گزشتن بہتہم نہ جاے
 بر آن شہزادہ آفریں خواندہ ام
 بدل گزشتن راس خواب را پانچ است
 برو آفریں کہ کند آفریں
 نہ فروش جہاں شد چہ بارہ
 نہ اثر اندر آمد بہنگام غم
 بہ ایماں ہمہ خوبی از دلی دوست
 بہ بر دم اندر دلی آسمان وفا است
 بہ تن زردہ بیل و بجاں بہر غل
 سر سخت بد خواہ با خشم او سے
 نہ کند آوری گیرد از تاج و گنج
 ہر آنکس کہ دارد نہ پزوردگان
 شہنشاہ را سر بسر دوست دار
 شدہ ہر یکے شاہ ہر کشورے

بر سخت گزشتن جمشید پسر طہورث و پیداکون

آلات جنگ و آموختن و یکم ہنر را را بہ درویش

پسر شد بجایے پدر نامدار
 کمر بستہ و دل پُر از پیشہ لعل
 بہ رستم کیاں ہر سرش تاج نہ
 جہاں سر بسر گشتہ او را رہی

چہ رفت از رمیاں نامور شہزادہ
 گیرا تہایہ جمشید خواندہ او سے
 بر آمد ہر آن سخت فروغ پدر
 کمر بستہ با ذی شاہنشہ

زمانه بد آسود از داندی
 جهان را فروزده بدو آبروی
 منم گفت با خرد ایزدی
 بدان را ز بد دشت کوه گم
 نخست آلت جنگ را دشت بزد
 بفرستی نرم کرد آهنا
 چون خشان و چون دوزخ و بر گشتوان
 بدین اندرون سال پنجاه رنج
 و گر پنج اندیشه جنگ کرد
 ز کتان و ابریشم و مخم و قز
 پیامت شاهان رشتن و تاختن
 چون شد یافته شستن و دوشستن
 چون ریس کرده شد ساند دیگر نهاد
 ز هر پیشه در آیین برگرد کرد
 گروهی که کانونیای خوانیش
 جدا کرد شاهان اند میان گروه
 بدان تا پندش بود کای شاه
 صفت بر دشت پنداندند
 شجای شیر مردان جنگ آور اند
 کز ایشان بود تحت شاهی بکلی
 نیکو دی رسد دیگر گروه را شناس
 بکارند و در زند و خود بدرونند
 ز فرمان سرانده خود ندهد پیش

به فرمان او دلب و مرغ و پری
 فروزان شده تحت شاهی بدو
 بهم قندهاری و هم موبدی
 روان را سوسه روشنی ره گم
 در نام جستن به گزیدان سپرد
 چون خود و زده کرد و چون جوشنا
 همه کند بیدا به روشن روان
 ببرد و ازین سال پنجاه رنج
 که پوشند هنگام جنگ و بزد
 نصب کرد پیرمایه دیبا و خنجر
 تار اندرون بود را بافتن
 گرفتند ازو بکسر آموختن
 زمانه بدو شاد و او نیز شاد
 بدین اندرون سال پنجاه خیزد
 به رسم پرستش گاه داییش
 پرستنده را جایگاه کرد کوه
 توان پیش روشن جهانداران
 همه نام ریساریان خوانندند
 گزیدند و لشکر و کشور اند
 در ایشان بود نام مردی بکلی
 گنج نیست بر کس از ایشان سیاس
 بگاه خویش سوزش نشوند
 ز آواز بیغاره آسوده گوش

بر آسوده از دادر و گفت و گوئی
 چه گفت آن سبکدوش آزاد مرد
 چهارم که خوانند اهنو خوشی
 کجا کار شان همگنان پیشه بود
 بدین اندرون سال بنگاه ریز
 ازین هر یک را یک پایگاه
 که تا هر کس اندر خوشی را
 انداز پس که اینها شد آراشته
 ز خارا گهر جشت یک روزگار
 بچنگ آمدش چند گوند گهر
 ز خارا بافتن بر دهن آوری
 دیگر بویهای خوش آمد باز
 چو بان و چو کافر و چو مشک ناب
 پندشکی و در مان هر درد مند
 همه رازها ریز کرد آشکار
 گزید کرد انداز پس بکشتی بر آب
 چنبرین سال پنجه ریزه ریز
 همان کرد و نهها چو آمد پدید
 چو آن کارهای وای آمد بملک
 بقر کیانی یکے سخت ساخت
 چو خورشید تابان میان هوا
 جها انجمن شد بر تخت اوست
 به جمنید بر گوهر افشاندند

تن آباد و آباد ریتی بود
 که آزاده را کاپلی بند کرد
 همان دشت و زمان ابا سرکشی
 روان شان همیشه میر اندیشه بود
 ز بخورد و بخشید بسیار و حید
 سزاوار پند و پند و محمود راه
 به پند پند اند کم و بیش را
 شهنشاه با دانش و خواسته
 همه کرد زو روشنی خوانند
 چو یافت و بجا و دهم و زو
 شد آراشته بند را کلبه
 که دارم مردم بومیش رها
 چو نمود و چو عتبه چو روشن گلاب
 در تشد رشتی و راه گزید
 جها را نیامد چنو خواستار
 ز کشور به کشور بر آمد رشتاب
 ترید از هنر بر خرد بسته و چیز
 به گیتی مجز از خویشین را نوب
 ز جاسی دی بر تر آورده پاس
 چه مایه بدو گوهر اهرم رشتافت
 رشتسته بر و شاه قزاق روا
 انداز بر شده فرد بخفت اوست
 مر آن روز را روز و خوانند

<p>سر سال نو هرگز فزود و بس بنوروزد نو شاه گیتی و روز بزرگان به شادی بسیار باشند چنین جشن فرسخ از آن روزگار چنین سال سی صد هجرت کار نیارشت کس کرد بیکارست بقوامش مردم نهاده و گوش چنین تا بر آمد برین سالیان جهان مبد بآرام زان شاد کام</p>	<p>بر آسوده از رنج تن دل ز بس بر آن تخت نشست بغیر و روز می و روز و در ایشان خیر است رسانده از آن خشنودان یادگار ندیدند مرگ اندر آن روزگار نه بد در دین و نه بیمارست نه راضی جهان بود و آویز نش همه تافت از شاه فر کیان نه بزرگان بدو نه بخوبی پیام</p>
---	--

برگشتن جمشید از فرمان خدا و برگشتن روزگار از او

<p>چو چندی بر آمد برین روزگار جهان سر بسر گشته او را دهری یکایک به تخت می بنشیند معنی کرد آن شاه بزرگان شناس زکائنات یگان را ز لشکر زخواستند چنین گفت با سائو زده جهان هر در جهان از من آمد پدید جهان را بخوبی من آراشتم خور و خواب و آرام تا از من است بزرگی و بزرگ و شاهای مراشت بداد و دزدان جهان گشت داشت جز از من که بزرگ داشت از کس</p>	<p>ندیدند جز خوبی از شهریار رنشته جهاندار با فرهای به گیتی جز از خویشتن کس ندید نه بزرگان به پیچید و شد تا پیاس چه مایه سخن پیش ایشان برانند که بجز خویشتن را ندانم جهان چو من تا بخور تخت شاهای ندید ز روستای زمین رنج من کاشتم همان پریش و کام تا از من است که گوید که بجز من کسیه یادداشت که بیماری و مرگ کس را نکاشت وگر بر زمین شاه باشد پس</p>
--	---

یمن یکرود ہر کہ آہد من است
 مرا خیالند باید جہاں آفریں
 چرا کس نیارست گفتن نہ چوں
 گشت و جہاں شد میرا نہ گفت و گئے
 پر آئندہ گفتند یکسر رسپاہ
 شکست اندر آورد و برگشت کار
 چو خضر شدی بندگی مرا پوش
 بدیش اندر آید نہ ہر سو ہراس
 ہے کاشت زو فرزند تہی و زور
 بدانت و شد شاہ باترس و پاک
 بدای دزد و دریاں نہ بدند لے
 ہے کرد پوزیش میر کرد و کار
 بر آوردہ بر سے شورو بدی

شہا را زین ہوش و جاں مدق است
 گر ایدوں کہ دایند من کردم ایس
 ہمہ موبداں سرنگندہ رنگوں
 چو لایں گفتہ شد فرزندوں از سے
 رسہ و ریشست سال از در با نگاہ
 منی چوں پیر پوشت با کرد کار
 چہ گفت آن سخن گوے باترس و پوش
 بہ یزدوں ہر آہل کہ شد ناسپاس
 بہ جہشید بر تیرہ گوں گشت زور
 از د پاک یزدوں چو شد خشنک
 چو آئندہ شد پاک یزدوں از سے
 ہے رائد جہشید خون در کنار
 ہے کاشت زو فرزند ایزدی

داستان فریدوں

بخش کردن فریدوں جہاں را بہ پسین خود

بسہ ہرہ کرد آفریدوں جہاں
 رسوم دشت گردان و راہاں نہیں
 ہمہ روم و خاور مرا اول تیرید
 گر از ان سوے خاور اندر کشید
 ہے خواندندیش خاور خدائے

رفتند چو فریدوں کشید از نہاں
 کے روم و خاور و کر تونک و چین
 کشیدیں یہ سلم اندرون پتھرید
 رفت نمود تا لشکرے بر کشید
 بہ تخت کیاں اندر آورد پاسے

دگر تُو را داد تُو راں زبیں
یکے لشکرے نام زد کرد شاه
بسیاد بہ تخت کئی بر نشست
بہ زکاں برو گوہر افشا نند
وز آں پس چو نوبت باریج رسید
ہم را بیان دہم دشت نیزہ و فلج
بدو داد کو را سزا و بد تاج
سراں را کہ بد پوش و خرمک و رے
نشستند ہر سہ با مام شاہ
بر آمد بریں روزگارے دراز
فرخ وین خزانہ شد سال خورد
بریں گوئہ گردد سراسر سخن
چو آمد بکار اندر وں زبیرگی
نگوئوں باز گردد بکو دایہ سلم

دُر اکزد سالار تکران و چین
کشید آئینکے تُو را لشکر براہ
کہ بر میاں بہت و بکشد دست
جہاں پاک تُو راں شہش خوانند
مرا و را پدر شہر ایراں گزید
ہماں تخت شاہی و تاج سراں
ہماں تیغ و چہرہ ہماں تخت علاج
مرا و را چہ خوانند ایراں گزید
چُناں موز بانان محشر و رشاد
زمانہ بدل در ہے داشت راند
بیارغ بہار اندر آورد گرد
شہر دشت نبو و چو گردد سخن
گر رفتند پیر مایگاں زبیرگی
کہ چوں ریخت ز راہیں ہے سخن گزم

ر شک بزون سلم بر ایرج و

راے زون با تُو در کار او

دگر گون تر شد بآیین و رے
باندیشہ بہشت با رہنمون
کہ دادش بکشد پسر تاج زہ
فرشتہ فرشتہ ذی شاہ ہیں
کہ جاوید زی خرم و شاد کام

بجائید مر سلم را دل ز جاسے
و لش پچوں فرو شد باز اندر وں
نبودش پستیدہ بخش پدر
بدل پر زبکی شد برخ پیر ز چین
فرستاد مژدہ برادر پیام

ہیونے بیان سہو بر انگشتہ رود
 کہ بود از دیش راسے و اندیشہ دور
 گشت دل روشن از یہ گزینیں
 منیش پست و بالا جو سز و بلشہ
 گزینیں گوئے نشینیدی از باشان
 یکے کہتہ از مارہ آمد بہ سخت
 زمانہ بکھر من اندر خور د
 نزیبہ مگر بر تو اسے پاؤشاہ
 گزینیں ساں پدر کردہ بر ماستم
 بامہج دہد موم و خادر من
 کہ از ما سپہمدار لیراں نہیں
 معز پدرت اندر مویں راسے نیست
 رہیامہ بنزدیک نوران ٹھیلے
 سر نور بے معز پھر باد کردہ
 بر آشفٹ ناگاہ چوں تندر شبیر
 رگو این سخن ہمچیں یاد دار
 ازہیں گوئے بفرشتے کے دادگر
 سچا بارہ ادھون و بدگش کہشت
 رہیاید برو اندر آورد دروسے
 ہیونے بر انگشتہ نزدیک شاہ
 فرشتاد نزدیک شاہ جہاں
 کہ اسے شاہ بینا دل و شاد کام
 بجائے فرونی و جائے رقیب

بگفت آنچہ اندر دل اندیشہ بود
 بنزد برادر چنانکیر نور
 بدان اسے شہنشاہ توکان و چیں
 ز گیتی زیاں کردہ مارا پسند
 بہ بیدار دل بنگہ راہی داشتان
 رسہ فروزد بودیم زبیاہے تخت
 اگر ہنترم من سال و خرد
 گزشتہ زمن تخت و تاج و گلاہ
 سزد گر ہمانیم ہر دو و ذم
 چو راہان و دشت بیان و سخن
 سپارد نرا دشت توکان و چیں
 بدیں بخشش اندر مرا پائے نیست
 ہیونے فرشتاد و بگزارد پاے
 بچہ بی شنودہ ہمہ یاد کردہ
 چو ایں راز بشنید نور و لیر
 چنین داد پاسخ کہ با شہزبار
 کہ مارا بگاہ جوانی پدر
 درخت است ایں خود نشانہ بہشت
 نرا با من آنتوں بدیں گفت و گوے
 نردن راسے و ہشیار کردہ دن نگاہ
 زباں آورے چہر کہے ازہماں
 بدو گفت کز من رگو ایں پیام
 تباہ کہ یابد و لاوہر شکیب

که خام آید آسایش اندر هیچ
برهنه شد آن رُوس پوشیده باز
بزنهر اندر آمیخته انگبین
سُخن را نهند آشکارا ز راز

نقشبند و رنگ اندر پس کار هیچ
فرستاده چو پاشخ آورد باز
رفت این برادر زردم آن ز چین
رسیدند پس یک بزرگد فراز

پیغام فرستادن سلم و تور به فریدون

سُخن گوسه و بینا دل دیار گیر
سکالیش گرفتند هر گونه راس
ز شوم پدر دیدگان را پشت
نیاید که یابد ترا باد و گرد
بجز راه رفتنت کاره میاد
خُشیت ز هر دو پسر ده دُرود
بباید که باشد بهر دو سرا
نگردد بسیه مُوس گشته رسپید
شود تنگ بر تو سرا و رنگ
ز تافته خورشید تا تیره خاک
نکزدی بهر زمان بیژداں نگاه
نکزدی به بخشش اندر تو راستی
بزرگ آمده نیز بنیاد ز خرد
لجبا دیگره زو فرو بزد سر
یکه را بانه اندر اقرا محنتی
بدگشته روشن جهان بین تو
که بر تخت شاهی نه اندر خیریم

گزیدند پس مُوسه تیز ویر
نه بیکانه پردخت کز دند جاس
سُخن سلم پیوند کرد از خشت
فرستاده را گفت ده در نورد
برو زود نرد ز فریدون چو باد
چو آئی بکاخ فریدون خرد
و دیگر بگویش که تدریس خدا
جوان را بود و خرد بیری اُمید
چو سازی و رنگ اندر پس علی تنگ
جهان مر ترا داد بزدان پاک
بنم باز تو خواستی دشمن در راه
نجشتی بجز از کژی و کاستی
رسه خورند بودت خردمند و گود
نویسی همنر یا یکے بیشتر
یکه را دم اندر کاستی
یکه ناز بر سر بیابین تو
نه باز و برام و پدر کمتر سم

ایا داد گر شهنه یارِ زبیں
 اگر تاج زان تارک بے بها
 بسیاری بد و گوسرخ از جہاں
 و سگر نہ سوارانِ گزکان و چین
 فراز آدم لشکرے گزدار
 جو پشید موبد پیام درشت
 بدانسان بزیں اندر آوند پایے
 بدر گاه شاه آفریدوں رسید
 باہر اندر آورده بالایے اوے
 نشسته بدر بر گراں سابقان
 بیک دست بر بشته شیر و پلنگ
 ز چنہاں گرا تا بے گزرد و بے
 سپهریست پنداشت ایوان بجایے
 بر قنجد بیدار کار آگہاں
 کہ آمد فرستاد و نزد شاه
 بفرمود تا پندہ برداشتند
 بچو چشمش بر روی فریدوں رسید
 ببالا چو سز و بچو خورشید رویے
 دولب پر ز خندہ دو مخ پر ز نغم
 فرستاده بچوں وید سجدہ نمود
 نشاندش فریدوں ہما نگہ ز پایے
 پیر رسیدش از دو گرامی نخست
 و گر گفت کایں دشت و راہ دراز

میں داد ہرگز مباد آفریں
 شود دور یا بد جہاں زور ہا
 نشیند چو ماسکشتہ از تو نہاں
 ہم از روم گردان جو پندہ کریں
 از ایران و راج بر آدم دمار
 زبیں را بوسید و ہمہ پند پشست
 کہ از باد آتش و چغند ز جلے
 بر آورد و دید سرنا پدید
 زبیں کوہ تا کوہ پستایے اوے
 پردہ دروں جائے پرمایگان
 بدست و گر زندہ پیلان جنگ
 خرد شے بر آمد چو آوایے شیر
 بدے لشکرے گردش اندر پایے
 بگفتند یا شهنه یارِ جہاں
 یکے پرمینش مود با دشتگاه
 ز اسبش بزرگاہ بگذاشتند
 ہمہ دیدہ و دل پر از شاه دید
 چو کا فور گرد و غل مرغ رویے
 کیانی نہاں پر ز گفتارِ نرم
 سراسر زبیں را بوسہ نمود
 سزاوار کردش یکے خوب جائے
 کہ ہشتاد شاہاں دل و نذر زنت
 چگونہ سپردی لطیف و فراز

فرستاده گفت آے گرانمایہ شاہ ز ہر کس کہ پڑسی بکام تو آئد منم بے شدہ شاہ را تا سزا پیام درشت آوریدم بشاہ گویم بچہ فرمایدم شہزیار بفرمود پس تا زباں بر گشتاد	مبیناد بے تو کسے پیشگاہ ہمہ پاک ز عمدہ بنام تو آئد چنین بر تن خویش تا یازسا فرستندہ پر خشم و من بیگناہ پیام جو انان نا ہو شیار شنیدہ سخن سرسبز کرد یاد
--	---

پیغام گزاردن فرستادہ سلم و تور بہ فریبوں

فریبوں بدو پہن پانچاد گوش فرستادہ را گفت کاے ہوشیار کہ من چشم خود ہم چنیں دآشتم گو آں دو ناپاک بیہودہ را ابنہ کہ کردید گوہر پدید ز پند من ار مغز تاں شد رفتی ندارید شرم و نہ ترس از خداے ما بیشتر بقیر گوں بود آدمے پہرے کہ پشت مرا کرد گوز شما را خنامد ہماں روزگار بدان بر تریں نام یزدان پاک بہ سخت و گلاہ و بناہید و ماہ یکے انجمن کردم از بھر دواں بسے روزگار اں شد است اندیش ہمہ راستی خواستم تو من سخن	چو بشنید مغزش بر آمد بوش ترا خود نیاہست پوزش بکار ہمیں بر دل خویش پناہ شتم دو آہز من مغز پائودہ را درو از شما خود بد بیسار منہ چرا از خرد تاں نہ آگہی شما را ہمانا خرد نیست و راے چو سرور سی قد و چوں ماہ رومے نشد پشت گرواں بجایست نوز نماند خمائندہ ہم پایدار بر خستہ خورشید و تاریک خاک کہ من بد نہ کردم شما را نگاہ ستارہ شناسان و ہم موداں کہ کردم بر داد بخش زبیں ز کوشی نہ سر بود پیدانہ بن
---	--

همه تزیین یزدان بد اندر نهان
 چو آباد دادند گیتی به من
 مگر همچنان گفتم آباد تحت
 شما را نکونم کردل از برای من
 به برینید تا کرد کار بد بشد
 بیکه دانتال گفتم از پشتوید
 چنین گفت با ما سخن رهنمای
 به تحت خرد بر نشست آن تال
 بنوسم که در جنگ این آژدها
 مرا بخود ز گیتی گره رفیق است
 و بیکم چنین گوید آن سال خورد
 که چوں از کرد ز دلها رفتی
 کسے کو برادر فرود شد بجاک
 جهاں چوں شما دید و بیند بے
 گنوں هر چه دانید که کردگار
 بگوئید و آن تو شیء ره گنید
 فریاد ده بشنید گفتار اوے
 ز پیش فریدون چنان یاز گفت

سخن گفتن فریدون با ابرم از پیغام سلم و تور

شهنشاه فرست و پشاد باز
 همه بودنی پیش او باز خواند
 ز خادو سوے ما نهادند روے

فرستادو سلم چوں گفت باز
 گرامی جهاں جوے ما باز خواند
 ورا گفت کال دو پسر جنگ جھے

از اختر چنین است شال بنه خجور
 و گر شال زدو کشور آتشخور است
 برادرت چنداں برادر بود
 بچ پز موده شد رفی زنگین تو
 تو که پیش شمشیر زهر آوری
 دو فرزند من کن دو گشته جان
 گرت سربکار است پیسج کار
 تو که چاشت را دشت یازی بجم
 نباید ز بختی ترا یار مجت
 نگه کرد پس ایرج پز مهر
 چنین داد پاسخ که آس شهریار
 که بجو باد بر ما همه بگذرد
 همه پز مراند گل از خواں
 با غار گنج است دود جام رخ
 چو بستر ز خاک است و بالین ز خشت
 که هر چند بزرخ از برش بگذرد
 خداوند شمشیر و گاه و گیس
 از آن تاجور نانداران پیش
 چو دستور یایم من از شه دیار
 نباید مرا تاج و تخت و کلاه
 بگویم که آس نانداران من
 به پیونده از شه دیار زبیر
 به گیتی رچه دارید چندین امیر

که باشند شادان بکودایر بد
 که آن بوم اما دوشقی مراشت
 گجا مرثدا بر سر افسر بود
 نگردد که زرد بالین تو
 سرت گردد آسوده از داری
 بدینسان گفتاوند بر من نهان
 در غنج پشایه و بر بند باد
 و گرد خورند آس پسر بر تو شام
 بے آزاری و راشتی یار گشت
 بدان مهربان پاک و فرخ پدر
 نگه کن بدین گردش روزگار
 خردمند مردم چرا غم خورد
 گند تیره دیدار روشن رواں
 پس از رنج رفتن ز جابه سپنج
 در خفته چرا باید ز امروز گشت
 تنش خوں خورد بار کیس آورد
 چو ما دید پشاید و پند زبیر
 ندیدند کیس اندر آیین خویش
 بهماں بگزرا نم به بد روزگار
 شوم پیش هر دو دواں بے سپاه
 چنان چو گرامی تن و جان من
 مداوید خشم و محو بید کیس
 نگه تا چه بد کرد با جمعی

نماندش ہماں بخت و تاج و کمر
 رہا بد چشیدن بد روزگار
 شویم اسکن از بخت بد گماں
 سزاوار نہ را بیکہ کہیں آورم
 دلش شادمان شد بد ببار اے
 برادر ہمے رزم جوید تو سحر
 نہ رہ روشنائی نباشد شکفت
 دلت نہر و بیکہ ایشاں گزید
 ہمد بخرد اندر دم آرد با
 کہ از آفرینش چنبن است ہر
 بر آوے کار و بہرہ دار جلے
 بقوامے کائید با تو براہ
 نویسم فرستہم بدان انجمن
 کہ روشن روانم بدیدار نشست

بفرجام شد ہم نہ گیتی بد
 مرا با شما ہم بقجام کار
 رہا بشم با بیکہ گم شادمان
 دل رکینہ در شاں بدیں آورد
 فریدوں چو بختید گفتار اوسے
 بدو گفت شد آے خرد مقد پور
 مرا رہیں سخن یاد باید گرفت
 نہ تو بخرید پانچ آیدوں سرید
 ولیکن چو جان و سرے بہا
 چہ پیش آیدش مجر گزایدہ زہر
 ترا آے پسر گزین است لے
 پر شندہ چند از میان سپاہ
 نہ دلد دل انکوں یکے نامہ من
 گمہ باتر رہیم ترا تنہا رشت

رفتن امیرج با نامہ فریدوں نژد سلم و نور

بخاور خدا و بسالار چین
 بنزد دو خور شید گشت بلند
 میان کیاں چوں درخشاں گبین
 شدہ آشکارا برو بر زبان
 فروزندہ نامدار افسراں
 کشاید گنج بیش از امید
 برو خلق گیتی در آورده لے

یکے نامہ بنوشت شاہ زمیں
 چین گشت کارس نامہ پند شد
 دو جنگی دو جنگی دو شاہ زمیں
 اند آں کس کہ ہر گونہ دیدار جہاں
 گمہ بند تیغ و گداز گراں
 نمایند شب برو رسپید
 گنوں رہنجا گشت آساں بروے

نخواهم همه خوشیشتن را مگناه
 رسد فزونند را نخواهم آرام و ناله
 برادر کز دلو بود دل تاں بدرد
 دواں آمد از بهر آزار تاں
 ریختند شاهای شما را گزید
 ز تخت اندر آمد بزیں بر نشست
 بدان کو بسال از شما کشته است
 گرامیش داید و توشه خورید
 چو از بودنش بگذرد روز چندی
 نهادند بر نام بر مهر شاه
 بشد با تنی چند بر ناله پیر
 چو تنگ اندر آمد بنزد یک شان
 پذیرد بر شدنش با بین خویش
 چو دیدند روی برادر به مهر
 دو پر خاش جو با یک نیک نغمه
 دو دل پر لرزین یک دل بجای
 با بروج نگه کرد و بکسر سپاه
 بے آرام شان دل شد از مهر ای
 سپاه پیرانده شد جفت جفت
 کر ایست سزاوار شایسته
 به لشکر نگه کرد سلم از کراں
 به لشکر که آمد و لے بزرگین
 سر پنده بزدانخت از انجمن

نه آکنده گنج و نه تخت و سپاه
 از آن پس که بزدیم رنج درانه
 و گزچه نژد بر کسے باد سرود
 همان آرد و مشد و بیدار تاں
 چنان کز ره نامداران میرید
 بر رفت و میاں بندگی را به بشت
 به مهر و نوازندگی در خور است
 چو پزودند تن شد روان پزودید
 فرستید نژد منش از همند
 با یلواں بر رایبرج گزین کرد راه
 چنان چو بود راه را ناگزیر
 نبود اگر از راس تاریک شان
 سپه سر بسر باز میزدند پیش
 یک تازہ تر بر کشادند چهر
 رگه قلند بزرگش نه بر آرد
 بر رفتند هر رسد به پزوده سرای
 که اوید سزاوار تخت و گناه
 دل از مهر و دیده پر از چهر ای
 همه نام ایبرج می اندر بخت
 جز این را مبادا مگناه می
 سرش گشت زان کار بکسر کراں
 چار پز و چو ایبرواں پز نر چیں
 خود و نژد بخت با یک دن

نر شاهسی و تاج دیر هر کشورے
 که یک یک سپاه از چه گشته جفت
 همانا نه کردی به لشکر نگاه
 یکے چشم نر ایرج نه بر داشتند
 بدان تا بدو بنگرد هر کسے
 بدول بر گزینند پیوند افسے
 و گره بود و دیگر باز آمدن
 بر اندیشه اندیشها بر فرود
 ازین پس جز او را نخواهند شاه
 نه تحت بلند ادقی زیر پلے
 همه شب همه چاره آراشتند

سخن شد بزد و پیده اند هر دسے
 بنور از میان سخن سلم گفت
 بهنگام باز گشتن نر راه
 که چنداں سجا راه بگذاشتند
 هم از چاره تدبیر کردش بسے
 و بیند رامن فرو آمدند افسے
 سپاه دو شاه از پذیره شدن
 از ایرج دل با هم تیره بود
 سپاه دو کشور چو کز دم نگاه
 اگر بخ او نگسلانی ز جاے
 برین گویند از جاے برخاستند

گشته شدن ایرج بدست برادرش

رسپیده بر آمد بپاوده خواب
 که دیده بشوید هر دو نر شرم
 نهادند سر سوب پزده سراے
 پیر از مهر دل پیش ایشان دوید
 سخن بیشتر بر چرا رفت و چو
 چرا بر نهادی کلاه روی
 مرا بر در خدک بسته میان
 بسر بر خرا افسر و نهیر گنج
 همه سوب کهنه پسر گوسف کرد
 یکے خوب تر پاسخ اماند من

چو برداشت پزده ز پیش آفتاب
 دو پیوده را دل بر آن کار گزم
 بر رفتند هر دو گرازان تر جلے
 چو از نیمه ایرج بره بنگریه
 بر رفتند با او به خیمه دروں
 بدو گفت تو از تو از ما کسی
 ترا باید ایران و سخت کیاں
 برادر که منتز بخاور بر رخ
 چنین بخششے کاں جهانگه کرد
 چو از تو بشنید ایرج سخن

بدو گفت کاسه رهنم نام جوے
 نه تاج سخی خواهی امکنوں نه گاه
 من ایراں خواهی نه خاور نه چین
 بیزدگی که فوجام آں تیر گشت
 سپهر بلند از کشد زمین تو
 مرا تخت ایراں اگر بود زیر
 سپردم شما را کلاه و تکیس
 مرا با شما نیست جنگ و بزد
 زمانه نخواهم باز آں تاں
 مجز از کمتری نیست آیین من
 چه بشنید نور این همه سر بر
 نیامدش گفتار ایرج پند
 ز کدوسی بخشم اندر آورد پای
 یکایک بر آمد ز جاسه رشت
 بزد بر سر خضر و تاج دار
 نیامد گفت ایچ نزد از خدای
 کش مرمر آلت سرانجام کار
 کن خویشتن را ز مردم عثمان
 پسندی و هم دانستانی سنی
 بسته گنم زین جهان گوشه
 میازار مورے که دانه کش است
 سیاه اندرون باشد و مشکدر
 بخون برادر چه بندی کمر

اگر کار دل خواهی آرام حقه
 نه نام بیزدگی نه ایراں سپاه
 نه شاهی نه غنچه دودے نه چین
 بدان رهنم بر پاید گر بشت
 سرانجام خشت است باین تو
 کنوں گشتم از تاج دار تخت سیر
 مداید با من شما نیز کیس
 نباید بمن هیچ دل رنج کرد
 وگر دود مانم ز دیدار تاں
 نباشد مجز از مردمی دین من
 بگفتارش اندر نیارود سر
 نه نیز آشتی نزد او از خمد
 همیگفت وے جت هرماں ز جله
 گرفت آں گراں کدوسی ز بدست
 از خواست ایرج بجا زینهار
 نه شرم از پدر خود همین است لاله
 بگیرد بخون منت زود کار
 کین پس نیایی خود از من نشان
 که جان داری و جان رسانی سنی
 بکوشش فراز آدم تو شیه
 که جان دارد و جان بشیر خوش است
 که خیال که مورے شود تبدیل
 چه سودی دل پیر گشت پدر

<p> جہاں خواستی یافتی خوش مرید سخن چہرہ بشنید و پاسخ نداد یکے خنجر از موزہ بیروں کشید بدان نیز زہر آہگوں خنجرش فرود آمد اندپاے سرو سہی دواں خوش بر آں چہرہ انہواں سر تاجور از تن پہیل واد جہان را پیر و رویش در کنار رہانی ندانم ترا دوست کہبت چو شالماں بکینہ کشی خیرہ خبر بیایگند معوش بہ مشک و عیر پینیں گفت کاہیک سر آں نیاز گلوں خواہ تاجش وہ خواہ تخت بر رفتہ باتہ آں دو بیداد شوم </p>	<p> مکن با جہان را بیزداں رستید دلش بود پیر خشم و سر پہ زیاد سراپاے او چادر خوش کشید چہے کرد چاک آں کیانی برش گشت آں کر کاو شاہنشہ شد آں نامور شہزادہ جواں بہ خنجر جدا کرد و برگشت کار وز آں پس ندادی جہاں زہر باز بر آں آشکارا رہاید گرہ بست از میں دو رستگارہ اندازہ گیر رفتنداد نرو جہاں بخش پیر کہ تاج نیاز گاں بدو گفت یارہ شد آں شاخ گفتن نیازی درخت یکے سحر چین و یکے سحر دوم </p>
--	--

آوردن تابوت ابرج نرو فریدوں

<p> فریدوں نہادہ دو دیدہ براہ چو ہنگام بر گشتن شاہ بود ہمے شاہ را تخت فیروزہ ساخت پیویرہ شدن را بیاراشتند تیمیرہ پیوند و پہیل از دیش بدیں اندر میں بود شاہ و سپاہ ہیونے بیروں آمد اند تیرہ گزہ </p>	<p> سپاہ و کلاہ آرزو مند شاہ پیر زان سخن خود کے آگاہ بود ہماں تاج را گوہر اندر نشاخت مے و رود و رامشداں خواستند بہ بستند آفیں ہمہ کشور ش یکے گزہ تیرہ بر آمد زہ راہ نشستہ بر و بر سوارے ہزد </p>
---	--

خروشناں بزمای و دل سُوگوار
 بتا بُویت ز اندروں پزیریاں
 ابا نال و آہ و باروے زرد
 ز تابلوت زر نختہ پزداختہ
 ز تابلوت چوں پزیریاں برکشید
 ریشمتا و ز اسب آفریدوں بخاک
 سپید شد رخاں وید کال شد سپید
 چو خُشرو پداں گویند آمد ز راه
 دیریدہ دُرُفش و رنگزار کوس
 تیریدہ سپید کردہ و رُوس پیل
 پیادہ سپہبد پیادہ سپاہ
 خرو و شیدین پہلوانان بدزد
 میر خود بہتر زمانہ گماں
 بدیں گویند گزردہ بما بر سپہنر
 چو دُشمنش رگیی نمایدت چہر
 یکے چند گویم ترا من دُرُشت
 سپید داغ دل شاه با لے نمے
 بر رُوس کجا جُشن شاهان بُدے
 زدیوں سر شاه پلور ہواں
 بر آن تخت شاہنشہ پُگرید
 بر اُفتانند بر تخت خاک سپاہ
 ہے سوخت کاخ و ہے خست کُفے
 رہیاں ما بزمناہ خویش بہ بہت

یکے زرد تابلوتش اندر کنار
 رہادہ سر لایمچ اندر رہیاں
 بہ پیش فریدوں شد آن شوخ مزد
 کہ گشتاں ادب زخیرہ پشیداشتند
 بُویدہ سر لایمچ آمد پزیر
 سپہ سر ہر جامہ کز دند چاک
 کہ دیدن و گز گونہ بُویش امید
 چچیں باز گشت از پزیرہ سپاہ
 رُخ نالداراں بر گنگ آہووس
 پراگندہ بر تازی اسبان شیل
 بُویدہ از خاک بر سر گر رفتند راه
 کنار گشت بانہ بر آن راہ مزد
 نہ نیکو بُوید راستی از کماں
 ز بخوابد بُوید چو رُخمود چہر
 و گر دُشت خوانی نہ بینیش دُشتر
 دل از دُشتر گیتی بیایدت شکست
 سُوے بارغ لایمچ رہادند کُفے
 دُرا بیشتر جُشن گاہ آن بُدے
 ریادہ بر بر گر گشتہ نواں
 سر تخت را تیرہ بے شاہ دید
 بیکواں بر آمد فغان سپاہ
 ہے رُخت اشک و ہے خست کُفے
 فکند آتش اندر سراسر نشست

گھٹا نش بر کندہ سرواں بسوخت
 نہادہ سبز ابروج اندر کنار
 ہے گفت کاے داوڑ دادگر
 بہ خنجر سرش خستہ در پیش من
 دل ہر دو بیدار آئیں بسوخت
 بدایغ جگہ شاں سکی آردہ
 ہے خواہم آے داوڑ کردگار
 کہ از تخم راجہ یکے تاغور
 چو راہیں بے گتہ را بربیدند سر
 چو دیدم چناں ز آں سپس شایدم
 ہر یں گونہ رنگہ ریت چنداں بزار
 زہیں بستر و خاک باہیں اوے
 در بار بستہ گشتادہ زباں
 کس از تاجداراں بدیشیان نمود
 سرت را بربیدہ بزور ابرمن
 خروش و فغان و دد چشم پر آب
 سراسر ہمہ رکشورش مدد و زن
 ہمہ دیدہ پر آب و دل پر خون
 ہمہ جامہ کردہ کیود و سیاہ
 چہ مایہ چنیں روز پگداشتند
 بر آمد برہیں نیز یک چند گاہ
 فریدوں شیشاں سراسر یکشت
 یکے خوب چہرہ بہرہ نشدہ دید

بیگبارگی چشم شادی بدوخت
 سر خویش کردہ سوے کردگار
 بدیں بے گتہ گشتہ اندر کنار
 تفتش خوردہ شیران آں انجمن
 کہ ہرگز نہ رہیندہ جز تیرہ روز
 کہ بخشایش آرد بہ ایشان دودہ
 کہ چنداں اماں یا ہم از کردگار
 بہ بدینم بدیں کہینم بشتہ بکر
 بربود سر آں دو بیدار گر
 گجا خاک بالا بہ پیکما بیدم
 ہے تا گیا رشتش اندر کنار
 شدہ تیرہ روشن جہاں بہین اے
 ہے گفت زار آے نذرہ جواں
 کہ تو مودی لے نام بزدار کرد
 نعت ما شدہ کام شیراں کفن
 ز ہر دام و دد بزدہ آرام و خواب
 ہر جاے کردہ بیکے انجمن
 رشتہ بہ تیمار مرگ اندروں
 رشتہ بائدہوہ یا سوگ شاہ
 ہے زندگی مرگ پگداشتند
 شیشاں ایسج رنگہ کرد شاہ
 ہر آں ماہ رویاں ہے ہرگز رشت
 گجا نام او بود ماہ آفرید

کر را بهیچ برو دگر بسیار داشت
 پری چهره را بچهره در جهان
 از آن خوب رخ شد دلش پُر امید
 بچو هنگامی زادن آمد پدید
 شد آمدید کوتاه بر شاه دواز
 جهان را گرفتند پز و زدنش
 دنیا را همه بود اندوه گسار
 مر آن لاله رخ را ز مرنا پیای
 بچو بر رشت و آندش هنگام شوی
 دنیا نامزد کند و شوی پیشک
 پیشک آنکه پلور برادرش بود

گوے بود از حکم جمشید شاه
 مرزا و ابر شاه و تخت و کلاه



[Handwritten signature or mark]

نمبر شمار	قاعدے	مثالیں
۷	حروفِ مضموم کے نیچے دو جگہ کے سوا سب جگہ زیر لکھا گیا۔ اول یاے مہمُول کے ماقبل۔ دوسرے یاے معروف کے ماقبل جو لفظ کے آخر ہے +	دیر۔ یکے۔ شاہی +
۸	حروفِ مضموم کے بعد اگر واو مہمُول نہیں ہے۔ تو اُس پر پیش لکھا گیا +	شکر
۹	واوِ معروف کے ماقبل پیش لکھا گیا +	دور
۱۰	واوِ مہمُول کے ماقبل پیش نہیں لکھا گیا +	زور
۱۱	الف۔ واؤ اور یے کے سوا لفظ کے درمیان جو حرف ساکن ہے۔ اُس پر جزم لکھا گیا +	صبر
۱	استفہام کی علامت	؟
۲	زیر۔ تعجب۔ حسرت۔ دُعا۔ قسم۔ خوشی کی علامت	!
۳	تھوڑے وقفے کی علامت	—
۴	پورے وقفے کی علامت	+
<p>ہدایت۔ جہاں پورا وقفہ ہے۔ وہاں پڑھنے میں زیادہ ٹھیکرنا چاہئے۔ باقی جگہ کم +</p>		

نکات لطیفہ ۲۰۰
۵۵۵۵

PRINTED AND PUBLISHED FOR
RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS,
AT THE MUHID-I-'AM PRESS, LAHORE,
BY
LALA MOTI RAM, MANAGER.

CALL No.

ACC. No.

AUTHOR

TITLE

1915 A-1

2282

2282

1915 A-1

2282

Date	No.	Date	No.



MAULANA AZAD LIBRARY

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

